سِری رگھبیر رامچندر جی کی دیا سے

کتاب فیض انتساب سرچشمۂ وحدت و آئینۂ کثرت الموسوم بہ

رامائن یکقافیہ
منظومۂ اُفق

از تصنیف منیف ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد صاحب اُفق یکیہ ہاشمی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی

بار اوّل

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب دینی ہندی بھاکھا بزبان اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب مذہب ہنود بخط فارسی زبان بھاشا و اردو	
دیوی بھاگوت کا پورا ترجمہ بارھوان سکندھ	۴ؔہ ؎ پ
گنیش پوران منظوم	۶ ؎
شیو پران منظوم خرد	۱/۶ پائی
ترجمہ شیو پران نثر مین	عہ/ ر
ترجمہ سری مدبھاگوت با تصویر ترجمہ لفظ بلفظ سکھ ساگر بارھون اسکندھ کاغذ خشائی -	۸؎/پ
ایضاً - کاغذ سفید و چکنا -	للعہ/پ
تانرسنگھ اوتار مع ولادت کنھیاجی	۶ پائی
گ بشسٹ کامل در دو جلد ا -	صہ/پ

نام کتاب	قیمت
منظوم ولاویتر - یعنی دسم اسکندھ سری مدبھاگوت -	۱۰/
پریم ساگر نثر با تصویر ترجمہ دسم اسکندھ سری مدبھاگوت -	۸/
پریم ساگر منظوم -	۲/
گلدستہ حقیقت نظم - ترجمہ سری مدبھاگوت کا تمام کتاب ایک قافیہ پر -	۲عہ/
بھاگوت منظوم مسمی بہ رہس منڈل	۴/۶ پائی
کتھا چترگوپت	۹ پائی
رامائن بالمیکی - اردو بھاشا ساتون کانڈ -	؎/پ

لب ہیں [illegible] رگھبر و ہیں دندان بھرت لچھمن زبان
شترہن جی نطق آواز کش حسنِ بیان

[illegible]زن ہر وقت رہتے ہیں انھیں کے وصف میں
جسم برتن سنگا دنار دتیس سورج چندر بان

ہفت [illegible]خ ہفت اختر ہفت جوش و ہفت کوہ
کرتے ہیں ظاہر انھیں ساتوں کی قدرت کا نشان

قدرتِ کامل دکھاتے ہیں انھیں کے ہفت رنگ
ہفت کشور ہفت قلزم ہفت خط ہفت آسمان

بندگی انکی جو کی دنیا میں روشن دل ہوے
ذرہ برق انجم قمر سیارے سورج کہکشان

سات چیزیں آدمی پاتا ہے انکے دھیان سے
زندگی عیش امن آسائش طرب فرحت امان

ہیں جو رامائن کے مشہورِ زمانہ سات کانڈ
سات پردے ہیں وہ چشمِ انس و جن کے بیگمان

الغرض کیا بات انکی کرتے ہیں جن کی صفت
لچھمن بشن آنند برہما سرستی شنکر امان

بس ہو اب خاموش خاموش اے لبِ کلکِ افق
مدح کر انکی بھلا یہ تجھ میں گویائی کہان

روشنی پہونچائے گا کسطرح سایہ دھوپ کو　　کیا ضیا خورشید کو بخشے گا یہ آسمان
میل سرمہ چشم زہرہ کو بنے گا کیا قلم　　آسمان سے کس طرح تارے اُتاریگی زبان
ہے مناسب پیش کر کچھ نذر موزونی طبع　　ارمغان خوش بیانی تحفہ حسن بیان

سری رام چندر جی کے دس اوتارون کا مختصر تذکرہ

ہر گھڑی ہر آن ہر لحظہ رہے ورد زبان　　رام رگھوکل کیت رگھوکل بہان رگھوکل چندمان
چھیر ساگر کے معاون شیش جی کے تاج سر　　لچھمن جی کو ہستی سیندور سرمۂ نگہبان
مرکز چشم صفت ہوتا نہین وہ نور پاک　　کیا نگین نظم پر ہو اُسکی قدرت کا نشان
ایک حال مختصر ہو کیجیے اُس کو رقم　　وان ہزارون قدرتین ہان ایک خامہ کی زبان
جب ضرورت جیسی دیکھی ویسے دکھلائے چرتر　　حسب موقع اک نئی صورت سے کی قدرت عیان
نقش پائے بھرگ کو دی اپنے سینے مین جگہ　　خود رہے بیکنٹھ مین آباد کی دل مین مکان
دم مین برہما کو کیا پیدا کنول کے پھول سے　　رگ یجر سام اتھروِن ظاہر کیے بہر جہان
رکھ کے مچھ اوتار سنکھاسُر سے چھینے چار وید　　سر کیا رچھپس مہنگ قلزم تاب و توان
شکل مین کشب بنے فرمایا مدہ کیٹب کو قتل　　کر دیے ظاہر سمندر متھ کے شبدیز و کمان
کلپ برکش ایراوت امرت مدہ دہنتر کامدہین　　لکشمی بکہ سنکھ رمبھا کوستب من چندمان
بھیس مین باراہ کے بیدم کیا ہرناچھ کو　　دانت پر رو کی زمین کی قدرت کامل عیان
شیر نر بنکر ہوے ظاہر ستون سنگ سے　　لی ہرن کشب کی جان پہلاد کو بخشی امان
تین پگ دھرتی کا مانگا دان باون روپ مین　　قدردانی کی بنے مہراجہ بل کے پاسبان
لے کے پرسا ہاتھ مین مارا سہسرا باہ کو　　چھتری لوگون کی بربادی ہوئی آرام جان

بعد ازاں خود چھتری کے گل مین فرمایا ظہور
جیسی جیسی کی ہین لیلائین وہ طشت از بام ہین
نند کے پھر لال کہلائے جسودھا کے کنور
لکشمی کے زیور تن - رادھکا جی کے سنگار
قوت بازو وسدری بلدھر کے - گوالونکے رفیق
ڈوارکا بر ساتا - مدہ بن بنتا رین کے چراغ
راس منڈل مین دکھایا - رقص لولی فلک
خاک پر لوٹے مچل کر - چاند لینے کے لیے
قدرتین دکھلائین - مارا پوتنا کو پیکے دودھ
صورت جوزا کیا اندام کاگا سر دو نیم
ڈر ڈالا پاؤن کی ٹھوکر کے صدمہ سے سکٹ
مت دی جملارجن کو کرکے پیدا اخل سے
بن جو کم پڑ ہمانے گائین آزمائش کیلیے
کالی دہ مین ناتھا - ناگنین قابو مین کین
بار گوبردھن اُٹھایا خنصر شہ زور پر
نند کو اک آن مین لائے برن کے لوک سے
صورت ناقوس شعر افگن موجب سنکھ چوٹ
ناک پر ٹیکا پکڑ کر جھٹ راجہ کنس کو
لگئے رشک ہمارے سر پر لے آگر سین

راجہ دسرت کو بنایا باپ کو نشایا کو مان
کل مفصل حال راماین سے ہوتا ہے عیان
جان جان بسدیو جی کے دیوکی کے نور جان
گوپیونکے ناز پرور - گوپی کے قدر دان
دوست اودہو کے سداما ن کے شفیق مہربان
برج کے سورج سری متھرا پوری کے چندر بان
بول تسبی کے سنائے لحن طوطی زبان
تربھون ان کو دکھلائے کھولکر درج دہان
ہاتھ کی چٹکی سے مل ڈالی شریدھر کی بان
جسم کو دکھلایا ترناورت کا بار گران
ہاتھ بندھوا کر بڑھائی آبروے ریسمان
جان ہتیاسر کی لی - مارا بکاسر خصم جان
کر دیا نعم البدل قدرت کا دے کر امتحان
ناچ کر پھن پر کیے قائم لف پا کے نشان
تھا سر ناخن حنا کا رنگ یا کوہ گران
چیر چور ایسے کیے الفت کے پردے مین نہان
ضرب مشت دست سے کین چور ساری استخوان
پہلوان مارے پچھاڑے فیل - ٹکے فیلبان
کر دیا حرف غلط سسپال کا نام ونشان

تربھون کی دیوی سدا مان جی کو پدمنی کے خوش | کر دیا کبجا کو معشوقِ حسین نوجوان
دروپدی کی آبرو رکھ لی چھڑائے بیچ کے پھند | مہربانی کی بدر کے گھر مین بنکر میہمان
چہرۂ قدرت دکھایا سبکو لیکر دھر روپ | باغ دین کے ساتھ فرمایا سلوک باغبان
اختتامِ دورِ کلجگ مین ہین پھر آثار رامن | تہلکے ہونگے پھر رفعِ تکلیفِ جہان

سری رامچندر جی کا سراپا

دلکو خواہش ہے کہ ایشور کا سراپا ہو بیان | کھینچتا ہی رام کی تصویر یون کلک روان
نور کی تصویر سر سے پانون تک ہین رامچندر | سانولی صورت یہ سبکو مردمک کا ہی گمان
بشن سالگرام۔ کالی۔ کرشن۔ شو کا رنگِ حسن | خال و خط سے ہی نمایان ہر رگ و پے سے عیان
کانمین کنڈل مکٹ سر پر تلک زیبِ جبین | مال بجنتی گلے مین۔ ہاتھ مین تیر و کمان
قد وہ باون بنکے دکھلایا جو بل کو بشن نے | قد وہ مچھ اوتار کے ہین قدرتین جنکی عیان
سر وہ جسپر دیوتا پھولونکا برساتے تھے مینھ | مور چھل جھلتے ہین جسپر بکرم اہلِ عز و شان
سر وہ جسپر مور کے پر کا مکٹ تھا جلوہ گر | مور تھا جسپر سیا کے بیاہ مین جلوہ کنان
جعد وہ صحرا مین باندھا جسکا جوڑا رام نے | موئے مشکین وہ جو بڑھ بڑھ کے بنے موئے میان
وہ جبین جس سے ہی چندن کے تلک کی آبرو | وہ جبین جسنے بڑھائی کھور کی توقیر و شان
وہ بھوین جسکے اشارے سے لکھن نے دشت مین | سُپ نکھا کی ناک کاٹی لے کے شمشیرِ روان
وہ پلک جو جانکی کے واسطے رہتی ہی فرش | مردمک وہ جس سے ہم آغوش رہتی ہین نان
آنکھ وہ جسنے سری سیتا کو دیکھا باغ مین | جانکی کے ہجر مین جس سے رہے آنسو روان
کان وہ جسنے سُنی پرہلاد کی آوازِ درد | دروپدی کی شیر گج کی آہ و فریاد و فغان

ناک وہ جسکو سنگھاتی ہین ہر اک دم لچھمین
بوے عطر و عود و مشک و گیسوِ عنبر فشان

وہ خدِ روشن جو کو نشلیا نے چومے پیار سے
گال وہ جنکو سمجھتی ہین سیا آئینہ سان

وہ دہن جسنے کیے پھل سُداما ن جی کے نوش
عالمِ طفلی مین کھائی جسنے مٹی وہ دہان

وہ دہن جسمین جسودھا جی نے دیکھے تین لوک
اگن جل پرتھی پون آکاش سورج چندمان

وہ دہن جسکو بدر کے گھر کا ساگ آیا پسند
وہ دہن جسنے کیے سیوری کے میوے نوش جان

وہ دہن جسکا لڑکپن مین ہا ماکھن پہ دہنت
وہ دہن لی دودھ پیکر پوتنا کی جسنے جان

ہونٹھ وہ ہنسی سے جو ہتے تھے ہر دم لب بلب
لب وہ ہنگامِ سخن سینچی جو تھے شکر فشان

دانت وہ ست جگ مین پرتھی جسپہ وکی اسنے
وہ زبان ہر وقت کہتی تھی جو کو نشلیا کو مان

وہ زبان کی جس نے قائم چار بیدونکی بنا
پوچھتی تھی جو ہر اک سے جانکی جی کا نشان

وہ گلا جیمال سیتا جی نے پہنائی جسے
دوش جو ہین باعثِ خانہ بدوشی کمان

ڈنڈ وہ جسنے پچھاڑے کنس کُشتی سنکھ چوڑ
زورِ بازو وہ کہ جس سے لی ہرن کشپ کی جان

ہاتھ وہ باندھے جسودھا نے جو کرشن اوتار مین
جسنے توڑی جانکی جی کے سومبر مین کمان

ہاتھ وہ چوٹی پکڑ کر جس نے پٹکا کنس کو
جسمین ہین سنکھ و گدا چکر و پدم جلوہ کنان

وہ کلائی جس کا کنگن جانکی جی سے کھلا
وہ ہتھیلی جس سے ہر نے گیند کو دین تھپکیان

وہ انگوٹھا ہی دیا جسنے بھبھکن سے تلک
خنصر ایسی جسپہ رہ کا کرشن نے کوہِ گران

ناخن ایسے ہین کہ پھاڑا جسنے ہرناکش کا پیٹ
رام نے جسپر اٹھائین ڈونڈلی کی استخوان

ہاتھ کی جنگی وہ جس کے تیر سے راون مرا
جس سے دواپر مین ملی ہر نے شریدھر کی نبات

سینۂ شفاف وہ بستی ہین جس مین لچھمین
بھرگ جی کے پانون کا جسپر نلیان ہے نشان

پشت وہ ست جگ مین روکا جسپہ مندراچل پہاڑ
وہ بغل مانندِ دلِ آباد ہین جس مین رمان

وہ شکم نکلا کنول کا پھول جس کی ناف سے
وہ کمر جس نے بڑھائی کاچھنی کی آبرو
داہنی ہین بچھمین جی جن کو وہ چرنار بند
بھرت نے پوجی کھڑاون جنکی وہ کومل چرن
وہ قدم ہی جسکے چرنامرت کا نام آب گنگ
وہ قدم جسمین رچی مہندی سیا کے بیاہ مین
وہ قدم چھونے کو جسکے بڑھ گیا آب جمن
ایک ٹھوکر سے سکٹ کو جسنے توڑا وہ قدم
خاک پا وہ جسنے اپنے فیض سے تاری سلا
مرحبا صد مرحبا شاباش اے فکر بلند
واہ کس انداز سے لکھا سراپا کیون نہ ہو
ذکر اعضا مین تئی ایسلائین کی ہین منضبط
کیا عجب خوش ہو جو پڑھکر اسکو ہر نازک خیال
ڈر یہ ہی لیکن کہین شاید نہ مضمون آفرین
استعارہ کی نہ کچھ خوبی نہ تشبیہون کے لطف
ہو مناسب پھر نئے سرے سے دکھاؤن سحر طبع
قد وہ ہی ترشول شیو کا جسکے شکین تہ بہ تہ پھانس
بشن کی قدرت کا عقدہ ہی گرہ اُس جعد کی
اس صفت کو جان کر معیوب پھر بولی یہ فکر

ناف وہ جس سے ہوئے دم مین ہی برہما عیان
جسنے عزت تیر و ترکش کی بڑھائی وہ میان
جس نے ناپی جسم پل تحت الثری و آسمان
وہ قدم کھیوٹ نے جو دھوئے بڑے استحان
جو پھرے صحرا بصحرا بوستان در بوستان
پاے نازک وہ جٹایو گدھ نے دی جسپہ جان
جس نے لبجا کو بنایا گلبدن غنچہ دہان
وہ قدم جسکا ہی کالی ناگ کے پھن پر نشان
جو مریضان جہان کو ہی سفوف حفظ جان
آفرین صد آفرین اے تیزی طبع روان
کیسی خوبی سے دکھائے جوہر حسن بیان
ایک مصرع مین بیان کی داستان کی داستان
کیا تعجب صاد فرمائین جو اس پر قدردان
اسمین حسن نظم کی معجز نمائی ہے کہان
پھر بھلا زور طبیعت کا ہو کیونکر امتحان
پھر کرے معجز نمائی خامۂ معجز بیان
ہی شو درشن چکر پیچ گیسو عنبر فشان
بشن جی کے پاؤن کا کالی کے پھن ہی نشان
شیش کے پھن پر جناب بشن ہین جلوہ کنان

شعر چوٹی کا ہوا اور ایک وصف جعد مین
جو کالی ناگ چوٹی کی گرہ ہین کرشن چندر
لکھا پیشانی ہر تلسی کرت رامائن کی لوح
ہے سر پیشانی پر نور چندن کا تلک
پھر ہوا ظاہر کہ وہ ماتھا ہے سینہ بشن کا
ابروے پرخم ہر ایسے مچلے ہوے ہین کرشن چندر
جنبش مژگان نہین کہتی ہین پانی بند کی
آنکھ کے پانی سے چشم پاک ہے پانی کا تھال
دونون ابروے خمیدہ کی صفت لکھتی ہے فکر
ابرو و چشم و مژہ کی ہے صفت پتلی کے ساتھ
موے مژگان گرد دیدہ اسطرح ہین حلقہ زن
وصل ہوتی ہے جھپکنے مین پلک سے یون پلک
ہاتھ یہ تشبیہ آئی موے مژگان کے لیے
یہ گمان ہے زیر ابرو چشم روشن دیکھ کر
خوبی چشم سیہ کو عقل کہتی ہے سمدر
ہے پلک رمبھا نگاہ پرورش ہے کامدھین
زہر ہے غیظ و قہر غصہ آنکھ کا پانی امرت
لکشمی پتلی ہے قد مردمک ہے کلپ برکش
آنکھ کی گردش ہے ایراپت نگاہ تیز اسپ

پھر ہوا اصل عقدۂ پیچیدۂ حسن بیان
ناگنین کالی کی ہین دو گیسوے عنبر فشان
خط جبین پر ہین کہ رامائن کی ہین چوپائیان
یا سدا شیو کی جبین صاف پر ہے چندرمان
قشقۂ روشن ہے پائے بھرگ کا جسپر نشان
چاہتے ہین ہاتھ آ جائے تلک کا چندرمان
چاند آنچلو نھپیائی چراتے ہین یہان
جسمین تل بنکر ہے عکس فلکن تلک کا چندرمان
ایک ہی کالی کی تلوار ایک شیو جی کی کمان
اک جگہ ہین مجتمع دھن مین بر جھپک چندرمان
کرشن کو گھیرے ہوے گویا کھڑی ہین گوپیان
دابتی ہین بشن کے کومل چرن گویا رمان
زور کرتے ہین دھنک پر دس ہزار اہل توان
رام جی نے سیت باندھا ہے سر بحر روان
جسکے چودہ رتن کی تفصیل کرتا ہون بیان
کوستب مُن آنکھ کا تل سنکھ پتلی کا دہان
مدہ نگاہ مست آنکھونکی سفیدی چندرمان
ہے دھنتر بید وہ چشم شفا بخش جہان
ہے دھنک موے مژہ خجلت وہ چشم کمان

آنکھ مین پتلی ہی یا ہین جانکی سکھیان مین — بشن کے دلمین ہی ہان شنکر سملو مین آمان
مردمِ دیدہ نہین یا دون ہین اجہ بل کے پاس — مانگنے آئے ہین دھرتی تین پگ بہرِ مکان
آنکھ کا پانی ہی جل چانول بیاضِ چشم ہے — تل سو پاری ہے مژگان ہی کشا پلکین ہین پان
دیکھنا نقدِ نظر ہی آگیا ری نورِ چشم — چشمِ روشن شلک پڑھتی ہی بنکر بید خوان
منضبط یکجا ہین تشبیہِ نگاہ و مردمک — یہ ہی کالی جی وہ کالی جی کی شمشیرِ روان
ڈھونڈھنے کو گیند اُترے ہین جمن مین کرشن چندر — یا ہین خال مردمک چشم سیہ کے درمیان
ہے سوادِ چشم یا مورت ہی سالگرام کی — جنگو ستت کر رہی ہی موے مژگان کی زبان
وصف لکھتا ہون سفیدی و سوادِ چشم کا — روپ اردھنگی ہی جسمین نصف شو ہین نصف اُمان
ایک ہی قربِ دہن یا رام سرجو جی پہ ہین — یا ہین جمنا کے کنارے کشن جی جلوہ کنان
ضم ہوئی یون ایک ساتھ ابرو و بینی کی صفت — بزم مین رکھبر کھڑے ہین توڑ کر شیو کی کمان
بینی روشن نہین تابان میانِ ہر دو چشم — رام دائین بائین لچھمن جانکی ہین درمیان
آرتی کان آرتی کی لو ہے تو اُس کان کی — دونون عارض ہین سیاپت کے چراغِ جلتان
ایک کو بلرام کہیے ایک کو شری کرشن چندر — ایک کو سورج سمجھیے دوسرے کو چندرمان
جنبش لب سے ہین پیدا کرشن کی بنسی کے بول — بید کے اشلوک ہین اک شمۂ حسنِ بیان
ہی دہن بیکنٹھ سرخی لبِ رنگین ہے بشن — دونون لب ہین جے بجے بیکنٹھ کے دو پاسبان
دانت ہین یا منہ مین دابا مہر کو بجرنگ نے — ہی مہابیر انجنی نندن کی مورت یا زبان
رام کے بھگتون کو امرت پھل ہی نارنجِ ذقن — سیب غبغب ہی پھل اندرائن کا بہرِ دشمنان
رشتۂ ہستی عالم ہے وہ زُنّارِ گلو — سلکِ مروارید ہی مالا سے عمرِ جاودان
رام و لچھمن ہین شری بکرم بلی کے دوش پر — یا ہی شانون پر بہارِ گیسوے عنبر فشان

بھرت لچھمن شترہن بازو ہین۔ لوکش ہاتھ ہین
ماہی دست پاے قدرت مچھلیان بازو کی ہین
بازوون کے بیچ مین سینے پہ ہو آئے یہ شک
پانچ مکھ سے کرتے ہین شیو نتیجہ روشن کا وصف
خط ہتھیلی کے نہین اشلوک راماین کے ہین
ہین وہ ناخن یا اُٹھایا کرشن نے انگلی پہ کوہ
ناف حسن افزا شکم کی ہے کہ سورج کنڈ ہے
پاے نازک انگلیونسے پانچ مکھ کے شبہ ہین
اے قلم خاموش حاصل ہو چکا نقد مراد
خوب مارے ہاتھ بڑھکر قلزم زخّار مین
اب شری رگھناتھ جی سے طالب امداد ہو
دین تصدق مجکو اپنے حسن عالمگیر کا
رام سیتا کی جگل جوڑی نگاہون مین بسے
آنکھ سنگاسن سیاہی آنکھ کی ہو آسنی
ہو جسے چشم اخضر کے لیے تار نظر
پریم کی اشکونکی جس کو جانتے ہین سب لڑی
یا درے پاک مین ٹپکین جو آنسو پریم کے
دھوئے سیتا کے چرن آنکھونکے پانی سے فقط
سات پردونسے فداے رام کی چشم حقیر

ساعد سیمین بعینہ دوج کا ہے چندرمان
ایک ماہی زمین اور ایک حوت آسمان
کرشن جی ہین رکمنی اور رادھکا کے درمیان
پانچ انگشت حنا آلودہ ہین پنچ کنیان
سنکھ کا ہر ایک کو ہوتا ہے مشتی پر گمان
ہے سر ناخن کہ سیتا نے اُٹھائی ہے کمان
یا جبین شیو ہے چشم سوم جلوہ کنان
جنکا نتیجہ امرت ہے پے اہل جہان
ہو چکا ظاہر بخوبی شمہ حسن بیان
خوب مضمون آفرینی کے کیے جوہر عیان
جسمین سیتا کی نچھاور پاکے دل ہو شادمان
تندرستی۔ زندگی نام آوری۔ فرحت امان
رشک کھائے دیکھکر ہر مردم چشم جہان
مورچھل ہون بال قرگلنے۔ پوجاری پتلیان
قشقۂ صندل بنے کہتا ہے جس کو تل جہان
ہوئے دشت مژہ تلسی کا مالا بیگمان
چشم اخضر پہ ہو سب کو چھیر ساگر کا گمان
پریم کے اشکونسے دھوئے لعل بدیہ ناتوان
جلد راماین کے ساتون کانڈ کی ہو بیگمان

سری رام اوتار

نظم اُردو کر رہی ہے سیرِ اعجازِ بیان
مُلک اودھ ہی اک میانِ کشورِ ہندوستان
آبروِ سب تیرتھونکی دیو استھانون کا فخر
دوارکا متھرا پوری۔ پریاگ۔ کاشی۔ ہردوار
برہمہ پور۔ امراوتی۔ کیلاش بیکنٹھ اندر لوک
نربدا بھاگیرتھی تربینی سر جو چھیر سندھ
تم تیرتھ جاترا سندھیا بھجن پُن دان برت
شاستر از بسکہ ہی ہین حفظ اٹھارہ پران
اسکہ ہی ٹھاکر دوارہ صدر پہلو سر نواس
ذرّہ ذرّہ کے تصرف مین ہین قطعاتِ زمین
الغرض ہین خُرّم و خندان یہان سب گل کیطرح
ذرّہ ہاے خاک ہین افشانِ پیشانیِ مہر
خوبیِ آب و ہوا سے جز و کُل ہین تندرست
آبِ سر جو فیض مین گھر کا جرنامرت سے ہے
مفلسون کو آبِ گوہر مفسدون کو آبِ تیغ
ریتکا سر جو کی ہے خاکِ شفا بہرِ مریض
کھورِ پیشانیِ نارد کا سدا شیو کی بھبوت
خامۂ رنگین ہی تُلسی داس جی کا ہمزبان
سجدہ گاہِ مہر و مہ اُمید گاہِ دو جہان
ہر پرستشگاہ کی حُرمت ہے اک معبد کی شان
ہی ہر اک کوچہ ہر اک بازار و برزن ہر مکان
ہین خیابان در خیابان بوستان در بوستان
ہر ندی ہر حوض ہر اک کُنڈ ہر جھرنے روان
یہان کے باشندونکو ہین مطبوعِ دل مرغوبِ جان
رہتے ہین گل بیدہم شیرازہ جلدِ زبان
دلِ شیوالہ ہی کلیجہ مندرِ دیو استھان جان
بوٹہ بوٹہ زر سے ہی آسودہ حال و شادمان
اس گلستان مین بہم ہی لطفِ کشتِ زعفران
ہر سڑک اپنی صفائی مین ہی رشکِ کہکشان
نام کو بیمار دیکھے مردمِ چشمِ بُتان
پاک گنگا جل سے آبِ زر سے قیمت مین گران
اوس پھولون کے لیے امرت براے نیمجان
کُشتۂ قوت دہ ہر دل سفوفِ حفظ جان
صیقلِ آئینۂ دل سُرمۂ چشمِ جہان
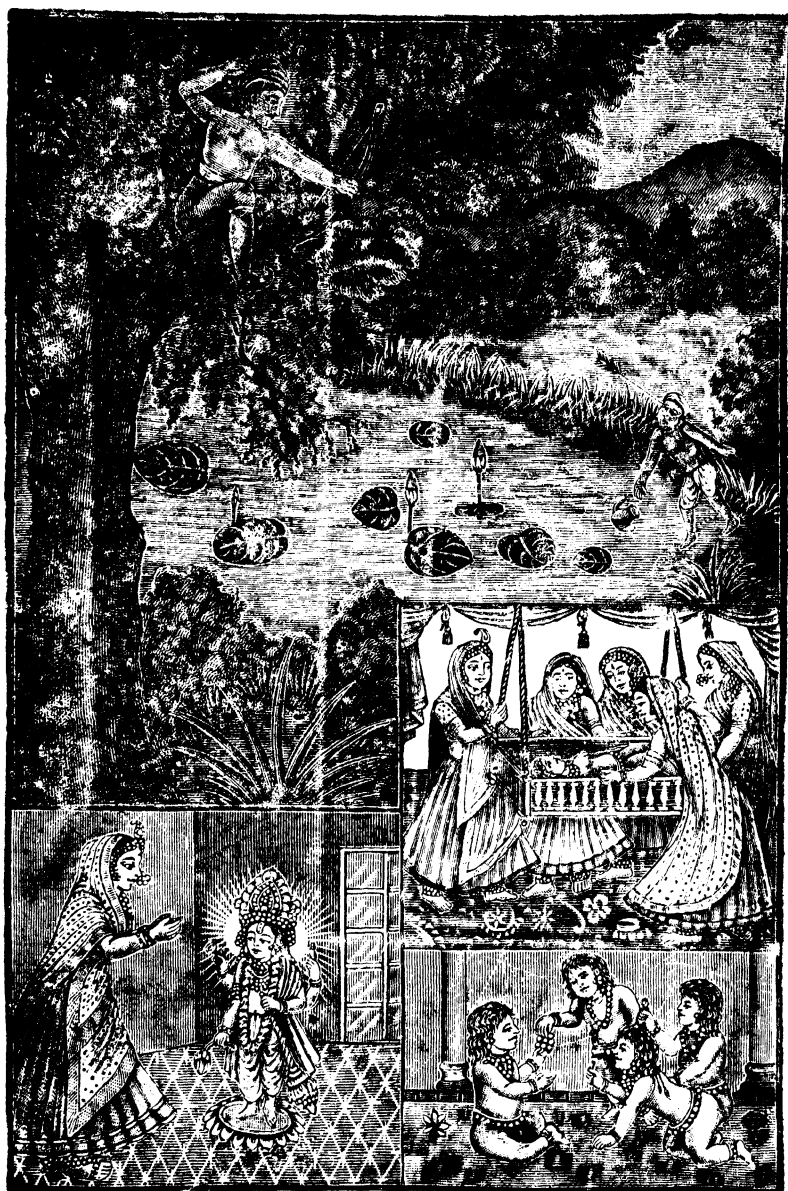
سری رام اوتار

غیرتِ اکسیرِ اعظم۔ رشکِ خاکِ کیمیا ۔۔۔ مثلِ شکر بہرِ شیر آب دریاے روان

تھے سری دسرت یہان کے حکمرانِ نامور ۔۔۔ مردِ میدان و توانا و شجاع و پہلوان

اہلِ جرأت۔ اہلِ ہمت۔ اہلِ طاقت۔ اہلِ زور ۔۔۔ ببر و ضرغام و ہزبر و ضیغم و شیرِ ژیان

عادل و فریادرس۔ انصفت شعار و دادگر ۔۔۔ ملک گیر و ملک بخش و خسروِ کشورستان

رزمگہ مین شہ کے استقبال کو تسلیم کو ۔۔۔ قوس ہو جاتی تھی ناوک۔ تیر ہوتے تھے کمان

پنجۂ بخشش مثالِ ابرِ گوہربار تھا ۔۔۔ دامنِ دولت برنگِ گل تھا زرفشان

بھر دیا دامن صدف کا گوہرِ شہوار سے ۔۔۔ زر دیا غنچون کو پھولون کو لباسِ زرفشان

خاک کو کانِ جواہر۔ بحر کو موتی دیے ۔۔۔ سنگ کو لعل۔ اژدرِ خونخوار کو گنجِ نہان

آب تھی سونے کا پانی ناوک و شمشیر کو ۔۔۔ ہر سلاحِ آہنی کو سنگ پارس تھا فسان

آنکھ چکناتی تھی خنجر کو تلون کے تیل سے ۔۔۔ سیف تھی چشمک زنِ تیغِ نگاہِ مہوشان

جب صفت کرتا بیان دریادلی شاہ کی ۔۔۔ مانگتا تھا ابر لبِ ساحل کے موجون کی زبان

شکر جب کرتے خزانے بخشنے کا باغ مین ۔۔۔ پھلے کر لیتے تھے فوارے غرارے گلستان

رانیان تھین تین۔ کوشلیا۔ سمترا۔ کیکئی ۔۔۔ گلبدن۔ گل پیرہن۔ ناوک مژہ۔ ابرو کمان

زر زمین۔ زن۔ مال و دولت سلطنت تھا سب بہم ۔۔۔ لیکن ایوان مین نہ تھا روشن چراغِ خاندان

اس الم سے دل طپان تھا۔ مائلِ غم تھا جگر ۔۔۔ خاک مین ہم۔ اشک آنکھون مین۔ لبون پر تھی فغان

تھے بشست اک منی نہایت نامور مشہورِ خلق ۔۔۔ ایک دن کی اُنسے شہ نے آرزوے دل بیان

منی نے فرمایا شرنگی رکھ جو کرتا سندھ مین ۔۔۔ وہ اگر چاہین تو مطلب ہاتھ آئے بیگمان

اپسرا اک شہ نے بھیجی منی کو لانے کے لیے ۔۔۔ سرو قامت۔ سنبلین مو۔ گلبدن۔ غنچہ دہان

دشت مین دیکھا جو رکھ نے آہوے چشم پری ۔۔۔ پڑ گئین پیچھے نظر کے پھندے پتلیان

ہنس کے فرمایا کہ اے غارت گرِ صبر آدھر
ٹنگے ہین مردمانِ چشم تیرے تیربان

دستِ مژگان سے بلائین لون گذارش ہو قبول
ناوک قد کو ترے آغوش میری ہو کمان

ایشرا بولی کہ دسرت کے اگر فرزند ہو
آپکے ہاتھون مین ون شبدیزِ وصلت کی عنان

آئے تشنگی رکھا اودھ مین جگ کیا دی شہ کو کھیر
بارور جس سے ہوئین راجہ کی تینون رانیان

بطنِ کوشلیا سے باہ چیت مین نومی کے روز
ہوگئے رگناتھ جی زینت دہ کون و مکان

بھرت جی نے نور بخشا کیکئی کی آنکھ کو
دو کھلے باغِ سمترا مین گلِ فخرِ جہان

ایک لچھمن جی ضیا بخش چراغ ماہ و نجم
شترہن ایک آفتاب آسمانِ عزّ و شان

راجہ دسرت جی نے چوما شاہدِ عشرت کا منھ
ہوگیا وابستۂ دامان دولت شادمان

دیوتاؤن نے عروج عرش سے برسائے پھول
صورت بلبل چہک اُٹھے عقابِ آسمان

تھے علاج چشم بد آنکھون کے تلِ شکل سپند
دستِ مژگان پدر ہر وقت تھا سایہ کنان

پرورش مان اُن کو کرتی تھی۔ یہ مان کو پرورش
دودھ یہ پیتے تھے۔ انکا شربتِ دیدار مان

ربع مسکون مین تھے۔ اربع عناصر چار خلط
چار مصراع رباعی بیاضِ دو جہان

چار پھل کے دینے والے۔ چار جگ مین سرفراز
چار بید و نکے مصنف۔ چار اطراف جہان

اِنسے چار آنکھین کرے سورج کی یہ طاقت نہین
چار منھ سے کرتے ہین وصف انکا برہما جی بیان

بسوامتر کی اودھ مین تشریف آوری اور رام و لچھمن کو ہمراہ لیکر روانگی

تھے کسی صحرا مین بسوامتر مُن جلوہ کنان
کاشفِ اسرار غیبی۔ واقفِ رازِ نہان

ان کو ماریچ و سباہ و تاڑکا کرتے تھے تنگ
تھے بلائے آسمانی کی طرح ایذا رسان

سُن تپ کا ہش سے مضطر تھے کسے تپ کا تھا ہوش
آتشِ رنج و محن سے تاپتے تھے پنچ اگن
کلتے تھے ہونٹھ دانتوں سے ملا کرتے تھے ہاتھ
جب سُنا اوتار اجودھیا مین لیا ہے رام نے
ملا اب مرہم ہوے زخمِ جگر کے واسطے
شاہ بولا ہین بہت کم سن ابھی رام و لچھمن
خشک ہو گا ان کے جانے سے مرے دل کا کنول
آپ کو سرکوبیِ اعدا اگر منظور ہے
منقطع جب ہو گئی اُمید بسوامتر کی
شاد بسوامتر کو کر دو قبولِ عرض سے
ہین جناب بشن کے اوتار راجہ رامچندر
پُرزے پُرزے دامنِ کہسار کر دین پھاڑ کر
گر ضرورت رزمگہ مین ہو سلاحِ جنگ کی
بُرجِ میزان دے کٹوری قبضۂ شمشیر کو
بانیِ شر آپ ہی غیرت سے کٹ کٹ جائینگے
راجہ دسرت سُن کے یہ تقریر راضی ہو گئے
بن مین بسوامتر نے جا کر عبادت کی شروع
آئے ماریچ و سباہو و تاڑکا جب بہرِ جنگ
رمسے چلا کے تباہ و تاڑکا بیجان ہوے

بید کیا پڑھتے کہ مثلِ بید لرزان تھی زبان
کرتے تھے جل سین آنسو کر کے آنکھوں سے روان
بن مین لوین تھے جسطرح بتیس دانتوں مین زبان
کی مصیبت اپنی بالتصریح دسرت سے بیان
رام و لچھمن کی مدد چاہی برائے حفظِ جان
رزمگہ مین کیا کرینگے تیغ کے جوہر عیان
بوستانِ زندگی مین دخل پائے گی خزان
لیجیے مجھ سے کمک کے واسطے فوجِ گران
راجہ دسرت سے ہوے گویا شکستہ ارمان
بھیجدو رام و لچھمن کو بہرِ قتلِ سرکشان
سالکِ راہِ حقیقت مالکِ کون و مکان
چادرِ مہتاب گردون کی اُڑا ئین دھجیان
ماہِ نو شمشیر دے قوسِ فلک تیر و کمان
چاند بن جائے سپر کا ماہتابِ آسمان
ان کے قبضے مین نظر آئے گی جب تیغِ روان
مُن کو سونپے اپنے فرزندِ گرامی خاندان
بنگئے رگھبر پئے سازِ پرستش پاسبان
سر کیا رگھناتھ جی نے ناوکِ آتش فشان
جا گرا ماریچ غش کھا کر لبِ بحرِ روان

سب کے دل سے مٹ گئی خارِ مصیبت کی خلش — ہو گیا پیشِ نظر آئینۂ امن و امان
دستِ نصرت سے جو پچھے آنسو جو بسو امر کے — رام و لچھمن کو بنایا مردمِ چشم مکان

جانکی جنم

تھے جنک پر کے شہنشاہِ جنک اک حکمران — پائے مردی مین غضنفر۔ زور مین پیلِ دمان
اتفاقاً ایک دن جنگل مین پہونچے سیر کو — خشک نالے پیاس کے مارے لبِ بحرِ روان
تشنگی سے دُرِّ غلطان لوٹتے تھے خاک پر — ہر صدف تھی ماہیِ بے آب کی صورت طپان
خشک ہو کر قلزمِ زخّار ریگستان ہوے — سوکھ کر کانٹا ہوئی ماہیِ دریا کی زبان
پیاس کا چسکا تھا۔ پانی کی ندی کو چاہ تھی — چشمۂ دریا تھے پیاسے۔ حوض تھے تشنہ دہان
سبزۂ گلزار کی پیاس اوس سے بجھتی نہ تھی — کرتے تھے سیر سرابِ دشت نخلِ بوستان
یاد فرمائے نجومی شاہِ عالی جاہ نے — انجمِ قسمت کی گردش کی سنائی داستان
دست بستہ شاہ سے گویا ستارہ دان ہوے — ہل چلائین آپ اگر حل ہو یہ عقدہ بیگمان
ہل چلایا جب شہِ والانسب نے دشت مین — شکل سیتا کی ہوئی آئینۂ خم سے عیان
پتلیونکی کھل گئین آنکھین۔ پھڑک اٹھی نظر — چشم نے کھولی دعا کو سوے مژگان کی زبان
آ کے گھر۔ رانی کو وہ تصویرِ نورِ پاک دی — جس سے روشن ہو گئی ایوان مین شمعِ خاندان
خوش ہوئین دلہین (دلاری کشن جی کی) لچھمین — سرستی (برہما کی پیاری) (لاڈلی شیو کی) اُمان
لچھمین۔ اندرانی۔ برہمانی ستی۔ گانے لگین — دادرے۔ دھرپد بھجن۔ سارنگ سے ٹھمریان
گنگری سُر تال۔ لے سے چھینتی تھین سب کے دل — بین نارد کا دہن تھا۔ کشن کی بنسی زبان
ہو کے خوش۔ رنگ اپسراون نے جمایا ناچ کا — راجہ اندر کا اکھاڑا کر دکھایا آسمان

اھلیا تارن اور دھنس جگ

ناچ وہ ناچین کہ جس سے رقص نو بہرہ گرد ہو	وہ رہس جس پر کنھیا کے رہس کا ہو گمان
شاد تھے راجہ جنک دیدار نورِ پاک سے	بشن کے دل مین جو بستی تھین ہوئین نیبکان
پرورش سے کام رکھا نام رکھا جانکی	گوشۂ ہر چشم تھا آغوشِ مادر بیگمان

اہلیا تارن

جانکی جی جب ہوئین تقدیر کی صورت جوان	فکرِ شادی مین ہوا مائل شہِ عالی مکان
زینت و زیب شبستان تھا سداشیو کا دھنک	وزن مین کوہ گران خم مین ہلال آسمان
اسطرح تھا جسم ماہی تہ غبّـرا کو بار	رات بھاری جیسے ہو بہرِ مریضِ ناتوان
ٹوٹنا کیسا نہ ہلتا تھا کسی شہ زور سے	نزع جس کے تھے عقابِ چرخ ناوک کہکشان
عہد سلطان نے کیا جو توڑ ڈالے یہ دھنک	بیاہ لیجائے خوشی سے دُخترِ ابرو کمان
منعقد بزم سوئمبر کی جو شاہنشاہ نے	آئے سُنکر طفلک و پیر و جوان خُرد و کلان
جانب متھلا نگر رگھنا تھ جی عازم ہوئے	تھے لکھن ہمراہ ۔ بسوامتر مُن تھے ہم عنان
راستہ مین شکل سنگ رہ پڑی تھی ایک سل	اُڑ گئی سوئے فلک سُنکر زنِ غنچہ دہان
تھی اہلیا استری گوتم رکھیشر کی یہی	بد دعا سے تھی یہی اُس راہ کی سنگِ نشان
رام کے خاکِ کفِ پا نے دکھایا معجزہ	سنگ وہ پارس بنا ۔ وہ بُت بنی ابرو کمان
الغرض فرما کر جناب رام و لچھمن گنگ مین	ہو گئے کاشانۂ چشم جنک مین میہمان

سری رامچندر جی کی باغ مین رونق افروزی اور سیتا جی سے چار چشمی

نور کا تڑکا ہوا جب بولے مرغِ نغمہ خوان	نورِ قدرت کی تجلی دیکھ لے چشمِ بتان

وقت آپہونچا طلوعِ آفتابِ شرق کا
پھوٹنے کو ہے کنول کا پھول نافِ شبن سے
جلوۂ خورشید ہونے کو ہے بالائے فلک
ہے کرن ہونے کو روشن چشمۂ خورشید پر
ہے نسیمِ صبح چلنے کو سہانا وقت ہے
یہ صدا سنکر جو فرشِ گل سے اٹھے رامچندر
برگِ اشجارِ گلستان نے بجائے جھانجھ و دف
سنکھ بجاتا تھا چٹکتی تھی جو سربستہ کلی
رام و لچھمن جی نے بسوامتر کے چومے قدم
ڈبڈبائے دیدۂ نرگس مین آنسو پریم کے
پھول نخلون نے چڑھائے ہاتھ جوڑے برگ نے
دیکھکر دیدار پر کربان پھری خوشبوئے گل
بنگیا ہر نخل ترفیضِ قدم سے کلپ برکش
باغ مین تھی اک سری گوری کی مورت جلوہ گر
کشورِ متھلا نگر مین تھا یہ دستورِ قدیم
جیبھ سائی کے بدولت جاگ اٹھتے تھے نصیب
جانکی جی بھی اسی مطلب سے آئین باغ مین
ہمنشین ہمجولیان۔ سکھیان۔ خواصین ساتھ تھین
یاسمین رخ۔ یاسمن بر۔ سنبلین مو۔ سرو قد

جانکی یطن سے جو ہونیوالی ہین عیان
ہونیوالے ہین کنول کے پھول سے بڑھا عیان
مور رکھنے کو ہین سر پر رام فخرِ خاندان
باندھنے والے ہین سہرا رام رگھو کل جیتان
جانکی ہین آنے والی بہر سیرِ بوستان
آرتی کرنے کو اٹھا دستِ مہر آسمان
کھولکر پٹنے لگے بھونرے کنول کی پتیان
تھا سرِ قطراتِ شبنم سے قدم بوس آسمان
پھول لینے کو ہوئے رونق فزائے بوستان
مورچھل جھلنے لگے طاؤسِ باغِ بیخزان
غنچۂ سوسن نے استت کے لیے کھولی زبان
سایہ بن بن کر گرے قدمون پہ نخلِ بوستان
باغ اجودھیا ہو گیا۔ سرجو بنی نہریں روان
رافعِ حاجاتِ عالم جرم بخشِ عاصیان
عورتین شادی کے پہلے سر جھکاتی تھین یہان
مانگ کا سیندور تھی مندر کی خاکِ آستان
پاکدامانی جلو مین تھی۔ حیا تھی ہمعنان
سبکی سب خورشید طلعت سبکی سب ابرو کمان
نرگسین دیدہ۔ سمن لب۔ گلبدن غنچہ دہان

ہر طرف پھرتی تھین ہاتھون مین لیے مہندی کا ول — آنکھ مین دیکر جگہ سرمہ کو ہر سو تھین رواں
وصفِ سوسن کی سخن بنتی تھی دانتونکو مسی — کلیۂ تعریفِ گل بنتے تھے لب کو رنگِ پان
عطرِ گل سونگھا۔ نظر کی پوشش طاؤس پر — پائے گلشن کی حنا دیکھی۔ لبِ طوطی کا پان
سرمہ چشمِ غنچۂ نرگس کا۔ سوسن کی مسی — طوقِ قمری۔ غازۂ برگِ نہالِ بوستان
زرافشانِ زرِ گل۔ زیور ہر شاخِ گل — سنبل پرپیچ وخم کا گیسوئے عنبر فشان
مندر مین سیتا گئین گوری کی پوجا کیلیے — کھور کی صورت تھی ماتھے پہ خاکِ آستان
یان ہوا خواہین جو مثلِ گل ہوا کھانے لگین — رام و لچھمن جی نظر آئے میانِ بوستان
دو دیے آتش ایک جا تھے تھے چراغ و گل بہم — روز و شب۔ شام و سحر اک وقت تھے جلوہ کنان
کوئی سمجھی دونون آنکھین۔ کوئی سمجھی جان وجسم — کوئی سمجھی مہر و مہ۔ کوئی زمین و آسمان
دوڑ کر آئین سری سیتا سے یون کی التماس — طرفہ تر گل آج پھولا ہے میانِ بوستان
دو جوان کمسن چمن مین توڑنے آئے ہین پھول — جن کے چہرے سے خجل ہے آفتابِ آسمان
خوش خرام و خوش گلو کبک و عنادل کیطرح — صورتِ طاؤس و طوطی خوش لباس و خوش بیان
مندر سے نکلین سیتا۔ آئی نظر شکلِ امید — ہو گئین اس طرح بیبس جیسے مندر مین امان
سانولی صورت جو آنکھون مین ہوئی پرتو فگن — بن گئین رگھناتھ کی تصویر عکسی پتلیان
ہاتھ کو مہندی بنی چشمِ محبت کی نگاہ — رخ کو غازہ۔ آنکھ کو سرمہ۔ لبونکو رنگِ پان
زلف کو خوشبو۔ نگہ کو شرم۔ ماتھے کو تلک — تنگ انگوٹھی کو۔ نگین کے واسطے نام و نشان
رام سے بولے لکھن۔ یہ کون ہر رشکِ چمن — جسکا قد ہے سرو۔ سنبل گیسوئے عنبر فشان
آنکھ نرگس۔ عارض روشن۔ ترنج۔ انگور لب — سیب غبغب۔ غنچۂ نورس دہن۔ سوسن زبان
رام جی بولے۔ یہ ہر ابرو کمان شاید وہی — حسن جسکا دیکھکر ہر جان بلب شوق کی کمان

کر کے دل قابو مین سیتا وان گئین پھر مندمین — دل مین شکلِ رام - وصفِ بھگوتی وردِ زبان
ہو دشوالے مین تھین لیکن دِل تھا محوِ سوزِ عشق — دیکھتی تھین دمبدم پھر پھر کے سوئے بوستان
ہار پھُولونکا جو مُورت پر چڑھایا پُوج کر — گِر پڑا ار وسے زمین پر چھُٹ کے مالا ناگہان
مُسکرائین بھگوتی - اس بیخودی کو دیکھکر — جانکی نے سہم کر کی آرزُوے دل بیان
جے سری کیلاش دیپک سے ہمنچل کل دیش — جے سدا شیو شمبھو شیامل رُوپ پکھن دامن امان
پُورن اچھیا کیجیے - مجھپر دیا کی درشٹ ہو — دُکھ کا اندھیارا مٹے سُکھ کا اُدے ہو چندمان
بھگوتی بُولین پہلو پھُولو - منورتھ سدہ ہو — ہو اٹل اس طرح جیسے لیشن کی پیاری ... ن

نقدِ دل پا کر اُدھر سیتا گئین رنواس مین
رام و لچھمن پھول لیکر رِن کے پاس آئے یہان

دھنش جگ

نیچۂ خورشید نے جب لی کمانِ آسمان — ہو گیا پیشِ نظر بزمِ سوئمبر کا سمان
دیوتا آئے ستارے آئے - آئے مہر و ماہ — شہریار آئے - قوی بازو - توانا پہلوان
رام و لچھمن ساتھ بسوامتر کے وارد ہوے — قوت و طاقت جلو مین تھی شجاعت ہمعنان
قوس پرزُور آزمائی خوب کی ایک ایک نے — ہو گئے شل سب قوی ہیکل قوی بازو جوان
دس ہزار اکبار اُٹھے دور کرنے کے لیے — تیر کے مانند لیکن چھُوٹ کر بھاگے کمان
تھک کے بیٹھا دل ہر اک کا دستِ قدرت شل ہوے — راون خود سر سے بھی اُٹھی نہ وہ قوسِ گران
دیکھکر یہ حال آزردہ ہوے راجہ جنک — یون دکھائے طیش کھاکر جوہرِ تیغِ زبان
اے جوانو جاے غیرت ہے - نہ ٹوٹا یہ دھنک — آج طاقت ہے کہان - جوشِ توانائی کہان

خوب دیکھی تاب و طاقت۔ خوب ہل ز ور ہو
ہو کے برہم عرض کی لچھمن جتی نے رام سے
آپکے صدقے سے • • طاقت بہم ہی جسم مین
دی جگہ پہلوے الفت مین لچھمن کو رام نے
حیف وہ ہناک کو توڑ کر تو کھنڈ کھیرنے لگے
رام کو جیمال سیتا نے پنھائی بزم مین
پرسرام اک برہمن جمدگن کے فرزند تھے
بزم مین آئے گرائی اس طرح برقِ کلام
مردِ میدان ہے تو آجائے تبر کے سامنے
یون پرسید ھرے تبسم کر کے بولے رامچندر
بول اٹھے لچھمن خطاوار اس جگہ کوئی نہین
کیجیے شکر آج قیدِ غم سے بیچاری چھٹی
سُنکے لچھمن کے سخن بولے جنک سے پرسرام
طفل کیا ہی پھل ہی اندراین کا بس کی گانٹھ ہی
چاہتے ہو خیر اگر لے جاؤ محفل سے اسے
اس تبر نے ہاتھ کاٹے ہین سہسرباہ کے
بولے لچھمن کیا ضرورت اس قدر تکلیف کی
آپکے اظہارِ طاقت کی کوئی حاجت نہین
رام سے بولے پرسرام آپ ہی کا ہی قصور

بس چلو۔ کافور ہو۔ بھاگو۔ کرو خالی مکان
حکم اگر ہو توڑ ڈالون اُٹھکے یہ قوسِ گران
پیس ڈالون جسم جلاد فلک کی استخوان
کر دیے تیغ توانائی کے جوہر خود عیان
خوش ہوئین سیتا۔ ہوے راجہ جنک جی شادمان
گونج اُٹھے شورِ مسرت سے زمین و آسمان
اس خبر سے پائی آگاہی اُنھون نے ناگہان
قوس توڑے کسکا منہ۔ کسکا جگر کس مین ہی جان
منہ دکھائے ہی کمان کا توڑنیوالا کہان
مین خطاوار آپکا ہون مجھسے ٹوٹی ہی کمان
خود دو پارہ ہو گئی چھونے سے قوسِ ناتوان
تھی نقاہت کے سبب سے قوس کے ہونٹون پہ جان
منہ تو چھوٹا اسکا ہی۔ لیکن ہی گز بھر کی زبان
سنکھیا۔ ہرتال۔ سم۔ زہر اسکا ہی طرزِ بیان
ورنہ اسکا ڈھونڈھنے سے بھی نپاؤ گے نشان
چھتری کا ہون عدو لاشو نسے پاٹے ہین مکان
کیجیے بند آنکھ جسمین مین نظر سے ہون نہان
جوہرِ قوت ہی خونریزی ما دسے عیان
ورنہ کیا طاقت تھی جو کرتا لچھمن گستاخیان

رام بولے کیوں خفا ہو۔ کیا عقل ہے کیا فہم ہے
کون مجرم ہو غضب کی تیغ ہو کس پر رواں

مین سزاوارِ غضب ہرگز نہین۔ ہرگز نہین
میان کیا جانے اگر مجرم ہو تیغ خون فشان

یہ اثر پیدا کیا اس گفتگوے نرم نے
پرسرام اوتار سمجھے رام جی کو بےگمان

اک کمان دیکر کہا یہ قوس اگر تم سے جھکے
رفعِ شک ہو جائے ٹھنڈھی ہون غضب کی گرمیان

کی خمیدہ قوس چھوتے ہی سری رگھناتھ نے
پرسرام اُٹھے۔ قدم چھو کر گئے سوے مکان

چل دیے حضارِ محفل محوِ خجلت بزم سے
رام و بسوامتر و لچھمن نے بسایا بوستان

رام بیاہ

جب سری رگھناتھ جی نے بزم مین توڑی کمان
ہو گئے راجہ جنک جی اپنے دلمین شادمان

راجہ دسرت کو لکھا خط آئیے لیکر برات
جسمین ہو شادی دخترِ گلرخ و غنچہ دہان

جانب متھلا نگر دسرت گئے لیکر جلوس
تھے جلومین جز وکل پیر و جوان خرد و کلان

رام و لچھمن جی سوار توسنِ گلگون ہوے
آکے بسوامتر جی بیٹھے سرِ تختِ روان

جب بلت آئی جنک جی بھیجے استقبال کو
لائے ساتھ اپنے درِ دولت پہ انبوہِ گران

شیو۔ برن۔ سنکاد۔ برہما تھے شریکِ بزمِ عیش
ماہتاب و مہر و انجم سے زمین تھی آسمان

جانکی مائی کی شادی کی سری رگھناتھ سے
لکشمن کے ساتھ بیاہی دوسری دخترِ جوان

قوتِ بازوے شاہنشاہ جو کشکیت سے تھے
انکی تھین گل پیرہن۔ غنچہ دہن دو لڑکیان

بھرت کے ساتھ ایک بیاہی شترگھن کے ساتھ ایک
چرخ نے بہرِ دعا کھولی مہِ نو کی زبان

راجہ دسرت آئے واپس جانبِ ملکِ اودھ
بس گیا بوے مسرت سے دماغِ دو جہان

سری رام جی کا بن باس

رام بن باس

ایک دن آئینہ دسرت نے جو دیکھا ناگہان
دھیان آیا دل مین۔ لطفِ حکمرانی کچھ نہین
یون مشیروں سے کہا کل ہو تلک کا سازِ جمع
آئے ہر تیرتھ کا جل۔ ہر باغ کے پھل پھول ہین
کر دیا ارکانِ دولت نے تلک کا سازِ جمع
منتھرا تھی کیکئی کی اک کنیزِ فتنہ جو
کیکئی سے عرض کی دسرت ہوئے گوشہ نشین
بھرت کو دیکھا نہ سلطان نے نگاہِ لطف سے
دوستیِ شاہ پر تمکو نہایت ناز تھا
ہو گیا ظاہر کہ تھے اندازِ الفت ظاہری
یہ نہ سمجھو سلطنت پا کر رہین گے رام رام
دہر مین بھائی کا دشمن بڑھکے بھائی سے نہین
زر کو گل بنجائے۔ فوارہ خزانے کے لیے
شاہ سے ایفائے وعدہ کے لیے ہٹ کرو
ہمکو سمجھانے سے مطلب تھا تمھین سمجھا دیا
یہ سخن سن کر ہوا محوِ حسد رانی کا دل
جب شہِ دسرت شبستان مین گئے ہنگامِ شب
پیار سے الفت سے پوچھا کیون پریشان حال ہو

زلفِ شبگون نے دکھایا صبحِ پیری کا سمان
اب کرون گوشے مین یادِ مالکِ کون و مکان
رام کو دوان گا سمندِ حکمرانی کی عنان
میہمانون کے لیے مجکو بنا دو میزبان
دیوتا آئے۔ ہوئے شاہانِ عالم میہمان
سخت رنجیدہ ہوئی قصہ کی سنکر داستان
ہونگے اب گھنا تھ جی ملکِ اودھ مین حکمران
کھل گیا۔ ہی کچھ نہ کچھ آپسمین چشمک بیگمان
اب کہو وہ دن کہان ہی وہ محبت ہی کہان
ورنہ کیون رہتے بھرت محتاجِ تختِ خاندان
دیکھنا آنکھون کو دکھلاتا ہے کیا کیا آسمان
تازیانہ ہو برائے توسنِ عمرِ روان
غنچۂ دل کے شگفتانے کو ہے بادِ خزان
جانشین ہون بھرت۔ ہون گھنا تھ جی بن کو روان
چاہیے مانو یا نہ مانو۔ سوچ لو سود و زیان
محوِ حیرانی ہوئی خاک اوفتادہ ذرہ سان
کیکئی رانی کو پایا مائلِ آہ و فغان
فکر کیا ہی۔ درد کیا ہی۔ کیا ہی ایذائے نہان

پیچ کہو کیا ہی تمنا۔ کسکی خواہش ہی تعین — کیا ہوس۔ کیا آرزو کیا چاہ ہی اے جانِ جان
کسکو مالامال کردے مال سے دستِ کرم — بانکپن کس کو دکھائے جوہرِ تیغِ روان
کسکو دون اورنگ شاہی کسکو بخشون تاج و تخت — کسکے دامانِ جوانی کی اڑا دون دھجیان
کیکئی بولی ملے تختِ حکومت بھرت کو — رام چودہ سال تک بن کو بنائین بوستان
عہد سابق تھا جو یہ۔ دلکی یہی ہے آرزو — کیجیے ایفاے وعدہ سے مجھے اب شادمان
مرد کو پھرنا نہین لازم ہی اپنے قول سے — عہد پیما جو ہین انکی ایک ہوتی ہی زبان
شاہ بولا کیکئی کیسا خیالِ خام ہے — ہے کہان عقلِ رسا۔ فہم و فراست ہی کہان
رام ابھی کمسن ہین کیونکر انکو بھیجون سوے دشت — یہ جدا ہونگے تو ہوگا مرغِ جان بے آشیان
مین اگر انکو کرونگا دیدۂ روشن سے دور — ٹوٹ جائے گی عنانِ توسنِ عمرِ روان
بھرت ہون فرمانروا ملکا اودھ مین شوق سے — رام کو جانے نہ دونگا سوے دشتِ بے نشان
رام کو تختِ خلافت کی ذرا پروا نہین — انکے قبضے مین ہین اورنگِ زمین و آسمان
منھ سے جو کچھ کہدیا نقش مقدر ہوگیا — بات کیا جو عہد ٹوٹے جسم مین جبتک ہی جان
کیکئی بولی نہین ہین آپ اگر پیمان شکن — پھر تامل ہی عبث تکرار و حجت رائگان
الغرض وقتِ سحر آئے جو راجہ رامچندر — سرگذشتِ عہدِ سابق کیکئی نے کی بیان
پھر یہ فرمایا کہ تم چودہ برس بن مین رہو — بھرت جی ہون گے سرِ تختِ حکومت حکمران
سُن کے یہ رگھناتھ نے رخصت طلب کی شاہ سے — بہرِ خدمت جوشِ الفت سے ہوے لچھمن روان
جانکی آنسو بہاتی آئین کوشلیا کے پاس — عرض کی۔ جاؤنگی مین بھی رام جی کے ہمعنان
پاؤن چھوتی ہون مجھے اب حکم رخصت دیجیے — جسمین پاؤن رام کی خدمت سے لطفِ جاودان
روئین کوشلیا۔ کہا سیتا نہو آنکھون سے دور — دشتِ غربت مین نہین وہ لطف ہی جو ہی یہان

تم ہو نازک تمسے اُٹھے گی نہ تکلیفِ سفر ۔۔۔ ضعف سے حالت تہ ہوگی نصیبِ دشمنان
رام کو جانے دو بن مین اپنے گھر مین تم رہو ۔۔۔ وہ بہارِ دشت دیکھین تم فضائے بوستان
ایک سیتا نے نہ مانی سب نے سمجھایا بہت ۔۔۔ رام کے ہمراہ صحرا کو چلین نالہ کنان
مچگیا کہرام ہر سو۔ رو دیے سب جن و انس ۔۔۔ ہر بشر تھا محوِ شیون۔ مائلِ آہ و فغان
ٹوٹ پڑا بادل نے تنک چشمِ ابر سے۔ چلائی رعد ۔۔۔ برق تک اس رنج کے مارے فلک پر تھی طپان
کون دل تھا جو نہ مچھلی کی طرح بیتاب تھا ۔۔۔ کون تھی چشمِ بشر جس سے نہ آنسو تھے روان
وہ زبان تھی کون جس پر قصۂ ماتم نہ تھا ۔۔۔ کون وہ لب تھا نہ جسپر تھی الم کی داستان
کون سینہ تھا۔ نہ جسکو کوٹتی تھی ضربِ شدت ۔۔۔ کون سر تھا توڑتا تھا جو نہ دیوارِ مکان
کون تھی زلفِ دوتا جسکو پریشانی نہ تھی ۔۔۔ تھا کلیجہ کون۔ جسمین تھی نہ اندیشے نہان
اسطرف باہر مکان سے رام نے رکھا قدم ۔۔۔ گر پڑا راون کے سر سے تاجِ سلطانی وہان
اپنے بیگانے ہزارون تھے رکابِ رام مین ۔۔۔ جانبِ صحرائے بے پایان روان تھا کاروان
جاتے جاتے اک دشتِ پُر بلا مین شب ہوئی ۔۔۔ درجِ لب سے وان ہوئے رگھناتھ جی گوہر فشان
اب نہ میرے ساتھ اُٹھائے کوئی تکلیفِ سفر ۔۔۔ اپنے اپنے گھر کو واپس جائین سب خرد و کلان
ہاتھ مین رکھین عنانِ صبر کو چودہ برس ۔۔۔ گر رہے زندہ تو واپس آئینگے سوئے مکان
آنکھ ملتے جب اُٹھے مردم نہ رام آئے نظر ۔۔۔ روتے چلاتے سسکتے پھر گئے سوئے مکان
بیقراری مین تھے سیماب و نبضِ جان بلب ۔۔۔ مرغِ بسمل۔ ماہی بے آب۔ برقِ آسمان

سری رامچندر جی کا چترکوٹ پہ قیام

تھا نکھاد اک مرد صحرائی جسیم و پہلوان ۔۔۔ رام کے چومے قدم ہمراہِ اہلِ خاندان
واقفیت تھی جو کامل بن کی راہون سے اُسے ۔۔۔ رہنمائی کو ہوا رگھناتھ جی کے ہمعنان

کردیا رخصت سومنتِ نکتہ ور کو رام نے
خاک سے تن کو جلا بخشی ملی رنگ روان

چہرۂ آئینۂ زانو دکھایا زلف کو
جسم مین پہنا لباسِ زعفرانی زرفشان

پاک فرماکر بدن کو غسلِ آبِ گنگ سے
کی طلب ملاح سے کشتی لبِ بحرِ روان

دست بستہ عرض کی ملاح نے کہتے ہین لوگ
فیضِ پا سے اُڑتے ہین مثلِ شرر سنگِ گران

مجھکو ڈر ہے میری کشتی بھی نہ اُڑ جائے کہین
حکم اقدس ہو تو دھوکر پاؤن کرلون امتحان

جب اجازت مل گئی دھوئے قدم ملاح نے
وہم دل سے مٹ گیا خاک ہوگیا حرفِ گمان

بیٹھے کشتی پہ سری رگھناتھ لچھمن جانکی
منزلِ مقصود طے کی صورتِ موجِ روان

کرکے طے صحرا کیا دریائے تربینی مین غسل
جاکے بھاردواج کے گھر مین ہوئے پھر میہمان

رہکے شب بھر صبحکو پہونچے لبِ بحرِ جمن
حکم رگھبر سے ہوا رخصت تھا دِ نکتہ دان

رام نے دیکھی جو زلفِ شام روئے مہر پر
بالمیک اہلِ کرامت کو بنایا میزبان

نذر دے کر میوۂ شیرین رگھیشر نے کہا
کیجیے اس بن کو بس کر غیرتِ باغِ جنان

اس جگہ ہے چترکوٹ اک کوہ رشکِ کوہِ قاف
جسکے پہلو مین ہے بحرِ گنگ کی دھارا روان

جملہ سامانِ طرب موجود ہین بالائے کوہ
سیکڑون نامی رکھیشر مین ریاضت کش وہان

ہے مناسب آپ چندے اس جگہ رکھین قیام
اپنے قدمون سے جگادین قسمتِ کوہِ گران

صبح کو منھ سے ہوئے رخصت سری رام و لچھمن
کوہ کو جاکر بنایا اپنا سنگِ آستان

دسرت جی کا انتقال

جب پھر آ سوئے اودھ خالی سومنتِ نکتہ دان
شاہ سے صحرا نوردون کا کیا قصہ بیان

رہ گئے دسرت اسقدر رگھناتھ جی کے رنج مین
غرق دریائے فنا مین ہوگئی کشتیِ جان

مچ گیا کہرام اعزا اقربا رونے لگے
ہر مکان مین مرغ کلفت نے بنایا آشیان

تھے حباب دیدۂ تر اشک کے چشمون مین غرق
شیشۂ دل نالۂ سوزان سے تھے آتش فشان

لوٹتے تھے خاک پر پارے کی صورت طفل اشک
چشم تر تیتھ اگئی تھی ۔ پھر گئی تھین پتلیان

حال سن کر انتقال شاہ کا آئے بشسٹ
آستین دیدہ سے پونچھے سرشک خاندان

لینے نانا کے مکان سے تھے بھرت اور سترگھن
آئے کریا کرم کرنے کے لیے محو فغان

مان سے پوچھا کس طرح شہ نے پیا جام اجل
ہین کہان رام اور لچھمن جانکی جی ہین کہان

کیکئی بولی موئے رام و لچھمن صحرا نشین
جنکے غم مین جان دی سلطان نے ہوکر طپان

صورت گل بھرت نے چاک اپنا پیراہن کیا
زخم کی صورت کیا چشم سیہ کو خونفشان

لیکے لاشہ راجہ دسرت کا لب سرجو گئے
جسم مردہ کو جلایا شمع کی صورت وہان

بھرت ملاپ

صبح کو اٹھکر بھرت جی مائل آہ و فغان
رام و لچھمن کے منانیکو ہوئے گھر سے روان

ساتھ اعزا تھے بشسٹ و سترگھن ہمراہ تھے
تھین جلو مین راجہ دسرت کی تینون رانیان

پیش و پس تھے اپنے بیگانے جنا تھے ہمرکاب
جملہ تھے وابستۂ دامان دولت ہمعنان

جانب منزل روانہ جب چلا وہ قافلہ
پائی آگاہی نکھاد صف شکن نے ناگہان

دل مین سمجھا بھرت جی ہین مائل جور و ستم
حملہ آور ہون گے رام و لچھمن پر بیگمان

خاندان کے حسد سے تھے لوگ ۔ حکم ان کو دیا
ہون بھرت پر حملہ آور طفل و پیر و جوان

ہاتھا پائی کر کے منھ چومین عروس تیغ کا
زخم سے معشوقۂ شمشیر کی چومین زبان

لشکر اُس صحرا نشین کا جب چلا خنجر بکف — جانبِ بازوے چپ چھینکا کسی نے ناگہان
بول اُٹھا اک پیر اچھی چھینک کی تاثیر ہے — ہم بغل ہونگے عروسِ فتح سے خرد و کلان
اب تأمل رائگان ہے بہرِ خونریزی چلو — تیغ برگشتہ بھرت سے ہے کشیدہ ہے کمان
کوئی بولا عقل سے معلوم ہوتا ہے مجھے — رام کے لینے کو جاتا ہے یہ انبوہِ گران
ظاہرا ہو تم ہے ظاہر سب پریشان حال ہین — کوئی گریان ہے کسی کے لب پہ ہے آہ و فغان
سُن کے یہ تقریرِ معقول۔ اس طرح بولا نکھاد — مین پے تفتیش حالِ جنگ جاتا ہون وہان
گر ذرا بھی ہین بل ابروے کمان مین پاؤنگا — کاٹ ڈالونگا تیغ سے ہر رشتۂ عمرِ روان
الغرض پہونچا جو لشکر مین تو سب گریان ملے — کوئی بھی خندان نہ تھا مانندِ زخمِ خون فشان
بھرت جی کے پاؤن کو چوما لب دامن کی طرح — رہنمائی کی بتا کر رام و لچھمن کا نشان
رفتہ رفتہ جب بھرت پہونچے قریبِ چترکوٹ — پیش رام و لچھمن و سیتا نکھاد آیا دوان
کی گذارش لیکے انبوہِ گران آتے ہین بھرت — چشم و سر سے چومنے والے ہین سنگِ آستان
سُن کے آمد بھرت کی لچھمن ہوے محوِ غضب — بولے خونریزی کو ہو تیار اے تیر و کمان
سلطنت کیا ہاتھ آئی سرکشی کرنے لگے — یہ جگر۔ یہ دم۔ یہ دل۔ یہ ہوش یہ تاب و توان
گر اُٹھایا سر تو مل ڈالون کا پشہ کی طرح — صورتِ حرفِ غلط دم مین مٹا دونگا نشان
رام بولے بھرت محوِ دشمنی ہرگز نہین — جان مین ہون وہ ہین قالب مین ہون قالب وہ ہین جان
آتشِ جوش و حرارت لے لچھمن تم گل کرو — بیگمان زیر بغل ہے شاہد امن و امان
سامنے رکھنا تھے کہ آئے اسی عرصہ مین بھرت — گر پڑے قدمون پہ مثلِ گیسوے عنبر فشان
ہر بشر نے اپنے سینے سے لگایا رام کو — طفلِ اشکِ تر گرے قدمون پہ ہو ہو کر طپان
تخلیے مین رام سے بولے بھرت جی و رشسٹ — آپ چلکر ہون بس اب ملک اودھ مین حکمران

آپ کے غم مین سری سرت نے لی سُرپُر کی راہ
خاک بر سر رنج سے رہتی ہین تینون رانیان

ایسی پھیلی ہوا جودھیا مین وبائے درد ہجر
عازمِ شہرِ خموشان ہین سب اہلِ خاندان

حال سن کر مرگِ شہ کا رام روئے اسقدر
اشک سے مشکل مین پانی پہ ٹھہرا آسمان

یون کہا حکمِ پدر کو مین مٹاؤن گا کبھی
گھر نہ واپس جاؤنگا چودہ برس کے درمیان

تم کرو فرمانروائی شوق سے میرے عوض
عدل سے رکھو ہر اک پیر و جوان کو شادمان

لے کے یہ نعلین چوبی دی نشانی کے لیے
گر کے قدمون پر بھرت رخصت ہوئے نالہ کنان

تا نہ دل مین بسائی یاد سیتا رام کی
تخت پر رکھی کھڑاؤن رام کی بہرِ نشان

ستر ہن کے ہاتھ مین سونپی عنانِ سلطنت
خود ہوئے مشغول یادِ مالکِ کون و مکان

سری رامچندر جی کی راجہ اندر کے بیٹے کو چشم نمائی

رام لچھمن۔ جانکی اک دن سر کوہ گران
تھے زبس محوِ تماشاے بہار و خزان

جانکی جی کو پنہایا زیورِ گُل رام نے
طوق۔ جھومر۔ پاتہ۔ کنگن۔ ہار بھی بالیان

جینت اک فرزند راجا اندر کا تھا بدسرشت
بدگہر۔ بدذات۔ بدکردار۔ ننگِ خاندان

بن کے زاغِ بوم خصلت جا وہین تاک سے
چونچ ماری پاے سیتا پر برائے امتحان

جب سری لچھمن نے دیکھی یہ شرارت زاغ کی
سر کیا جوشِ غضب سے اُس پہ تیرِ جانستان

زاغ نے مانگی مہادیو۔ اندر۔ برہما سے مدد
زورِ جسمانی سے کی درخواستِ امن و امان

تیر نے پیچھا نہ تینون لوک مین چھوڑا مگر
شکل کوئی بھی نظر آئی نہ بہرِ حفظِ جان

ہو کے تنگ آخر گرا رگھناتھ جی کے پاؤن پر
عرض کی عفوِ خطا ہوے معینِ بیکسان

مین خود اپنے جُرمِ سنگین سے ہوا ہون بے نصیب
اب ہو مجھ پر دامنِ لطف و کرم سایہ کنان

رام نے اک آنکھ اُسکی کی پئے تنبیہ کور
زاغ اُڑا اسرور گریبان ہوکے سوئے آسمان

سُپ نکھا کی گوشمالی

رام و لچھمن سیر کرتے کرتے جا پہونچے وہان
سُپ نکھا ہمشیرِ راون کا مسکن تھا جہان

شکل دیکھی سُپ نکھا نے جب سری رگھبیر کی
ہاتھ سے جاتی رہی صبر و تحمل کی عنان

بن کے اک معشوقۂ طناز بولی رام سے
مین بہن راون کی ہون نازک بدن ابرو کمان

میرے طالب سیکڑون شاہان خوش اقبال ہین
کر دیا مجھپر نچھاور سیکڑون نے نقد جان

گو ہزارون خوبصورت بھی ہوے شیدائے حسن
مین ہوئی لیکن نہ اپنے طالبون پہ مہربان

آپکی صورت پہ شیدا ہو گیا ہے آج دل
کیجیے نقد تمنا دے کے مجھکو شادمان

رام بولے۔ یان ہی دامان تعلق ہاتھ مین
کر سری لچھمن سے جاکر مدعائے دل بیان

سُپ نکھا لچھمن کے پاس آئی۔ کہا منشائے دل
باتون باتون مین سنائے لحنِ طوطی زبان

دِل سری لچھمن کا تھا لذاتِ دُنیا سے بری
پانون مین پہنی تعلق کی نہ زنجیر گران

اپنی اصلی شکل بدلی جب ہوئی مایوس وہ
قد بڑھا کر تاڑ سا۔ سر پہ اُٹھایا آسمان

رام و لچھمن کو فنِ نیرنگ دکھلانے لگی
جانکی کے سمت لپکی صورتِ برقِ تپان

رام کا پاکر اشارہ غیظ سے لچھمن اُٹھے
گوش و بینی کو دکھائی تیزیِ تیغِ روان

دو سے تھے کھر و دوکھن شہِ لنکا کے بھائی اُسجگہ
اُنکے پاس آئی وہ محوِ آہ و فریاد و فغان

رام و لچھمن کے نشان و نام سے بخشی خبر
سرگذشت و وارداتِ گوش و بینی کی بیان

جانب دشت اُٹھکے کھر دوکھن چلے خنجر بکف
بہرِ خونریزی لیے چودہ ہزار افسر جوان

دیکھکر یہ رنگ لچھمن جی سے بولے رامچندر
جانکی جی کو کر دو پنہان سرِ کوہِ گران

حکم سُن کر رام کا رخصت ہوے لچھمن جتی
کوہ پر جا کر کیا سیتا کو نظرون سے نہان

یان حضورِ رام کھر دوکھن نے بھیجا نامہ بر
کہدیا۔ کہنا کہ ہم لائے ہین فوجِ جانستان

صف شکن گر ہو۔ تو آؤ رزمگہ مین جنگ کو
سُورپچھنیہ دکھاؤ تیزیِ تیغِ روان

گوش و بینی جسکے لچھمن جی نے کاٹے تیغ سے
وہ بہن راون کی ہے گل پیرہن غنچہ دہان

ہون اگر پہلوے راون کے لیئے ل جانکی
صُلح کی صورت نظر آئے برائے حفظِ جان

گو تم اپنے زور مین یکتاے عالم کیون نہو
ہم سمجھتے ہین۔ نہین تمسا جہان مین ناتوان

جب سُنایا ایلچی نے آکے پیغام عدو
رام نے ہنسکر دکھائی بُرّشِ تیغِ زبان

نام ہے رام و لکھن۔ دسرت کے ہم فرزند ہین
جان پڑ جانے چھوین گر ہاتھ سے زاغِ کمان

دم ہمارا دیکھکر خود دم بخود ہوتی ہے تیغ
ٹوٹتا ہے اپنے ڈر سے رشتۂ عمرِ کمان

ہم دکھائین گر فروغِ اپنی سپر کے چاند کا
پڑنے پہٹنے دامنِ خنجر ہو مانندِ کتان

حاکمِ لنکا جو اپنے زور پر کرتا ہے ناز
ایک دن ویران کرون گا مرغِ جان کا آشیان

جان دینے کیلیے باندھی تھی ہے تم نے کمر
پھر ملے گا مادرِ گیتی کا گہوارہ کہان

دشمنو سے جب کہا رگھبر نے برجستہ جواب
تیر برسانے لگا رگھبر پہ انبوہِ گران

اسقدر رگھبر نے مارے ناوکِ لشکر شکن
رُونگٹے بہر تنِ اعدا نے تیرِ روان

دیدۂ زخمِ بدن سے جزُو و کُل خونبار تھے
کوئی بسمل۔ کوئی بیدم تھا۔ کوئی تھا نیمجان

لہن خنجر پہ ہوئی تاثیر چشمِ زخم کی
پھر گیا خنجر گلے پر۔ کر گئی شمشیر جان

بُولتا کیونکر نہ رن تیزیِ ناوک دیکھکر
تھا نہ کوئی بھی دہان زخم خندان بیزبان

ہوکے فارغ جنگ سے مسکن پہ آئے رامچندر
کوہ سے لائے سری سیتا کو لچھمن شادمان

سیتاہرن

سُپ نکھا پہونچی جو میدانِ وغا مین ناگہان
رونی۔ واویلا مچائی۔ سر دُھنا۔ نالے کیئے
اے برادر تجکو دنیا کی خبر اصلا نہین
تیرے ہوتے غیر میری ناک کاٹین وقت ہے
رام و لچھمن شاہزادے ہین اودھ کے ذی حشم
بن مین جو پہونچی اتفاقاً اُنکے مسکن کے قریب
دوکھن و کھر لیکے جب چودہ ہزار افسر گئے
اُنکے ساتھ اک ہے عروس خوش گلو خوش گفتگو
پردہ دار ایسی ہی وہ دیکھا نہ لب تقریر نے
جعد وہ مو بات نے دیکھی نہ گردن ہار نے
ابروئے پُرخم شکن نے چین نے لوحِ جبین
گھر کے باہر آنکھ کی پتلی قدم رکھتی نہین
جو نہ غازہ وہ دیکھے عارضِ روشن کا نور
جو مہاور ہو۔ وہ دیکھے پاے رنگین کا خرام
جو نہ سُرمہ۔ وہ دیکھے جادوِ چشمِ سیہ
مثلِ شانہ جسکا دل صد چاک ہو دیکھے وہ زلف
پارسا ایسی کہ طاقت کیا جو شانہ سر چڑھے

پاے مُردہ دونون بھائی زور آور پہلوان
پیش راون جا کے لنکا مین ہوئی محوِ فغان
دیکھ تو کیا ظلم سہتے ہین دلِ اہلِ جہان
تو رہے مستِ مے گلگون۔ منائے شادیان
صف شکن صفدر صف آرا زور آور نوجوان
گوش و بینی کاٹ کر لی آبروے خاندان
کشتۂ مژگانِ ناوک ہو گئے سب پہلوان
عربدہ جو۔ تحریر و۔ مرغولہ مو۔ ابرو کمان
رہتی ہی پوشیدہ چشمِ ناف سے اُسکی میان
آرسی نے رخ مسی نے وہ دہان بے نشان
چشم خم نے زلف آنکھ آنسو نے تالو نے زبان
وہ نظر سُرمہ کی نظروں سے بھی رہتی ہی نہان
ہاتھ وہ دیکھے جو ہو برگِ حنائے بوستان
جو نہ رنگِ مسی دیکھے وہ تنگی دہان
دیکھے اعجازِ لب جان بخش جو ہو برگ پان
جو نہ صندل وہ پیشانی کو دیکھے بیگمان
آئینہ سے آنکھ لڑ جائے یہ ممکن ہی کہان
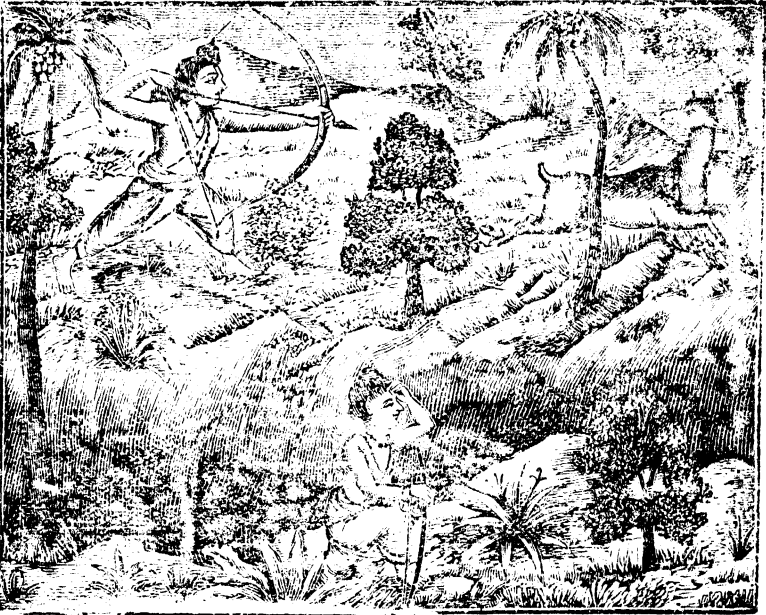
سیتا ھرن

جسم کو پوشاک بےشرمی سے تن پوشی ہی ننگ
مردمِ دیدہ کی صورت آنکھ نے دیکھی نہین
نازکی سے بار ہے پیشانیِ تابان کو چین
حُسنِ صورت کو ملاحت۔ خالِ مشکین کو نمک
ہار کو گل۔ ہار گردن کو۔ گلو کو رنگ و بو
مانگ کو سیندور۔ خمِ ابرو کو۔ چہرہ کو نقاب
رخ کو غازہ۔ ہاتھ کو مہندی۔ مہاور پاؤن کو
سوے مژگانکو سیاہی۔ جعدِ مشکین کو شکن
بوجھ اُٹھا سکتی نہین پوشاک سے عطر کی
جز وہین سیندور کے۔ رنگِ شفق شنجرف گل
فادہ مین پڑتا ہے نورِ مہ۔ ضیاے آفتاب
جز و سُرمہ مردمانِ چشم کے دل کا سواد
ہے سویدا ازبانِ سوسن اُس گل کی مسی
شاہ راون نے سُنی جب سوپنکھا کی سرگذشت
اُٹھ کے ہنگامِ سحر جاکر کہا ماریچ سے
سوپنکھا کی ناک کاٹی ہے سری رگھبیر نے
رام کا نامِ مبارک جب سُنا ماریچ نے
یہ وہی ہین رام مارے ہین جنھون نے اہلِ زور
فتح حاصل اُنسے ہو۔ یہ حشر تک ممکن نہین

ہے پے چشم آرسی کو مُنھ لگانا کسرِ شان
رہتی ہین پردہ نشین پلکون سے ہردم پتلیان
خط ہتھیلی کو گران ہے۔ نطق کو حرفِ بیان
بوے عنبر بیز ہر گیسو سے عنبر فشان
خاتم انگلی کو۔ نگین کو جلوۂ نام و نشان
دانت کو رنگ مسی افشان جبین کو ہے گران
زُلف کو پیچ۔ آنکھ کو سُرمہ۔ لبون کو رنگ پان
خامشی بہرِ دہن۔ طرزِ سخن بہرِ زبان
گوٹ گھونگھٹ کو گران۔ سنجاب آنچل کو گران
جوہرِ لعل مین۔ سُرخی مہرِ آسمان
روشنی برقِ باران۔ تابشِ برقِ یمان
چشمِ آہو کی سیاہی زنگِ روے آسمان
ہے شفق کے زخم کا پھاہا مہاور بیگمان
بہرِ خونریزی کمر بستہ ہوا شکلِ کمان
نے مہمِ سخت مین مجھکو مدد اے مہربان
اُنسے لیتا ہے عوض مجھکو ذرا بسمل ہمعنان
کی گذارش مین بخوبی سے جھکا ہون امتحان
مار کر تیرِ فلک پر مجکو پھینکا تھا یہان
اُنکی پامردی کے آگے سرکشی ہے رائگان

شاہِ راون یہ سخن سُن کر ہوا محوِ غضب
خوف سے رعشہ پڑا نخلِ تنِ ماریچ مین
دلمین یہ سوچا کہ جان اس سے بچانا چاہیے
یہ پھل اندرائن کا۔ امرت پھل وہ یہ بِس وہ امرت
جان وہ لینگے تو جان آئیگی میری چاہئین
سوچ کر یہ ساتھ راون کے گیا وہ اُس طرف
جانکی سے رام بولے تم سماؤ آگ مین
اپنا اصلی نور سیتا جی نے سونپا آگ کو
گو سری لچھمن جتی تھے واقفِ رازِ و نیاز
الغرض پہونچے جو وہ بد خو قریب رامچندر
دشمنی کی آنکھ سے دیکھا جو وہ اُنکی طرف
اپنے ساتھی سے کہا اب کس لیے تاخیر ہے
اُٹھکے شوقِ صید مین جائین سری رام و لکھن
بنگیا ماریچ آہو جادو و نیرنگ سے
دوڑنے مین دھوپ اُڑنے مین رُخِ عاشق کا رنگ
جانکی جی کی نظر اُٹھی جو صحرا کی طرف
رام سے بولین کہ یہ آہو پکڑ لا دو مجھے
رام بولے۔ کیا تمھین اسکی اسیری سے غرض
ہو ہرن۔ یا ہو چھلاوا۔ سحر ہو۔ نیرنگ ہو

دین زبانِ خنجر بُرّان سے اُسکو دھمکیان
روح و دل سہمے۔ کلیجا کانپ اُٹھا تھرّی جان
رام کو تحفہ مین دینا چاہیے عمرِ روان
دولت یہ جمراج کا۔ وہ بشن جان بخش جہان
یا پ کٹ جائینگے مارینگے جو وہ تیرِ روان
یان گئے لچھمن تلاشِ گُل مین سوے بوستان
آستین جسمین چڑھاؤن بہرِ قتلِ سرکشان
صِرف مایا رہ گئی رگھناتھ جی کے بمعنان
لیکن اُن پہ بھی ہوا ظاہر نہ وہ رازِ نہان
کھا کے غش راون گرا زائل ہوئی تاب و توان
شیر اُنھین پایا برائے آہوے روحِ روان
کر کوئی تدبیر جس سے شکلِ مطلب ہو عیان
بھاگ جاؤن جانکی کو لیکے مین سوے مکان
چوکڑی بھر بھر کے دکھلانے لگا اٹھکھیلیان
تھا غزالِ چشم پھرنے مین لچکنے مین کمان
جا رہی آنکھین ہو گئین اُس بدنظر سے ناگہان
جسمین طفلِ دل کے بہلانیکی صورت ہو عیان
دشت مین آباد رہتا ہے گروہِ سرکشان
کیا کسی کو علم کسکی فتنہ سازی ہو یہان

جانکی جی نے جو پھر ہٹ کی تو اُٹھے رامچند — مَر گیا آہو پہ مجبوری سے تیرِ جانستان
خاک پہ گر گر موا جولان غزالِ فتنہ جو — رام سے نزدیک اور بارانا وکِ آتش نشان
جب نشانہ پھر گیا خالی۔ تو مارا تیرا ور — جس سے زخمی ہوکے آہو گر پڑا نالہ کنان
رام کی آواز سے چلایا وقت جان کنی — آؤ اے لچھمن۔ خبر لو۔ جان جاتی ہے روان
جانکی لچھمن سے بولیں سُنکے یہ آوازِ درد — جائے دیکھو حال کیا ہے۔ کون ہے محوِ فغان
رام کی غمگین صدا معلوم ہوتی ہے مجھے — آفتِ تازہ نہ آئی ہو۔ نصیبِ دشمنان
عرض کی لچھمن نے بھائی کو ذرا اکھٹکا نہیں — چیختا ہے درد کے مارے غزالِ بیجان
جانکی بولیں۔ کرو حیلہ نہ ہنگامِ مدد — جاؤ دیکھو کیا خطر ہے۔ کیا ہوا ہے لے نہان
اُٹھکے مجبوری سے جنگل کو چلے لچھمن جبھی — خط مدور خاک پہ کھینچا پے امن و امان
جانکی کو نقش میں بٹھلا کے یہ تاکید کی — پاس اپنے مت بلانا اس دائرے کے درمیان
اسطرح سمجھا بجھا کر وہ اُدھر رخصت ہوے — بھیس بدلے راون برہمن پیش سیتا آیا وہان
عرض کی۔ ہوں شدت فاقہ کشی سے جان بلب — ہو جو کچھ موجود بخشش لے چارہ سازِ بیکسان
جب سری سیتا مہارانی ثمر دینے لگیں — برہمچاری نے دعائیں دیکے یوں کھولی زبان
دائرے کے آکے باہر دیجیے مجکو ثمر — جبکہ پھل سے آپ جو بھی پاکے ہیں موں شادمان
جو ہیں سیتا جی نے رکھا نقش کے باہر قدم — گود میں لیکر سوئے لنکا ہوا راون روان

جٹایو کا قتل

کرگس اک تھا۔ عرش پرِ شاہِ عقابِ آسمان — قالبِ نخل کہن کے واسطے تھا مرغِ جان
جانکی جی قبضۂ راون میں جب آئیں نظر — جسمِ دشمن پر پرِ وسنسے اپنے مارین چھپایان

دیکھکر کرگس کو راون نے فداے سرکشی
شہپر اپنے ایسے ملے کرگس جرّار نے
جاکے سیتا کو تہ نخلِ کہن نہپان کیا
ہوش مین آکر۔ عدو نے اسقدر برسائے تیر
فتح پاکر کشورِ لنکا کی جانب راہ لی
زیور اپنے کچھ سری سیتا نے پھینکے راہ مین
وان جو رام آہو کو لیکر واپس آئے شام کو
رنج و درد از حال ہو بائین پھڑکتی آنکھ ہی
عرض کی لچھمن جتی نے۔ جائے رنج و غم نہین
کامکر یون راہ بالتو نہین۔ جو مسکن پر گئے
اشکبار آنکھین ہوئین لوٹے زمین پر طفلِ اشک
حال پوچھا جانکی جی کا وحوش و طیر سے
چوکڑی بھولا تھا ہر اک۔ نشہ سبکا تھا ہرن
جب بڑھے آگے تو خون پایا سرِ دامانِ دشت
مثلِ ماہی ایک کرگس مضطرب آیا نظر
کیون پڑا ماہی نے ہین بال و پر پرواز کو
مرغِ بسمل نے کہا۔ میرا جٹایو نام ہے
جب وہ زور تیر سے سرِ لوک لینے کو گئے
مین اڑا لایا یہان بالاے شہپر جب انھین

جنگ کو چھوڑے مقابل طائرِ تیر روان
ہاتھ کے طوطے اڑا ڈے کر کے بے تاب و توان
چونچ سے لینے لگا پھر کارِ شمشیر و سنان
کر دیا بے جنبش اُس کو صورتِ زاغِ کمان
جانکی کو قید مین رکھا میانِ بوستان
خیلِ میمون دیکھکر پھینکا لباسِ زرفشان
راہ مین لچھمن ملے۔ پوچھا کہ سیتا ہین کہان
سانحہ کوئی نہ دلپر ہو۔ نصیبِ دشمنان
جانکی جی ہین فرو کش نقشِ خط کے درمیان
اُس مہِ اُمید کا پایا نہ ہالے مین نشان
ہر طرف دوڑی نظر۔ گھر مین ہر اک سو پتلیان
شاخ سے گل سے ثمر سے نخل سے پوچھا نشان
کیان بیان کرتے ہرن سیتا ہرن کا داستان
پر کہین پائے کہین ترکش۔ کہین تیر و کمان
اُس سے پوچھا کس لیے ہی مائلِ آہ و فغان
خاک پر لوٹن کبوتر کیطرح کیون ہی طپان
راجہ دسرت مجھپہ رہتے تھے ہمیشہ مہربان
آسمان سے برق وش گرنے لگے ہو کر طپان
ہو گئی قائم محبت میرے اُن کے درمیان

راون آج آیا جو سیتا جی کو لیکر اُس طرف
تھی جو مرتے وقت پا بوسیٔ قدس کی ہوس
حرف اتنا کہکے جام موت گرگس نے پیا
اُس ہما خصلت کی کِریا کرم کرکے رامچندر
رہزنی کرنے لگا آکر کبندھ اک راچھس
منع کر دو جا کے دکھلائے نہ زور اپنا مجھے
لاکھ سمجھایا بجھایا جا کے لچھمن نے اُسے
رام نے مارا جو تیر آنکھیں ہوئیں دشمن کی بند
عرض کی گندھرب تھا میں اپنے اگلے جنم میں
تیر کھا کر بددعا کا آج اثر جاتا رہا
حال پنہان کرکے ظاہر وہ گیا سرلوک مین
شادمان سیوری ہوئی پھولے خوشی سے ہاتھ پاؤں
کھل گئیں آنکھیں نگاہ عجز پر کرمان پھری
سر نکالا آنکھ سے پتلی نے درشن کے لیے
لا کے میوے عرض کی مقبول ہو یہ برگ سبز
رام نے اُسکو پھلے تکے بدلے بخشے چار پھل
دیکے خاطر خواہ پوچھیں میہمانی کا صلہ
عرض کی سیوری نے یان دشت ایک پمپا پور رہے
مجھکو طیش آیا۔ لڑا۔ لیکن گرا محو فغان
روح تھی قالب مین بم آنکھوں نہیں تھا ہو نظو نیہ جان
محبس قالب سے نکلا طائر روح روان
جستجوے جانکی مین پھر ہوے گرم روان
رام یون بولے لکھمن سے کون ہی یہ بدگمان
باز آئے فتنہ سازی سے اگر ہو خوف جان
شیشۂ جوش حدو لیکن رہا آتش فشان
لیکن انسان بن کے یون افشا کیا راز نہان
تھا دعا سے بد سے بدکردار و بدظن بدگمان
شکر و احسان آپ نے بیکنٹھ مین بخشا مکان
یان ہوے رگھناتھ جی سیوری کے گھر مین میہمان
دھوے چرن امرت سے کام و کلپ و نطق و دہان
آستین کرنے لگی ہر موے مژگان کی زبان
لب پہ آئے اشتیاق دید مین حرف بیان
نذر۔ ہدیہ پیش کش۔ سوغات۔ تحفہ ارمغان
کر دیا فیض کرم سے بشن لوگ اُسکا مکان
رام نے پوچھا جناب جانکی جی کا نشان
کیا تعجب گر پتا سیتا کا ملجائے وہان

رام و لچھمن پھر رہے ہوے محو تلاش جانکی

تیز تھین بہرِ عدو نوک مژہ کی برچھیان

سری ہنومان جی کی سری رام چندر سے ملاقات

جب سری رام و لچھمن آگے بڑھے محوِ فغان
دشت پنپا پور کو پایا قریب بوستان

بہر نہالِ سبز و تر نے سرِ قد تعظیم دی
شاخِ نخل بار ور نے دین پھلونکی ڈالیان

شاہِ میمونانِ زورآور کو تھی سگریو تھا
کوہ رشیمک پر تھے ساکن صفدر و دلاور پہلوان

بال کے ڈر سے چھپا تھا جاکے اُس کہسار پر
تھے مہا بیر انجنی نندن انیس و مہربان

اُسنے دیکھا رام و لچھمن کو جو محوِ گفتگو
مخبرانِ بال صفدر کا ہوا دل کو گمان

انجنی نندن سے بولا جاکے پوچھو انکا حال
کون ہین یہ جستجو مین کسکے آئے ہین یہان

بال کے جاسوس اگر ہون مجکو دینا خبر
جسمین ڈھونڈھون اور جائے امن بہر حفظ جان

برہمن بنکر سری ہنومان نے پوچھا رام سے
آپکا کیا نام ہے کون آپ ہین گھر ہے کہان

کھل گئی چشمِ حقیقت روے اقدس دیکھکر
دیوتا کہنے کو فخر اپنا سمجھتی ہے زبان

دیتے ہین چھپا کو نکو جو نامرت چھالے پھوٹکر
آپکو کس بھاگت کی قسمت بلا لائی یہان

کیا لیے چوری سے سنگھاسن لے چار ون تپیدھر
کیا ہوئی پھر گوش زد پہلاد کی آہ و فغان

کیا اذیت از سرِ نو کچھ دی پرگراہ نے
کیا ضرورت پھر ہوئی لینے کو بل کا امتحان

کیا دسرتھ ۲ دسے پھر چھیننا ہے کا دھین
شیو نے کیا زیچ ہو کے بھسما سر سے پھر چاہی امان

رام بولے راجہ دسرت جی کے ہم فرزند ہین
رام و لچھمن نام ہے ملک اودھ مین ہے مکان

کیا بتائین کیون نہین صحرا نوردی ہمکو خالہ
کیا کہین گونگے کا سپنا ہے ہماری داستان

جانکی جی کھو گئین نکلے جو ہم بن باس کو
دل ہمارا جانتا ہے جو ہے ایذائے نہان

سری رامچندر جی سے ہنومان کی ملاقات

ہم ہین آوارہ انھین کی جستجو مین رات دن
کو بکو صحرا بصحرا۔ بوستان در بوستان

ابنی نندن بدل کر شکل قدمو نپر گرے
بال و سگریو دلاور کی بیان کی داستان

لیکے جب رام و لچھمن کو اپنے مسکن پر گئے
کے یون سگریو نے کی سرگذشت اپنی بیان

میرے بھائی بال شاہنشاہِ پنپا پور رہے
پیل طاقت مین۔ جوانمردی مین ہی شیرِ ژیان

جنگ مین زور دعا سے چھپتا ہو تصدق دو
ہے یہی باعث مقابل سکے ہین سب ناتوان

قوتِ بازو وہ مجکو جانتا تھا۔ مین اُسے
ربط ازل سے درمیان مین تھا مثالِ جسم و جان

آونی رچھس دوندبی تھا پایرد و شیر دل
مردِ میدان و قوی بال و جری و پہلوان

دی شکست اُنکو جوا مدادِ ظفر سے بال نے
ہو کے پسپا دامنِ کہسار مین پائی امان

بال نے مجھسے کہا جاتے ہین پھر جنگ ہم
پندرہ دن تم ہمارے منتظر رہنا یہان

بال اُدھر یہ کہکے مجھسے کوہ کے اندر گیا
یان مہینا ختم ہونے پر ہوا مجکو گمان

بال کو مارا عدوئے سرکش نے کرکے زیر
مجکو دکھلائے نہ زورِ ضربتِ گرزِ گران

اس سبب سے روزن کوہ گران کو کرکے بند
اپنے گھر والونسے جاکر کی وہ کیفیت بیان

سنکے اہلِ خاندان نے سرگذشت رنج و غم
شتِ پنپا پور کا مجکو بنایا حکمران

کچھ دنون کے بعد بال آیا مکانپر فتح مند
جل گیا دیکھا جو میرے سر پہ تاجِ زرفشان

طائرِ آرام و عشرت کو کیا نے بال و پر
زوجۂ گلفام چھینی بن کے میرا خصم جان

مین ہوا اس فرشت مین و پوش وانسے بھاگ کر
ہے مقامِ شکر یان مطلق نہین خوفِ زیان

ہو دعا رکھکی جو اس دارالامین بال آئے
جسم جل جائے کچھ ایسا کوہ ہو آتش فشان

ہو جو ممکن آپسے کچھ مو شگافی کیجیے
بال پر ہووے سرِ آتش کا ہو جسمین گمان

رام بولے بال کو بے دم کرونگا کل ضرور
تمکو تختِ سلطنت دیکر کرونگا شادمان

عرض کی سگریو نے مین ایک دن تھا کوہ پر — اک عروس مہ جبین اوجِ ہوا پر تھی روان
شرمگین نیسان تھا جسکے چشم گوہر بار سے — جسکے رونے کی صدا تھی خندۂ برقِ طپان
مجمع میمون کو محوِ سیرِ صحرا دیکھکر — اک لباس زرفشان پھینکا سرِ کوہِ گران
آج ظاہر ہو گیا سیتا مہا مائی تھین وہ — کھل گیا اوجِ ہوا پر تھین وہی نالہ کنان
خیر اب آپ اپنے دل سے کیجیے حک حرفِ رنج — ڈھونڈھ لاؤنگا سری سیتا کو مین ہونگی جہان
رام بولے تم پہ قتلِ عدو باندھو کمر — کیجیو میری مدد سمجھو براے حفظ جان
عرض کی سگریو نے گو زور مین کچھ شک نہین — ہے مگر مدِ نظر تیر افگنی کا امتحان
دوندلی راچھس جو بھائی سے ہوا تھا لڑکے زیر — او قمان ہین سرِ کہسار اُس کی استخوان
اُنکو جوشہ زور اُٹھائے بال کو ملے وہی — ہوا اُسی کے ہاتھ سے حل عقدۂ امن و امان
ہے سوا اسکے براے امتحان اک اور بات — سات تاڑ ونکے شجر باہم مسلسل ہین یہان
اُنکا سینہ گر کوئی چھیدے فقط اک تیر سے — رزمگہ مین بال کو پہچان کرے وہ بیگمان
نوکِ ناوک سے شجر تاڑ ونکے چھیدے رام نے — صرصرِ زور آوری نے خس بنا دین استخوان
قوتِ بازو دکھائی بال کو سگریو نے — ہو کے شل لیکن سری رگھبر کے پاس آیا وہان
عرض کی خوب آپنے میری مدد کی وقتِ جنگ — واہ صاحب واہ دی خوب آپنے امن و امان
رام بولے شکل پہچانی نہ تیری آنکھ نے — اس سبب سے سر کیا مین نے نہ تیرِ جانستان
پھول کا مالا پہنکر وہ نشانی کے لیے — مائلِ کشتی ہوا منت سے تاب و توان
زیر جب دیکھا سری رگھبیر نے سگریو کو — بال کو فوراً کیا زخمی تیرِ جانستان
دیدۂ زخمِ جگر سے رو دیا بال اشکِ خون — کر دیا گل بادِ ناوک نے چراغِ روح و جان
مرگِ شوہر کے الم سے مضطرب تارا ہوئی — باپکے مرنکی ایذا سے ہوا انگد طپان

سري جانكي جي سے هنومان كي ملاقات

دی تسلی سب کو سمجھا یا بجھا یا رام نے
دامنِ تسکین سے پوچھے اشک اہلِ خاندان

دشت کی فرمانروائی کی عطا سگریو کو
بیاہ تارا سے کیا حسبِ رواجِ خاندان

رام و لچھمن کی جو انگد نے اطاعت کی قبول
ہوگیا عہدہ ولی عہدی کا پاکر شادمان

جستجوے جانکی کے واسطے لیکر قسم
رام و لچھمن جی رہے جاکر سرِ کوہِ گران

دیکھتے تھے موسمِ بارش مین سیر برقِ آہ
ابرِ دیدہ سے رہا برسات بھر دریا روان

انکی رقت دیکھکر پھٹتا تھا سینہ ابر کا
اُن کو مضطر دیکھکر کہتی تھی بجلی الامان

جانکی جی کی سراغیابی اور لنکا مین آتشفشانی

جب ہوا سگریو زینت بخش تخت خاندان
جانکی کی جستجو مین کی روان فوجِ گران

خیلِ میمون نے تلاشِ جانکی ہر سمت کی
خوب کی پیمائشِ فرشِ زمین و آسمان

تھک گئے لیکن نہ شکلِ مُدّعا آئی نظر
شل ہوے لیکن نہ پایا جانکی جی کا نشان

آخرش آکر کہا محوِ ندامت رام سے
ہوگئی قسمت سے اپنی جانفشانی رائگان

ہر طرف ڈھونڈھا ہر اک گوشہ کو دیکھا کیا کہین
یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ سیتا ہین کہان

رام جی افسردہ خاطر مضطرب غمگین ہوے
انجنی سُت سے کہا۔ اب تم ہو منزل پر روان

دی نشانی کو انگوٹھی اپنے دستِ پاک کی
ہاتھ مین اسپ چلے پُر اثر کی دی عنان

انجنی نندن کمر بستہ ہوے بہر سفر
جا مونت آنگد ہوے راہِ الم مین ہمعنان

کو بکو صحرا بصحرا کی تلاش جانکی
چار سو پھر کر ہوے وارد لبِ بحرِ روان

تھا وہان سمپاتی کرگس اوفتادہ خاک پر
جان بلب بیتاب غمگین۔ مضمحل مضطر طپان

اُسنے جب دیکھا انھین۔ بولا بہت بھوکا تھا مین
آج تمکو صورتِ لقمہ کرونگا نوشِ جان

سُنکے یہ تقریر۔ اُڑے صحرا نوردونکے حواس
رہ گیا دیگر۔ سمٹ کر آشیان مین مرغِ جان

عرض کی رام و لکھن رونق فزاے دشت تھے
لے گیا سیتا مہارانی کو کوئی ناگہان

جنگ کی کرگس جٹایو نے۔ مگر بسمل ہوا
رام نے دی آگ اُسے۔ پران ہوا جب مرغِ جان

تجھسے اب لیجائے رہزنی سے در گذر
ہمکو جانے دے کہ ڈھونڈھین جانکی جی کا نشان

جب سُنی سنپاتی کرگس نے جٹایو کی خبر
روکے اپنی نوجوانی کی روایت کی بیان

یون کہا تھا قوتِ بازو مرا وہ مُشتِ پر
ایکدن پران ہوے سوے فلک جب تھے جوان

گر پڑا وہ شبنم آسا تیزیِ خورشید سے
لیگئی جرأت مری مجکو قریب آسمان

جل گئے پر۔ طاقتِ پرواز زائل ہوگئی
بازو نے ہمت ہوے شل۔ گر پڑا ہو کر طپان

ایک رکھنے دی دعا پاکر مجھے نئے بال و پر
بہہ جھنکے آئینگے جب رام کے قاصد یہان

شکر ہے آج آپنے درشن دیے۔ احسان کیا
آئے گی قبضے مین تیغ طاقتِ و تاب و توان

جانکی کا حال سُنیے۔ مُلکِ لنکا مین ہین وہ
سہہ رہی ہین ظلمِ ظالم کے میانِ بوستان

دُور گو ہین مجھسے لیکن ہین نظر کے سامنے
اُسکا شہبازِ نظر میرے لیے ہے مرغِ جان

جسکو طاقت ہو سمندر پار۔ جاکر دیکھ لے
لائے مطلب کی خبر پائے سیاحی کا نشان

انجنی نندن سوارِ کشتیِ ہمت ہوے
موج وش کرنے لگے طے منزلِ بحرِ روان

تھا میانِ بحر اک راچھس عدوے جن و انس
کوہ پیکر۔ قد و قامت مین نظیر آسمان

جسکا سایہ دیکھتا تھا۔ کھینچ لیتا تھا اُسے
خون سے کردیتا تھا گلگون چادر آبِ روان

انجنی نندن نے اُس بے خانمان کی جان لی
پار اُترکر پار سے پہونچے سرِ کوہِ گران

اُس جگہ سے کشورِ لنکا کی سیر آئی نظر
تھے طلائی سقف و در سونے سے پیلا تھا مکان

جب عنانِ عزم اُٹھائی ملک لنکا کی طرف
آئی سُرسا اژدرون کی مان برائے امتحان

ڈانٹ کر بولی۔ کدھر جاتا ہے بیخوف و خطر
بس نہ اب آگے قدم رکھ۔ مین تجھے کھا جاؤنگی
انجنی سُت نے کہا۔ رگھناتھ کا قاصد ہون مین
روکتی کیون ہی مجھے۔ جانے دے۔ لانے دے خبر
لاکھ سمجھایا۔ مگر مانا نہ اُس بدذات نے
چار جوجن کا بنایا اُسنے جب اپنا دہن
دیکھی عرض دہن کو جب طوالت اُسنے دی
کان کا پردہ اُلٹ کر مُنھ دکھایا سامنے
لنکنی اک دیونی تاریک منظر بدسرشت
اُسنے جب روکا۔ ڈرایا۔ دھمکیان دین۔ زچ کیا
جانکی کی جستجو پر پھر جو آمادہ ہوے
انجنی نندن وفورِ شوق سے پھرنے لگے
جستجو ہی مین تھے یہ۔ ناگہ سحر خندان ہوئی
آرتی ایشر کی کرکے دی سری سورج کو دھوپ
پانی سورج کو دیا گُل نے بناکر اوس مین
تھا جو بھائی شاہِ راون کا بھبھیکن نام بھگت
انجنی نندن کو دھیان آیا یہان ایسا ہی کون
یون کہا آہستہ۔ آئے رام کے طالب ادھر
زیر بام آکر بھبھیکن نے کہا کون آپ ہین

آکے میرے سامنے کر جوہرِ طاقت عیان
ہون وفورِ اشتہا سے دلفگار و نیمجان
جانکی جی کی خبر لینے کو آیا ہون یہان
واپس آکر دونگا اپنے بانکپن کا امتحان
سحر دکھلانے لگی مانند چشم مہوشان
سر پہ رکھی انجنی سُت نے کُلاہِ آسمان
گھس گئے مُنھ مین سری بکرم بلی مثلِ زبان
جانبِ سُرسُر کیا اُسکو رہا طن کو روان
کشورِ لنکا کی تھی دربان نگہبان۔ پاسبان
انجنی سُت نے طپانچہ مار کر لی اُسکی جان
آگ سورج کی ہوئی گُل شام کا چھایا دھوان
دربدر۔ خانہ بخانہ۔ بوستان دربوستان
نہر بھجن گانے لگی منقارِ مرغِ نغمہ خوان
دھیان مین بھگوان کے گوشے مین بیٹھے چندیان
پوتھیان پڑھنے لگے برگِ نہالِ بوستان
رام سیتاپت کا نام اُسنے کیا وردِ زبان
نام جو رگھناتھ جی کا لیکے ہی عذب البیان
مجکو دیکر دولتِ دیدار کر دے شادمان
نام کیا ہے۔ کام کیا ہے۔ آپکا گھر ہے کہان

انجنی سُت نے کہا۔ بکرم ہمارا نام ہے
دے مدد گر بھگت تجھکو ہو سری گمناتھ کی
کی بھکشن نے گذارش جانکی ہین باغ مین
پا رہا ہین آپ سیتا تک۔ خیال خام ہے
انجنی نندن نے فرمایا ہمین کچھ ڈر نہین
کھلکے یہ گلزار مین داخل ہوے شبنم کی طرح
خُسرو لنکا اسی عرصہ مین آیا اُس جگہ
جانکی جی سے لجاجت کرکے یون کی گفتگو
یاد بھولو رام کی مجھپر کرو لطف و کرم
جانکی جی نے کہا نا ہوش رہ خاموش رہ
ڈر ارے ظالم سری رگھناتھ سے کچھ خوف کر
آگ یہ سُنتے ہی راون کے بدن مین لگ گئی
عرش کی مندوری نے کیا خیالِ خام ہے
سُنکے یہ تقریر راون۔ اُلٹے پاؤن پھر گیا
غیظ سے بولا مہینے بھر کی مہلت دو رہی
جانکی جی مائلِ درد و تعب ہونے لگین
لب چباتی تھین سمجھکر اُنکو ہیرے کی کنی
دلکو جب پتھر بناتی تھین۔ نکلتے تھے شرر
ترجمان تھی ایک راون کی کنیزِ خوش سیر

جانکی کی جستجو ہمکو بلا لائی یہان
دے نشان۔ سیتا مہامائی فروکش ہین کہان
جسجگہ ہین سیکڑون دربان۔ ہزارون پاسبان
وہ چمن وہ ہے۔ نہین جسمین کبھی دخلِ خزان
یان فقط ہے نام کافی ہے برائے حفظِ جان
ہو گئے مانند بوئے پیراہنِ گل مین نہان
ساتھ تھین معشوقۂ نازک بدن غنچہ دہان
ابتو ہو سکتا نہالِ اُلفتِ دل گلفشان
ہاتھ سے اب نکلی جاتی ہے تحمل کی عنان
استقدر ترکِ ادب۔ یہ بد دماغی الامان
جان لے اور تنگ یہ ہوگا۔ نہ تاجِ زرفشان
جانکی جی کو زبانِ تیغ سے دین دھمکیان
حلقِ عورت پہ کہین چلتی ہے تیغِ خونفشان
دل دُکھانے کو کیے تھین مقرر پاسبان
مان جائین قتل کرڈالونگا ورنہ بعد ازان
دشمنون نے ظلم سے رہنے لگی لب پر فغان
اشک مین تھین بھاکر آبِ شمشیر روان
جب بھڑکتی تھی جگر مین آگ اُٹھتا تھا دھوان
صاف باطن پاک طینت نیک منظر نکتہ دان

عرض کی سیتا سے اُسنے خواب دیکھا اک عجب
ٹیان پھونکین لگا دی قلعۂ زرین مین آگ
پھول اتارونگے نگاہو نہین اثمار و شاخ پھول
رام نے راون کو مارا تیر آتشبار سے
تم نہ گھبراؤ عیان ہو جائیگی تعبیر خواب
اتنے مین بکرم نے پھینکی رام کی انگشتری
جانکی حیران ہوئین انگشتری کو دیکھکر
دھیان تھا انگشتری رام لایا کون شخص
بکرم آئے سامنے سیتا کو پاکر تھا مسند
جانکی بولین تھا شاید میری رگھناتھ ہین
سچ بتانا یاد آتی ہے کبھی میری انھین
عرض کی بکرم نے تمسے بڑھکے غم ہے رام کو
جب خبر لیجاؤنگا آئینگے لینے کے لیے
جانکی بائی نے پھر پوچھا کہ فوج رام مین
انجنی نندن نے قد اپنا بڑھایا اسقدر
کی گذارش فوج مین ہر ایک اہل زور ہے
پھر کہا دلکو ہے فرط اشتہا سے بیکلی
جانکی جی نے کہا مشکل ہے گلشن مین گذر
انجنی سُت نے کہا اسکا مجھے کھٹکا نہین

آکے اک بھوت نے لنکا کا اُجاڑا بوستان
تھے قریب سرو آتشباز سرو بوستان
تھے نہال بوستان مثل چنار آتش فشان
تاج بخشی کی جھبکین کو بنایا مسکران
وو در ہولی جان لگی بست جائیگا وہان
جانکی جی کی جدائی کا کیا قصہ بیان
دل کو اندیشہ ہوا پیدا ہوئے وہم و گمان
کس مین ایسا زور ہے ہی کون ایسا پہلوان
کی بیان صحرا نوردان رام کی داستان
ہے یہی باعث خبر تک نہ لی آکر یہان
چشم تر ہوتی ہے رہتا ہے کبھی لب پر فغان
اشکباری سے ڈبو دیتے ہین سقف آشیان
مار کر راون کو بخشینگے تمھین نقد امان
تمسے بڑھکر زور رہین یا انھین سے پہلوان
طول مین کم تھی شعاع آفتاب آسمان
مُور کے مانند مین ہون جنکے آگے ناتوان
گر اجازت ہو تو پھل کھاؤن میان بوستان
وان حفاظت کو مقرر ہین ہزارون پہلوان
ہر قوی تر نام رکھے گر قوی ہین پاسبان

کہکے یہ داخل ہوئے اُس گلشنِ سرسبز مین نخل اُکھاڑے پھول توڑے یا ڈالے باغبان
پائمالی کا دیا غم مثلِ سبزہ باغ کو کھائے چُن چُن کر ثمر پٹکے جھٹکے پہلوان
جو بچے زندہ گئے راون کے آگے چشمِ تر پائمالیِ گلستان کی حکایت کی بیان
تھا اچھے راون کا فرزند اہلِ طاقت اہلِ زور اُس سے راون نے کہا جا تو میانِ بوستان
حکمت و تدبیر سے بکرم بلی کو قید کر چشمِ گلشن کو دکھا آئینۂ امن و امان
لے کے اِک فوجِ گران پہونچا اچھے گلزار مین انجنی نندن یہ مارے ناوکِ آتش فشان
کاہ کی صورت یون سُت نے اُکھاڑا اک درخت فوج کو مارا کچل ڈالین اچھے کی استخوان
وہ شجر برہما کی شکتی تھا برائے اہلِ زور تھا یہ سدرشن کا پرسا۔ رام کا تیرِ روان
شمبھو کا ترسول تھا۔ بجر اندر کا۔ ارجن کا بان بشن جی کا چکر۔ کالی جی کی تیغِ خونفشان
تھا سری نرسنگھ کا ناخن۔ سری بکرم کا گرز آتشِ سوزان۔ بلائے آسمان۔ برقِ طپان
نیشِ عقرب یا دمِ اژدر تھا یا دندانِ مار غیرتِ خرطومِ فیل و پنجۂ شیرِ دیان
میگھناد اپنے پسر کو پھر دیا راون نے حکم جا کے بکرم کو کرے پابندِ زنجیرِ گران
تھا وہ راچھس پلٹن پہونچا پے جنگ و جدل کی سری بکرم بلی پر۔ بارشِ تیرِ روان
صورتِ تقدیر لڑتے تھے سری بکرم بلی پیس ڈالین پہلوانانِ جری کی استخوان
ہار کر ہمت مخالف نے نکالی برہمہ پھانس گردنِ بکرم مین ڈالی صورتِ طوقِ گران
انجنی نندن نے سوچا مین نے گر توڑی کمند قولِ برہما کا اثر جاتا رہے گا بیگمان
سوچکر یہ دیدہ و دانستہ پھندے مین پھنسے پانو سے لپٹی رگِ پا بنکے زنجیرِ گران
لائے راچھس جب سرِ محفل سری بجرنگ کو دینے کو تعظیم اُٹھی راونکی شمشیر روان
کی ببھیکن نے گذارش بار ہا پر ہی تیغِ فتح پیش قاصد سیف مین کیا دم چلا جو زبان

حکم راون نے دیا سب اسقدر مارین اسے
خون بہو کے دیدۂ تر مغز و گلدے استخوان

دستِ بدعت جب اُٹھایا مجمع شہ زور نے
انجنی نندن نے لی سر پر بلائے آسمان

میل تیور پر نہ آیا۔ بل نہ پیشانی پہ تھے
تھی وہی جرأت۔ وہی ہمت وہی تاب و توان

کر چکے جب دست و پا سب شل دیا راون نے حکم
دُم جلا دو اسکی مثلِ رشتۂ شمعِ مکان

اسقدر لپیٹی ہوئی بکرم بلی کی دُم مین صرف
تھا لگا ونت چشم مین باقی نہ روئی کا نشان

پلیتے کی قسم مین باقی یہ دو چیزین رہین
چاندنی ماہ فلک کی چادرِ آبِ روان

جب لگائی آگ دُم مین بس صرف اتنا ہوا
پھر ہوئے روشن نہ بجھکر چراغِ خاندان

آتشِ دُم سے ہوئے بیدم ہزارون مرد و زن
جل گئے قصر بھبھیکن کے سوا لاکھون مکان

آتشِ دُم کی سمندر مین سری بکرم نے گُل
جانکی کے پاس آ کر کی وہ کیفیت بیان

جانکی جی نے دیا چوڑامن اپنا کھول کر
انجنی نندن ہوئے رخصت۔ پھر سوئے مکان

جاموونت انگد کو لیکر رام کے درشن کیے
دے کے چوڑامن بتایا جانکی جی کا نشان

رام بولے کیون نہو۔ بکرم بلی کیا بات ہے
فرد اپنی پائمردی مین ہو زیرِ آسمان

بھبھیکن کی لنکا سے جلا وطنی

جب سُنا بکرم سے رگھبر نے سیا جی کا نشان
حکم فرمایا کہ تیاری فوجِ گران

فوجِ میمونکو مسلح کر دیا سگریو نے
ہو گئے لیس افسرانِ لشکرِ لشکرستان

فوج لے کر عازمِ لنکا ہوئے دسرتھ کشور
کوہ و صحرا کر کے طے۔ پہونچے لبِ بحر روان

غُل مچا لنکا مین سیتا جیون آئے لیکے فوج
خوف سے لرزے سپہ سالار کانپے پہلوان

شاہِ راون سے بھبھیکن نے کہا کچھ ہوش ہے
عاقبت بینی سے کام اسوقت کرنا چاہیے
بھیجنا سیتا کا لازم ہے مری دانست مین
فائدہ کیا مول لین بیٹھے بٹھائے دردسر
سُنکے یہ تقریر وہ بدکیش بولا غیظ سے
تو نہین واقف کہ مین کسدرجہ اہلِ زور ہون
اگن جل۔ پرتھی پون چارون مطیع الحکم ہین
میرے سر دس۔ چار سر برہما کے شوکے پانچ سر
یہ زوالِ عقل۔ یہ کم ہمتی۔ یہ بزدلی
کی بھبھیکن نے گذارش ہین کہان اسوقت ہوش
ہے فروغِ مہرِ طالع چار دن کی چاندنی
مجھکو ڈر ہے خوابِ غفلت سے نہ سو جائے نصیب
شاہ لنکا نے کہا خاموش رہ خاموش رہ
کہکے یہ ماری تن ناصح پہ لات اک زور سے
رام کے درشن کیے اُس خانمان برباد نے
قشقہ پُر نورِ پیشانی پہ کھینچا رام نے
مُخبرِ لنکا جو سُک سارن مہمان تھے اُسجگہ
جب ہوے اچھی طرح رسوا تب آزادی ملی
عرض کی ایسا جری لشکر کوئی دیکھا نہین

رام لچھمن لیکے آ پہونچے اک انبوہ گران
سوچ لینا چاہیے اچھی طرح سود و زیان
جوشِ خونریزی۔ حماقت۔ سرکشی ہے رائگان
عاجزی سے پیش آنا چاہیے بشکل کمان
پھر جو بات ایسی نکالی مُنہہ سے۔ کاٹونگا زبان
سلب ہوتی ہے مری ہیبت سے روحِ آسمان
زیرِ فرمان ہین جون جم۔ اندر سورج چندرمان
فرق جب یہ ہے۔ تو پھر ہمسر بشر میرا کہان
یہ خیالات ایسے ایسے نسلِ انسان سے گمان
عقل کھو بیٹھے کہان۔ فہم و فراست ہے کہان
نقش برآب آپ سمجھین جوہرِ تیغ روان
خوف ہے مسمار ہو جلے نہ سونیکا مکان
دور ہو۔ ہٹ سامنے سے روک لے بدخو زبان
ملکِ لنکا سے نکالا۔ غم دیا۔ چھینا مکان
کی جبین سائی سے حاصل دولت امن و امان
ہاتھ مین دی راہوارِ حکمرانی کی عنان
اُنکو لشکر نے کیا پابندِ زنجیرِ گران
ملکِ لنکا مین شہ راون کے پاس آئے دوان
بسکہ ارک اوسکے سپاہی بل مین ہے پیل دمان

خیمۂ زرین فروکش ہین سری سیتا رمن
سنگِ پارس سے سوا ہو جسکا سنگِ آستان

فوج کی آنکھونمین پائی ہے بھبھیکن نے جگہ
ہر سپہ سالار کے دل مین سما ہو میہمان

ہاتھ آئی ملکِ لنکا کی حکومت رام سے
قدردانی سے عطا ہو خلعتِ اعزاز و شان

سیت بندھ لیلا

یون بھبھیکن سے ہوے رگھناتھ جی پرسش کنان
کس طرح لشکر کرے طے منزلِ بحرِ روان

کی بھبھیکن نے گذارش گر سمندر راہ دے
پار اُتر کر ملکِ لنکا پر چڑھے فوجِ گران

رام فرش گاہ پر بیٹھے لبِ دریاے شور
کی برابر تین دن اپنی مرادِ دل بیان

نقش برآب التجا و آرزوے دل ہوئی
چُپ لبِ ساحل رہے خاموش موجونکی زبان

دیکھکر بیمہر ادائی خشمگین رگھبر ہوے
بحرِ آب تیر کو پل بن گئی شاخِ کمان

خوف سے زہرا حبابِ بحر کا پانی ہوا
یون ہوا گویا برہمن بنکے بجنے زبان

نیل و نل کی دستکاری سے جو ہو طیار پل
ناپ ڈالے دم مین لشکر چادرِ آبِ روان

قدرتاً فضالِ علا سے ایسی حاصل ہوا نھین
پھول ہو جائے جو ڈالین بحر مین سنگِ گران

پہلوانان کوہ پیکر لائے پتھر اسقدر
تھا نہ آرائش کو بھی باقی پہاڑونکا نشان

نیل و نل نے ایک پل مین کر دیا طیار پل
دم مین دریا پار اُترا لشکرِ کشورستان

تھے سپہ سالار اٹھارہ پدم اس فوج مین
دشمنونکے خونکے پیاسے مثلِ خنجر خونفشان

خیمۂ زرکار مین ٹھہرے سری رگھو کل ونش
جسمین جھالر کے عوض ٹانکی گئی تھی کہکشان

آنکھ تھا خیمہ تھا جسمین تھے پڑے پلک کے
رام و لچھمن مردمک تا بہ نظر تھی دوریان

انگد کی لنکا مین ثابت قدمی

جب سنا راون نے آئی رام کی فوج گران
حکم لشکر کو دیا تیار ہو بہرِ جنگ ہو
چُست سرداران جنگی۔ بر قدم افسر ہوے
یہ خبر سُن کر ہوا رگھنا تھ جی کو یہ خیال
بھیجنا اپنی طرف سے چاہیے پیغام صُلح
مشورہ کر کے پیام صُلح لکھا رام نے
راستے مین بن راون کو کیا ٹھوکر سے قتل
حاکمِ لنکا نے پڑھکر غور سے مضمون پند
یون کہا انگد نے مجھکو رام کا کچھ ڈر نہین
کام لے انجام بینی سے ذرا آ ہوش مین
کر کے آنکھین لال پیلی غیظ سے بولا عدو
دشت پیماؤنکے کہنے پر چلا۔ کی قاصدی
کچھ نہین پروا خیالِ انتقامِ بال کی
رام سے بالفرض طاقت جنگ کرنیکی نہ تھی
میرے مُنھ پر اسقدر بڑھ بڑھکے باتین مارنا
ٹیکے انگد نے زمین پر اپنے ہاتھ اِس زور سے
یون کہا گھر جسطرح سُر پہ مین پایا بال نے
خنجرِ جرأت کو دکھلایا رُخِ سنگِ فسان
خون کا دریا کرے میدان ہیجا مین رواں
بہرِ خونریزی بنی فوجِ مژہ فوجِ گران
فائدہ کیا مفت بیجان ہون ہزارون پہلوان
کیا تعجب ہم بغل ہو شاہدِ امن و امان
خط کو لیکر جانب لنکا ہوے انگد رواں
جا کے راونکو دیا محفل مین خطِ زر فشان
جنگ نامہ لکھ کے بھیجا بیش پیکِ نکتہ دان
نخوت ایسی یہ غرور و خود نمائی الامان
رام دم بھر مین مٹا دینگے ترا نام و نشان
دور ہو۔ لب بند کر۔ خاموش رہ اے بے خانمان
آکے چھینٹو نمین ڈبویا نام اہلِ خاندان
ڈوب مر۔ کچھ کھا کے سو رہ۔ کیا کترتا ہے زبان
کیون نہ مجھسے لی کمک کے واسطے فوجِ گران
رام کی ایسی صفت یہ لنترانی۔ الامان
تاج راون کا گرا۔ تھرائی روحِ آسمان
تو بھی اکدن پائے گا شہرِ خموشان مین مکان

دون کی لیتا ہی مجھسے آج۔ کیا بھولا وہ دن
بال کے زیرِ بغل رہتا تھا سر گرمِ فغان

یاد ہو کچھ کسکے سر پر روز جلتے تھے چراغ
کون ایوان سہسر آباد کا تھا شمعدان

کہکے یہ دابا قدم سے اپنے دامانِ زمین
کشورِ لنکا مین گاڑا اپنی لنکا کا نشان

شرط کی اپنی جگہ سے گر ذرا اُٹھے قدم
رام کا ناوک نہ ہرگز ہو ہم آغوشِ کمان

لاکھ سر پٹکا نہ اُٹھا پاؤن اہلِ زور سے
تھا قدم یا ظلم راون کا کہ شیوجی کی کمان

ہو گیا ایسا اچل شیوجی کی مورت جسطرح
لانجم اسطرح جلیسے بھرگ کے پد کا نشان

کیکئی کی ہٹ جنک کا عہدِ دسرت کا بچن
رام کا عزمِ سفر راون کا شوقِ این و آن

جب جوانمردی نہ کام آئی کچھ اِس انبوہ کی
خود چڑھا کر آستین راون جھکا مثلِ کمان

قاصدِ پا مرد بولا کھینچکر پائے قوی
رام کے ہوتے قدمبوسی مری ہی رائگان

گر قدم لے رام کے حاصل ہو نقدِ سروری
سلطنت دائم رہے قائم رہے نام و نشان

کہکے یہ رخصت ہوا آیا حضورِ رامچندر
نامۂ راون دیا کی جملہ کیفیت بیان

تیر جوشِ برہمی پر پا دھر رکھی رام نے
ہو گیا سینہ سپر خنجر کمر بستہ کمان

میگھ نادا اور لچھمن جی کی لڑائی

آنکھ ملتا جب اُٹھا سوتے سے مہرِ آسمان
لیگئے میدان مین لچھمن جی اک انبوہِ گران

نیم درشن۔ کیسری۔ رکھ براج۔ باون ساتھ تھے
نیل۔ نل ہمراہ تھے۔ بکرم بلی تھے ہمعنان

اسطرف سے میگھ ناد آیا مسلح سر بکف
ضیغم افگن ساتھ تھی لاکھون ہزارون پہلوان

نیچے زخمونکی آنکھون مین جگہ پانے لگے
بارشِ تیر روان کرنے لگی ہر اک کمان

برق دم تھی صورتِ خنجر سپاہِ رامچندر
فوجِ میمون تھی مثالِ فوجِ مژگان خونفشان

سیکڑون مارے تھے پچھاڑے شل کیے۔ بیدم کیے   گھاٹ اتارے تیغ کے ایک ایک نے لاکھون جوان
کواج۔ دھومر۔ نیمراج۔ انگد شکھن۔ سگریو۔ گند   پیستے تھے گرز سے فوجِ عدو کی استخوان
نیل نل۔ ترکھراج۔ باون۔ انجنی نندن شکند   مارتے تھے گرز۔ بھالے۔ تیر۔ شمشیر روان
ابنِ راون کو کیا سیدھا لکھن کے تیر نے   وقت پر آڑے نہ آئے۔ بانکے ترچھے پہلوان
ترکشون نے آنکھ پھیری۔ دم چرایا سیف نے   تیغ نے کاٹی کنائی سے گئی کاندھا کمان
تیر بغلین جھانکتے تھے۔ ڈھال کا اُترا تھا مُنھ   میان تھی تلوار سے انگشتِ حیرت در دہان
دلمین کٹ کر رہ گئی فرطِ خجالت سے کمند   ملکے غیرت کے نہ اُٹھتا تھا سرِ گرزِ گران
پیٹھ دکھلا کر جو بھاگے دشمن سینہ سپر   رام کے پاس آئے لچھمن۔ فتح پاکر شادمان

میگھناد اور لچھمن جی کا محاربہ خونریز اور مایا روپی جانکی کی سرتراشی

سر بکف جس دم ہوا مہر اُفق سے آسمان   لیگئے میدان مین لچھمن جی اک انبوہِ گران
میگھناد آیا مقابل جنگجو لڑنے لگے   میان سے باہر ہوئے خنجر۔ چلے گرزِ گران
زخم کھا کھا کر عدو کی فوج کام آنے لگی   بحرِ خون ہونے لگا میدانِ ہیجا مین روان
تیغِ میمون نے اڑایا چٹکیون پر تیر کو   ناوک اُنگلی پر نچاتی تھی مخالف کی کمان
جب لکھن ہاتھون مین شمشیرِ ظفر لینے لگے   میگھناد آگے بڑھا مستِ مئے تاب و توان
سحر سازی سے ہوے واقف سری لچھمن جتی   ناوکِ جادو شکن سے حک کیے حرفِ گمان
خانۂ نیرنگ و افسون کو ملایا خاک مین   دشمنون کے سر پہ نازل کی بلاے آسمان
مُور چاچھینا۔ زبانِ تیر چٹکی سے ملی   تیغ کو بیدم کیا۔ توڑا سرِ گرزِ گران
دامنِ شمشیر وان سے تھے پردۂ چشمِ عدو   تھے اُدھر موے مژہ ناوک پئے چشمِ کمان

منہ نہ یہ اعدا کا تھا آتے جو تلوار و تبر کے منہ
دم نہ تھا یہ دم جو لیتے زیر خنجر پہلوان

تیغ سے تھی دامنِ اغیار کی نیچی نگاہ
ناوکوں کے سامنے ہوتی نہ تھی چشمِ کمان

گریۂ اعدا پہ زخمِ خونفشاں ہنسنے لگے
بنگئی اشکِ ندامت آبِ سوفار و سنان

پیٹھ ڈھالوں نے دکھائی - پھر گیا قوسوں کا منہ
زنگ سمجھے مورچے کو تبر و تیغ خون فشان

الغرض اعدا ہوئے پسپا نہ کھائے منہ پہ زخم
رام کے پاس آیا واپس لشکرِ کشور ستان

لچھمن جی پر شکتی بان کا وار

جب خمار آلودہ دیکھی چشمِ مہر آسمان
رام نے بھیجی برائے جنگ فوجِ جانستان

سونپ کر لچھمن جی کو یوں کہا بجرنگ سے
ہر گھڑی رہنا سپر بنکر انھیں کے ہمعنان

شاہِ لنکا سے ہوا یوں حرف زن واں میگناد
آج ہمدوشِ عروسِ فتح آؤ نگا یہان

رونق افروز آپ ہوں چلکر عروجِ بام پر
گردنِ اعدا پہ دیکھیں گردشِ تیغِ روان

الغرض طرفین کے لشکر سوئے میدان گئے
تیر برسانے لگے ابرِ کمان سے پہلوان

اپنا رنگ ایسا جمایا لڑکے فوجِ رام نے
سیکڑوں کی جان لی - بیدم کیئے لاکھوں جوان

ایک کو جھٹکا دیا - ٹکا جھپٹ کر ایک کو
ایک کو تلوار ماری - ایک کو گرزِ گران

ایک کو ٹھوکر سے مارا ایک کا چاٹا لہو
ایک پر خنجر لگایا ایک پر ضربِ سنان

ملغلِ اشک آسا ہزاروں کو ملایا خاک میں
سیکڑوں بسمل کیئے - لاکھوں کو چھوڑا نیمجان

جان بلب کوئی - دم اٹکا تھا کسیکی آنکھ میں
کچھ سسکتے تھے کوئی نالان تھا کوئی تھا طپان

جب نظر آئے شہ لنکا کو آثارِ شکست
سوئے لچھمن اپنا شکتی بان مارا ناگہان

انجنی سُت نے جو مارا اِک طمانچہ زور سے
کی مشیت سے خطا جسوقت شکتی بان نے
یون سِری نارد سے برہما جی ہوئے گرمِ سخن
نارد آئے رزمگہ مین ہر بھجن گانے لگے
پاکے غافل سب کو پھر راون نے مارا اپنا تیر
انجنی سُت لائے لچھمن کو حضورِ رامچندر
مچگیا کہرام۔ ہر سُو۔ رام چلّانے لگے
رام کہتے تھے اُٹھو لچھمن۔ نہ دو تکلیفِ ہجر
ساتھ آئے تھے نہ جسمین مجھکو ہو رنجِ سفر
باپ ن چھُوٹے۔ وطن چھوٹا۔ سِری سیتا چھٹین
تم تو جاتے ہو۔ کہو سیتا ملین گی کسطرح
تاج بخشی عہد پیمائی کی صورت کون ہے
مُنہ سمترا کو دکھاؤنگا کہو کِس شکل سے
کیا مری صورت سے نفرت ہے جو آنکھین بند ہین
تمپہ مین صدقے۔ بس اُٹھکر میرے آنسو پوچھ دو
واہ کیا قدرت ہے بچ کو جو چھڑا لے گراہ سے
جورِ آتش سے بچائے جان جو پہلاد کی
جو جلائے ساتھ ساتھ آرام جانِ والدین
وہ لچھمن کے واسطے روئے اُسی کی شان ہے

تیرنے آباد کی پھر جاکے آغوشِ کمان
تیز کی راون نے برہما جی پہ شمشیرِ زبان
وہ کرو حکمت کہ شکتی کی ہو جسمین کسرِ شان
جنکو سُنکر وجد مین تھے جزو کُل پیر و جوان
کھاکے غش لچھمن گرے زائل ہوئی تاب و توان
آئے بسمل کی عیادت کے لیے پیر و جوان
ہر سپہ سالار کی آنکھو نسے آنسو تھے رواں
وقتِ مشکل اِسقدر بے اعتنائی الامان
چھوڑے جاتے ہو مجھے تنہا مصیبت مین کہان
تم جو تھے وہ بھی ہوئے ہو نذرِ قہرِ آسمان
جان چھوڑیگا مری کیونکر گروہِ سرکشان
یاد ہے کچھ۔ مین نے کیا دی تھی ہر سیکن کو زبان
کیا کہینگے مجھکو تنہا دیکھکر اہلِ جہان
بولنا کیا مجھسے چھوڑا اب ند کیون کی ہے زبان
تھک گئی ہے شدتِ فریاد سے میری زبان
جسکی نافِ پاک برہما کو کرے گل سے عیان
خاکِ پا جسکی سِلا کو ہو سفوفِ حفظِ جان
بال کو جو دینے والا ہو حیاتِ جاودان
ورنہ کیسا ذکرِ غم کیسی الم کی داستان

سچ جو پوچھو تھے امرت آنسو وہی بہرِ مریض — تھی سجیون مور لچھمن کو وہی آہ و فغان
کی سبھیکن نے گذارش ہو سکینا اک طبیب — وہ اگر آئے تو جیئگا ہو مریضِ نیم جان
پوچھکر نام و نشان بکرم بلی راہی ہوئے — لنکِ لنکا سے اُٹھا لائے سکینا کا مکان
دیکھکر نبض اسطرح بولا وہ نباضِ اجل — بسمل مضطر فقط ہو رات بھر کا میہمان
رات بھر مین گر سجیون مور دوناگر سے آئے — زخم کے آنسو پچھین مٹ جائے ایذائے نہان
جب گئے بکرم بلی بوٹی کو لینے کے لیے — اس خبر سے آگہی راون نے پائی ناگہان
روبروے کال نیم آیا کہا کچھ فکر کر — انجنی سُت کو نہ جانے دے سرِ کوہِ گران
اُس ستمگر نے جمایا سحر انگیزی کا رنگ — کوہ کو بخشی ضیائے آفتابِ آسمان
بنکے شکل مُن کتھا پڑھنے لگا بھگوان کی — جسکو سنکر وجد مین تھا فتنہ پردازِ آسمان
دامنِ کہسار پر بکرم نے جب رکھا قدم — فرش کین آنکھین مخالف نے برائے میہمان
پیاس کی شدت سے تھے بکرم بلی کے ہونٹھ خشک — جاکے دیکھا چہرۂ آئینۂ بحرِ روان
ایک مچھلی پائے اقدس کھینچکر پرّان ہوئی — جانبِ گردون گئی بنکر زنِ غنچہ دہان
عرض کی نیرنگ کا ہے کارخانہ دشت مین — چھوٹنے پائے نہ نادانی کے ہاتھون سے عنان
سُنکے یہ بکرم نے مفسد کو ملایا خاک مین — زلف کے مانند رکھا دوش پر کوہِ گران
دل مین دھیان آیا کہ آج اظہارِ طاقت کیجیے — لیکے چل کر اودھ مین بھرت جی کا امتحان
سوچکر یہ جب ہوئے رونق دہِ ملکِ اودھ — بھرت نے دیکھا انھین اوجِ ہوا پر ناگہان
شک ہوا پیدا کہ یہ کوئی عدوئے رام ہے — کوہ لیجا کر کہین ڈالے نہ انبوہِ گران
اس گمان سے فوراً اک تیرِ پرِ حس سر کیا — جسکے صدمے سے گرے بکرم بلی نالہ کنان
شدتِ ایذا سے لب پر تھی شکایت درد کی — رام جی کا نام تھا تعویذِ بازوے زبان

رام کا نامِ مبارک سُنکے پوچھا بھرت نے
کون تم ہو۔ کسجگہ رہتے ہو۔ کیون آئے یہان

حال بکرم نے کہا آغاز سے انجام تک
وجہ کی کوہِ فلک پایہ کے لانیکی بیان

بھرت جی بولے کہ بیٹھو اُٹھکے میرے تیر پر
جسجگہ جانا ہو۔ مین دم بھر مین پہونچا دون وہان

جب سری بکرم بلی نے تیر پر رکھا قدم
گود کو کرنے لگی خالی بھرت جی کی کمان

مانعِ اظہارِ طاقت انجنی نندن ہوے
عرض کی یہ سب بناوٹ تھی برائے امتحان

لیکے یہ لیکے سکینا کو سجیون مور دی
جس سے لچھمن جی نے پائی دولتِ عمرِ روان

خوش ہوئے پیر و جوان خرد و کلان شادان ہوے
رتھکے آئے انجنی سُت شُشت مین کوہ گران

کمھ کرن کی موت

جب سُنا راون نے جی اُٹھا مریضِ نیمجان
کاربردازانِ شاہی سے ہوا گوہر فشان

عقل آرائی کرو۔ کیونکر ظفر قبضے مین ہو
سُرخرو کس شکل سے ہون نہین تیغِ خونفشان

حرفِ زن وابستۂ دامانِ دولت یون ہوے
کمھ کرن کی ذات سے یہ ملک ہے دارالامان

خوابِ شش مہ سے جو وہ جاگے تو جاگ اُٹھے نصیب
طیش کھاتے ہی کرے فوجِ عدو کو نوشِ جان

سُنکے یہ راون نے مشکل سے کیا بیدار اُسے
جملہ رُوداد ابتدا سے انتہا تک کی بیان

کمھ کرن بولا حماقت دیدہ و دانستہ کی
جانکی جی سے کیا آباد کیون اپنا مکان

مادرِ گیتی کا گہوارہ کیا خالی عبث
بیوقوفی کی۔ ملاکے خاک مین لاکھون جوان

مُفت مین اپنی بگاڑی بات تو نے حیف ہے
عقل دوڑائی نہ کچھ۔ سوچا نہ کچھ سود و زیان

عرض کی راون نے ہان بیشک خطا سرزد ہوئی
لیکن اب ہو جائیگی مُنہ پھیرنے سے کسرِ شان

تجکو میری آبرو اسوقت رکھنا چاہیے
وقتِ مشکل دے مدد رکھ آبروے خاندان

کہکے یہ باتین ہوے دونون شریکِ بزمِ عیش
رات بھر کی نوش دونون نے شرابِ ارغوان

صبح نے ٹانکی کرن جب شملۂ خورشید مین
کمھ کرن میدان مین پہونچا لیکے انبوہِ گران

چشم فوج رام نے نظرونمین جب تولا اُسے
اُٹھ گیا فرشِ زمین سے پایۂ ہفت آسمان

دشت خارستان بنا برسائے یہ لچھمن نے تیر
ڈوبے اعدا ایسا برسا آب تیغ اصفہان

نیمجان لاکھون عدو ہر خرس و میمون نے کیے
ہر سپہ سالار نے مارے ہزارون پہلوان

کمھ کرن کے سر پہ آپہونچی جو خنجر لیکے فتح
سب پہ کی نازل بلائے ضربتِ گرزِ گران

خون میمون اپنے ہاتھونمین ملا مہندی کیطرح
مُنھ مین جھونکے خرس دانتونسے چبائین استخوان

سیکڑون ٹھوکر سے مارے شل کیے بیدم کیے
ناخنونسے نوچکر زخمی کیئے لاکھون جوان

گُرز ملیے دوڑکر جب انگد و سگریو نے
لیچلا اُنکو بغل مین داب کر سُوے مکان

دیکھکر یہ حال جھپٹا صورتِ پوشاکِ نیل
جسنے مثلِ سنگ جسم اُسکا ہوا آتش فشان

آگ جب بھڑکی ہوے آزاد قیدیِ بغل
ناک پر تلوار پھیری۔ کان پر سیفِ روان

شاہِ راون نے جو دیکھی آتش افشانی جسم
آگ ہوکر کی نگاہ قہر سوے آسمان

اندر کانپ اُٹھے۔ جون سہمے۔ برن تھرا گئے
آبِ باران سے مٹا یہ آتشِ جسمِ جوان

خم ہوا دیکھے عدو نے جب کٹے بینی و گوش
دلمین سوچا۔ جانبری کی آرزو ہے رائگان

سوچکر یہ پھر پڑا آتشنا ہوا مانندِ پیل
کھائے کچھ کچھ مُنھ مین جھونکے کچھ کچل ڈالے جوان

تنگ ہوکر سرفروشون نے مچایا شور و غل
اے مہاراج ادھر آج اب دیجیے نقدِ امان

رام آئے کمھ کرن پر سر کیا فی الفور تیر
سر اُڑا لیکن رہا جسمِ فلک پیکر روان

اور اِک تیرِ روان مارا سری رگھبیر نے
انجنی نندن نے پھینکا دشت سے جسمِ گران

جو بچے راچھس وہ بھاگے جی چُرا کر جنگ سے

راجچند آسی مظفر شاد کام و شادمان

میگھناد کا قتل

جب سنی راون نے مرگِ کمبھ کرن کی داستان ۔۔۔ جامۂ صبر و تحمل کی اڑائین دھجیان

برہمی سے خاک پر ٹپکے ہزارون طفل اشک ۔۔۔ شدتِ دردِ جدائی سے رہا شب پر طپان

میگھناد آیا گذارش کی ہے ذکرِ غم فضول ۔۔۔ دیجیے دل کو تسلی کیجیے ضبطِ فغان

لینے جاتا ہون عوض مین کمبھ کرن کا رام سے ۔۔۔ خونبہا لینے کو ہے تیار شمشیرِ روان

کہکے یہ کرنے گیا وان جگ حصولِ فتح کو ۔۔۔ دی بھبھیکن نے خبر اسبات کی سبکو یہان

انجنی نندن گئے۔ برہم کیا سامانِ جگ ۔۔۔ نیمجان دربان کیے۔ مارے ہزارون پاسبان

طیش کھاکر میگھناد اٹھا۔ نہ لایا تابِ ضبط ۔۔۔ پھر خونریزی گیا لے کر سپاہ پہلوان

نامور اٹھنے لگے۔ تیر و تبر چلنے لگے ۔۔۔ دشمنونکے مارنے کو تن گئے گرزِ گران

جسمِ اعدا مین جگہ پائی سلاحِ جنگ نے ۔۔۔ تیغ ابرو بن گئی۔ موے مژہ تیرِ دوان

لب لبِ سوفار۔ سر گرزِ گران۔ گیسو کمند ۔۔۔ ہوگیا سینہ سپر۔ آغوش ترکش۔ قد کمان

ابنِ راون نے کیے سر ایسے اژدر بار تیر ۔۔۔ بن گئی پاے سپہ کو سانپ زنجیرِ گران

نخلِ صندل سے تھے نظر مین مارِ پیچیدہ سے جسم ۔۔۔ تھا ہر اک شہ زور پر شیو جی کی مورت کا گمان

ابنِ راونکو شہِ خرسان نے پھینکا سوے قلعہ ۔۔۔ تیر سے لاکھون اجاڑے آشیانِ مرغِ جان

اندر جی کے حکم سے آئے گرڑ میدان مین ۔۔۔ اژدہے کھا کھا کے فوجِ رام کو بخشی امان

تھی جو غالب بیہوشی تاثیرِ سم سے فوج پر ۔۔۔ چار سو کرنے لگا امرت کی بارش آسمان

سب دلاور خوابِ غفلت سے یکایک جاگ اٹھے ۔۔۔ مچ گیا شورِ مسرت۔ خوش ہوے پیر و جوان

یون ادھر خوابِ غفلت سے ہوا بیدار ادھر
لشکرِ میمون بنایا جادوئے نیرنگ سے
فوجِ سحر انگیز فوجِ رام سے لڑنے لگی
کاٹتی تھی تیغ یا تو نیمن رہِ گردن کشی
پر عبث ستِ عدو سے جب ہوا لشکر تنگ
سر ہوا دشمن۔ اڑا سر بند آنکھین ہو گئین
ہاتھ جب آیا سلوچن کے وہ دستِ دستگیر
سر عنسل پہنچے مین کسکے۔ تو ہوا کیونکر قلم
داغ اگر میرے لباسِ پارسائی مین نہین
یون ہوا محو رقم دستِ عدو سے سر بکف
جنگلِ پُر خار مین چودہ برس سے ہین مقیم
زندگی نے ہاتھ اُٹھایا مین نے اُنکے ظلم سے
حال یہ پڑھکر سلوچن آئی فوجِ رام مین
رام بولے رحم کھا کر اُس کے حالِ زار پر
عرض کی نا روسے پائیگا جو پھر یہ زندگی
نیست و نابود ہو جائین گے نخلِ زندگی
سنکے یہ تقریر سمجھے رازِ پنہان رامچندر
زخم کی صورت سرِ خونریز خندان ہو اگر
سنکے یہ بولی سلوچن اُس سرِ ناپاک سے

سرکشی کے واسطے آیا سوے میدان جوان
زور ور پیدا کیے ہم کلۂ شمشیر زبان
ڈھال تلوار دونسے کاٹی تیر سے شاخِ کمان
ہاتھ اُٹھتے ہی نہ تھے گویا سرِ حلق دمیان
سر کیا لچھمن جتی نے ایک تیرِ جانستان
ایک ہاتھ اُڑ کر حصارِ زرین پہونچا ناگمان
یون ہوئی پُرسانِ حال تار سرگرمِ فغان
کس قوی بازو نے توڑا رشتۂ عمرِ روان
مجکو دستاویز لکھدے صورتِ کلکِ روان
ہین جو لچھمن جی معین و دستگیرِ بیکسان
دل نہین ہے مبتلائے خواہشِ وصلِ بتان
سر مقید ہے میانِ لشکرِ کشور ستان
سر طلب کر کے ستی ہونے کی خواہش کی عیان
دلمین ہے دون لسکے شوہر کو حیاتِ جاودان
زنگ آلودہ نہ ہوگا خنجرِ روحِ روان
بوستانِ دہر ہو جائیگا پامالِ خزان
دیکے سر اسطرح سائل سے ہوئے گوہر فشان
ہو یقین دلکو ترا شوہر یہی ہے بیگمان
پارسا گر ہے تو ہنس دے صورتِ برقِ تپان

جب نہ سر خندان ہوا یین حسرتِ وہ گل ہوئی
بیوقوفی کی گنوائی مفت تو نے اپنی جان

تیری ہمت پست کی تھی گر کسی نے وقتِ جنگ
کیون نہ کی میرے پسر سے آرزوئے وصل ہان

سیس جی م بھر مین کیے دشمنِ جانی کو پست
جانبِ ملکِ عدم کرتے روانہ کاروان

سُنکے یہ تقریرِ سر ہنسنے لگا مانند گل
یون ہوا اکشافِ رمزِ مخفی و رازِ نہان

جسکا لچھمن نام ہی وہ سیس کے اوتار ہین
میرا قاتل ہی انھین کا ناوکِ آتش فشان

الغرض یہ سُنکے سر لیکر سپرِ دریا گئی
جل کے خاکستر ہوئی وہ عورتِ ابرو کمان

راون کی لڑائی

جب چلے تیرِ شعاعِ آفتابِ آسمان
راونِ شہ زور نے تیار کی فوجِ گران

افسرِ لشکر نہنگِ قلزمِ پیکار تھے
تھا پلنگِ بیشۂ زور آزمائی ہر جوان

اژدہاور ۔ کوہ پیکر ۔ پیلتن ۔ ضیغم شکار
سر بکف ۔ صفدر ۔ قوی بازو ۔ دلاور پہلوان

اسطرف سے انگد و سگریو و بجرنگی گئے
نیل ۔ نل ۔ باون بکمب پہنچے ہیے گرد گران

چڑھکے راجا نند کے رتھ پہ گئے رام و لچھن
پیش و پس تھے جان نثارانِ قوی ہیکل دوان

اردلی مین پایمردی تھی ۔ خواصی مین ظفر
ہمت و جراٰت جلو مین ۔ فتح و نصرت ہمعنان

سیکڑون راچھس ہوئے کشتہ لچھن کے تیر سے
رام نے مارے ہزارون ۔ مرد میدان پہلوان

تیر اندازی صف آرائی مین سب مشغول تھے
جوہر مردانگی کرتے تھے زور آور عیان

کاٹتے تھے یون زبانِ تیغ سے گردنکو خرس
بات جیسے کاٹ دیتی ہی مخاطب کی زبان

ہاتھ کو کرتے تھے خون آلودہ مہندی کی طرح
سرخ کر دیتے تھے یون ہونٹھونکو جیسے سگ پان

سر کٹا کر کاٹتی تھی ۔ فوجِ دشمن راہِ زیست
وقتِ بد کٹنے نہ کٹتا تھا ۔ یہ تھا دردِ نہان

راون کي لڑائي اور أسکا خاتمه

[illegible] برس پڑتا تھا اہلِ زور پر
[illegible] نذر کر آگے بینائی سے دو
[illegible] سے انکو بنایا۔ دکش پر جایت کا جگ
سُرمہ کر ڈالیں جنھین بکرم بلی کے گرز نے
[illegible] جستے تھے تلوار ونکی ٹھنڈے ہوگئے
[illegible] گئی پیشِ نظر تصویر لنکا داہ کی
[illegible] ہوے سرِ آتش کرن سورج کی تھی
آتش گل کیطرح کر دی گل آتش رام نے
سب کو محفوظ آگ سے رکھا سمندر کی طرح
آتشِ رنگِ حنا کیطرح سرد آتش ہوئی
سر بکف لڑتے رہے یونھین برابر تین دن
فوج افسون ساز اُدھر راونکو دیتی تھی کمک
تیغ سے نیچا دکھاتے تھے جوان خم ٹھونک کر
[illegible] نکل جاتا تھا دم مین بل کی لیتی تھی جو سیف
رام کا ناوک جو گھستا تھا عدو کی فوج مین
دم لبِ شمشیر پر تھا لا سقد غالب تھا خوف
تھی نہ جسم و جانِ پرچم کو رعشہ سے نجات
حشر یہ برپا مخالف نے کیا روز سوم
صورتِ کوہ گران میدان مین کی آتش فنی

تھا کبھی کوندھا کبھی بادل کبھی برقِ طپان
ظاہر و گم غائب و موجود تھی ذی عیان
جل گئے جنمین بستی کیطرح لاکھون پہلوان
نامدار ونکا مٹا پاتیل نے نام و نشان
شعلہ جو تھے آگ پر سیماب کی صورت طپان
پھر رہا تھا سامنے آنکھونکے ہولی کا سمان
صورتِ اسپند تھا آتش سے نالان آسمان
آگ کو پانی بنی آبِ لبِ تیرِ روان
فوج کو جلنے سے دی پرہلاد کی صورت امان
ہوگئے شعلے شرر کیطرح نظرونسے نہان
خوب تیغِ سرفروشی سے ہوئے جوہر عیان
چھینتا تھا مورچا لڑ کر ادھر تیرِ روان
فوجِ دشمن مین اُٹھاتے تھے جو سر گرزِ گران
سینے ہو جاتے تھے تنتے تھے جو تیرِ دشمنان
تھی کڑی دل کی۔ مگر مُنھ پھیر لیتی تھی کمان
الامان صد الامان کہتی تھی خنجر کی زبان
کانپتی تھی سیفِ پرچم تھرتھراتی تھی کمان
تیر جو نی کو کیا مثلِ چنار آتش فشان
آگ برسائی وغا مین بنکے مہرِ آسمان

سیر برفستان دکھائی فصلِ سرما کی طرح
برف برسا کر بنایا دشت کو کوہِ گراں

دی سری لچھمن کو شکتی بان سے ایذائے زخم
ہوے سب پر کیا رازِ توانائی عیاں

آگ کی فی النار آبِ تیر سے رگھناتھ نے
برف کو دکھلائی سرگرمی مہرِ آسمان

قوتِ بازو کو صحت دی سجیون مور سے
فوجِ دشمن کش کو بخشا خلعتِ امن و امان

ہوش میں آکر سری لچھمن ہوے پھر محوِ جنگ
اتکلو لا لبِ خاموش سے تیرِ رواں

فوجِ دشمن میں نہ کوئی رہ سکا ثابت قدم
پاؤں انگد کا ہے پامردِ گردن کش یہاں

منہ کی کھاکر تو کدم میدان سے بھاگے عدو
واپس آئی فوجِ فاتح۔ شادکام و شادمان

راون کا خاتمہ

تھی شکستِ فاش سے دلمیں جو اندیشے نہاں
مندر میں پوجا کو بیٹھا راون محشر نشان

جاپ سے۔ جگ سے۔ ہون سے منتر سے چاہی کمک
دیوتاؤں سے دعا مانگی برائے حفظِ جان

یاں بھبھیکن نے جو دی شغلِ عبادت کی خبر
انجنی نندن گئے۔ مندر کی چومی آستان

حاکمِ لنکا کو ٹوکا۔ جگ کو رکھا ناتمام
نیمجان دربان کیے مارے پچھاڑے پاسبان

بل پڑے غصے سے راونکی جبین پر گل کیطرح
انجنی نندن ہوے نظروں سے مثلِ بو نہان

دشمن آیا رزمگہ میں اینٹھتا مانندِ پیل
طیش میں آکے بنا صورتِ شیرِ ژیان

جلوہ گر تھا اپنی فوجِ بے عدو میں اسطرح
حلقۂ مژگان میں جیسے مردمِ چشمِ بتان

سینہ پُل چاک فرمایا سری رگھبیر نے
بند کر دی آمد و رفتِ گروہِ سرکشان

حکم فرمایا محبت سے بھبھیکن کے لیے
شوق ہمراہی کو سمجھے پیروی رائگان

لطف اٹھائے تاجپوشی کے مزے آرام کے
بندگانِ خلق کیسے کرم سے شادمان

راج گدي

کی بھبیکن نے گذارش یہ کبھی ممکن نہین
ہو قدمبوسی قدس سے بہا ہو جاودان

مین نہ جیتے جی قدم چھوڑونگا مہندی کیطرح
تخت شاہی ہے مجھے دولتسرا کی آستان

عرض اہل آرزو منظور کی رگھناتھ نے
رایت لشکر کو دکھلائے اجودھیا کے نشان

بھرت کو بکرم نے تشریف آوری کی دی خبر
نسخۂ صحت لکھا بہر مریض نیمجان

اشک سرجو کے بجھے ٹھنڈا ہوا موجونکا دل
کھل گئی قسمت اجودھیا کی ہوئی ٹھنڈی خزان

نبض بھولا جان آئی بھرت جی کی جان مین
سترہن خرم ہوے۔ ہر ایک رانی شادمان

راج گدی

جب نوید آمد سے ہوا دل شادمان
پیشوائی کو بھرت اٹھی ہوے عشرت کنان

تھین سمترا کیکئی کوشلیا سکھپال مین
سترہن جی تھے سوار ہودج پیل دمان

جملہ خوشباش اودھ ارکان دولت ساتھ تھے
تھا روانہ کاروان طفل و پیر و جوان

دور کچھ چل کر نظر آئی سواری رام کی
سرزمین شہر نے پایا عروج آسمان

بھرت قدمونپر گرے زلف حسینان کیطرح
پانونکے بوسے لیے بنکر حنائے بوستان

سترہن نے کی بغل گیری جنیو کی طرح
سب جھکے پرنام کرنے کیلیے مثل کمان

شوق پابوسی کو عالمگیر پاکر رام نے
کین ہزارون صورتین اعجاز قدرت سے عیان

کی بغل گیری ملے ہر ایک سے ہولی کیطرح
دامن الفت سے پونچھے اشک اہل خاندان

گھر مین آنے کھل گئی قسمت در و دیوار کی
بن گئے زیب و صفا گلدستۂ طاق مکان

کین بیان خدمات غمخواری سری بجرنگ کی
خسرو لنکا بھبھیکن کی سنائی داستان

الغرض کل خیر خواہونکی بیانکی سرگذشت
ذکر غمخواری رفاقت تھے یہی نام و نشان

شب بسر کی شرکتِ بزمِ سرود و رقص مین
کی ضیائے رخ سے روشن چشمِ ماہِ آسمان

تختِ گردون پر جو بیٹھا شاہِ اقلیمِ افق
رام نے رکھا سرِ اقدس پہ تاجِ زرفشان

تختِ شاہی نے قدم چومے کھڑاؤنکی طرح
چترِ زر سورج سے بنکر سر پہ گھوما آسمان

پیش کی وابستگانِ امنِ دولت نے نذر
چرخ نے ہدیہ کیے ماہ و قمر کے ارمغان

خلعت و انعام پائے جملہ خاص و عام نے
گوہر و یاقوت و الماس زر و لعلِ گران

قفل ٹوٹا دستِ بخشش سے درِ خیرات کا
کو بکو برسین ہین۔ ظاہر ہوئے گنجِ نہان

جا بجا موجود ہین ابتک وہی آثارِ جود
ہین اُسی بذل و سخا کے آج تک ملتے نشان

خاک سے گلشن مین ہوتا ہے نذرِ گل کا ظہور
ہین خزانے دولتِ فوارہائے بوستان

اشرفی زر سے بھری ہے دامنِ طاؤس باغ
بارِ زر سے خم ہے پشتِ ماہی بحر دان

سپنے ہو زنجیر سونے کی کرن سے مہرِ چرخ
برق ہے سونے کی بجلی بہرِ گوشِ آسمان

کان قابض ہے جواہر پہ دفینون پر زمین
مارِ پیچان بن گئے ہین مالکِ گنجِ نہان

جب ہوئی میعاد پوری جشنِ عالمگیر کی
رام سے رخصت ہوئے سب اہلِ شوکت میہمان

حکمداری مین ہوئے مشغول راجہ رامچندر
عدل سے رہنے لگی ساری رعایا شادمان

آفتابِ نفع سے روشن کیا ماہِ ضرر
قیمتی کی اشرفیِ سود سے جیبِ زیان

بس بس اے بُرجِ دہن گوہر فشانی ہو چکی
آ شکر ریزی سے باز اے طوطیِ طبعِ روان

اے کلیدِ فکر قفلِ شعرگوئی بند کر
اے چراغِ شاعری کبتک رہیگا گلفشان

اے عروسِ ناطقہ اب منہ پہ آنچل چھوڑ دے
اے عقابِ آرزو کبتک ہوائے آسمان

ہاتھ اٹھائے کلکِ رنگین اب دعا کے واسطے
ہو سری رگھنا تھ جی سے طالبِ امن و امان

گر گذارش ماہتابِ آبرو بڑھتا رہے
سرخرو رکھے افق کو آفتابِ روح و جان

رکھے سیتا کی نچھاور اشرفی بوٹی کی جیب
آفتاب صدقہ کی وہ چیرلغ خاندان

ورد لب ورد زبان ورد دہن ہنگام ہو
ہو یہ رامائن پسند خلق و مرغوب جہاں

گر قلم بندلے اُفق اب مصرع تاریخ سال
رام رگھو کل کیت رو کل بجان رگھو کل چند یان

سنہ ۱۸۵

رام لیلا کا نظارہ

رام کے نام سے آرام کی صورت دیکھی
دیدۂ دل نے جو اس نام کی صورت دیکھی

آنکھ سے عزّت و اکرام کی صورت دیکھی
چشمِ باطن نے سریِ رام کی صورت دیکھی

دفع ہو رنج اگر لب پہ رکار آجائے
نکہت ملجائے زبان پر جو مکار آجائے

جو بشر کرتا ہے سیتا کا لقب وردِ زبان
منھ سے نکلا جو رتن پورے ہوئے سب ارمان

زخمِ دل سیتا ہی مٹجاتی ہی ایذائے نہان
دستِ رحمت سے سیا نے سیا چاکِ داماں

جانکی جی کا جہاں نام زبان پر آیا
جان کی خیر ہوئی مقصدِ دل بر آیا

پاپ ان ناموں کے رٹ لینے سے کٹ جاتا ہی
تاٹ افلاک و فلاکت الٹ جاتا ہے

پاٹھ سے پاٹ یم رنج کا گھٹ جاتا ہے
آنکے جراح سرہانے سے پلٹ جاتا ہے

نام ان ناموں سے رہتا نہیں بدبختی کا
نام مٹ جاتا ہی تشویشِ غم و سختی کا

دل پھڑک اٹھا جہان رام کی جھانکی دیکھی
ہوش پر زینتِ شاہانہ کمان کی دیکھی
کھلین آنکھین جو وہ چھب آنکھ نے بانکی دیکھی
سرمگین چشم مین تصویر رمان کی دیکھی

سانولے رنگ مین چہرے کی چمک ملتی ہو
ابر مین روشنی برق فلک ملتی ہو

خوشنما ساج سنگھاسن پہ عقیق و الماس
ششتر ہین اور بحرمت قوت بازو چپ و راس
مسندِ زر پہ تھا چھتر مکلل اجلاس
جانکی بائین طرف پہنے عروسانہ لباس

مورچھل سر پہ لکھن آٹھ پہر جھلتے ہین
سری بھرت نگ مہابیر چنور جھلتے ہین

جانکی جی کے لیے فرش پلک رہتی ہے
ربع پر نور مین کندن کی دمک رہتی ہے
ہر بنا گوش مین کنڈل کی جھلک رہتی ہے
چاند سورج مین کفِ پا کی چمک رہتی ہے

منفعل چاند سدا شو کے تلک سے دیکھا
جسنے دیکھا اُسے خورشید کے شک سے دیکھا

ہے مبارک وہ بشر جسنے یہ چھب دیکھی ہے
آنکھ سے میمنتِ نام لقب دیکھی ہے
خوبی چشم سیہ سرخی لب دیکھی ہے
رام آئے ہین نظر تسنے کوئی جب دیکھی ہے

غم دنیا غم فردا غم عصیان نہ رہا
دیوتا ہو گیا انسان کہ وہ انسان نہ رہا

مسند و دشمن یہی چھب اہل نظر دیکھتے ہین
سنگ مین نورِ ازل جلوے شرر دیکھتے ہین
یون نظر کار کو ساکار بشر دیکھتے ہین
اس طرف رام کو صورت کو ادھر دیکھتے ہین

چشم دل کو وہی تصویر نظر آتی ہے

سامنے صورت رگھبر نظر آتی ہے

کبھی گہوارے مین رگھبر کو مچلتے دیکھا
کبھی صحرا مین کبھی گلشنون چلتے دیکھا

کبھی مان باپ کی آغوش مین پلتے دیکھا
سرِ اعدا کبھی قدمون سے کچلتے دیکھا

کبھی تو کمندِ عشق کے لیے زلفنا تھو ملے
کبھی تہلِ ملے سیتا کے کبھی ساتھ سے ملے

کیا کہین چشم تصور جو سمان دیکھتی ہے
شیش کے پھن کا یہ کبھی جلوہ کنان دیکھتی ہے

رام ملتے مین جدھر اور جہان دیکھتی ہے
کبھی دلہن کبھی قربِ رگِ جان دیکھتی ہے

کبھی مورت مین وہی موہنی مورت دیکھی
کبھی آنکھون مین وہی سانولی صورت دیکھی

اس تصور کا نظر نے جو نظارہ دیکھا
آنکھ نے صدقِ عقیدت کا اشارہ دیکھا

اوج پر خوبیِ قسمت کا ستارہ دیکھا
پہلے جو دیکھا تھا جلوہ وہ دوبارہ دیکھا

اے آفق رام کے کسطرح فضائل ہون بیان
شیش جی سے بھی نہ رگھبر کے خصائل ہون بیان

جلوے آئے جو تریتا مین نظر عالم کو
نل کو سگریو کو انگد کو سری بکرم کو

شیو کو سنکادک کو نارد کو زنِ گوتم کو
رام لیلا نے وہی آج دکھائے ہم کو

دیوتون کے جو سروپ اسمین نظر آتے ہین
پریم کے اشک ہر اک آنکھ مین بھر آتے ہین

ہر طرف دورِ تریتا کی ہوا آتی ہے
محفلِ اندر سے آوازِ غنا آتی ہے

ہفت افلاک سے جے جے کی صدا آتی ہے
پانون چھونے کو پَون سُت کے صبا آتی ہے

جنم وسرتھ کا سپھل ہو گیا تپ کے پھل سے
عقدہ حل ہو گیا قدرت کا جنک کے بل سے

مدتے اون کے مظالم کی جو گذری تعداد
چھیر ساگر پہ گئو بن کے گئی کی فریاد

پرتھوی سے نہ اٹھا کو وجفاؤ بیداد
بشن جی کی نظر رحم سے چاہی مداد

ہوا الہام نہ گھبرا مین جنم لیتا ہون
جنم اجودھیا کے مہاراج کے گھر لیتا ہون

ہوئی بدھ کرانے شرنگی کی ریاضت اکسیر
عالم افروز ہوے مثل مہ و مہر منیر

راجہ دسرت کی مہارانیون نے کھائی کھیر
شترہن بھرت لچھمن اور تیاپت رگھبیر

دھرم مین چار عناصر کے یہی بانی ہین
چار ویدان کے لیے محو ثنا خوانی ہین

مچ گئی دھوم زمانے مین کہ اوتار ہوا
نظر افروز جہان روے پر انوار ہوا

ذات سے ہے جسکی ترا کا روہ ساکار ہوا
جو تھا وہ جرعہ کش شربت دیدار ہوا

آسمان بدلا زمین بدلی۔ زمانہ بدلا
ہوا تبدیل مکان۔ صاحب خانہ بدلا

جگمگا اٹھا کف پا کی ضیا سے رنواس
طرفہ تھے کھیل کلیل اور عجب راس بلاس

ہوا بیکنٹھ اودھ دیش اجودھیا کیلاش
دیوتا یہ ہتے تھے حاضر پے خدمت چپ والس

خلق کی آنکھ کے پتلے تھے بچھونے انکے
چاند سورج تھے ترکین مین کھلونے انکے

علم پڑھکر جو یہ استاد وںکے استاد ہوے
پھول اٹھے ولمین سری کا دھسون شاد ہوے

ماہ و مسرت سے ملے ثنا کی بیدا ہوے
طالب رام و لکھن سائل امداد ہوے

سرِ تسلیم شہنشہ کو جھکانا ہی پڑا
رِکھ کے ہمراہ لکھن رام کو جانا ہی پڑا

جگیہ کرتے تھے جو رِکھ گادھ سُون شام و پگاہ
آکے نیچ کرتے تھے دُکھ دیتے تھے ماریچ و سباہ
تاڑکا جلتی تھی کر دیتی تھی سامان تباہ
تھا امان کا کوئی رستہ نہ کوئی امن کی راہ

کاٹ کرتی تھی زبان تیغ ستمگاری کی
رِکھ کو منظور تھی پاداشِ دل آزاری کی

بن مین آکر کیا جگ لیکے سری بشن کا نام
سن کے دوڑے آلے دیت مچ گیا ہنگامۂ عام
ہوے لچھمن جو نگہبان تو محافظ ہوے رام
رام نے تیر سے ہر اک کا کیا کام تمام

جو کوئی آگیا زد پر۔ ہوا مغرور۔ گرا
اُڑکے ماریچ فقط قربِ یمِ شور۔ گرا

اندنون دھوم دھنش جگ کی جنکپور مین تھی
ہوسِ عقد۔ دلِ قیصر و فغفور مین تھی
روشنیِ رُخِ سیتا مہِ پُر نور مین تھی
قوس توڑین۔ یہ سمائی دلِ مغرور مین تھی

گادھ سُت نے جو سُنا عزمِ جنکپور کیا
ساتھ رگھبیر و لکھن کے سفرِ دُور کیا

رام کا چشمۂ قدرت تھا سفر مین جاری
پہونچے متھلا تو سوئمبر کی ملی تیاری
خاک مین راہ کفِ پا سے اہلیا تاری
آئی دیدار کو دوڑی ہوئی خلقت ساری

باغ مین اُلفتِ سیتا ہوئی چار آنکھون سے
دونون دیکھا کیے جلوون کو ہزار آنکھون سے

جب سوئمبر ہوا ہر کھنڈ سے مہپال آئے
اپنے بس سے زور لیے قوی بال آئے
دیوتا آگے سلاطین جوش اقبال آئے
پاؤن رکھدیں جو سرِ خاک تو بھونچال آئے
لیکن اندازِ گرانی کمان مل نہ سکا
لاکھ ہل ہل کے کیا زور دھنک ہل نہ سکا

پانی پانی ہوے سب شرم سے قسمت پھوٹی
ہوش اُڑے پست ہوا حوصلہ ہمت ٹوٹی
زرد رُخ ہوگئے چہرے پہ ہوائی چھوٹی
دھاک ہیٹی مین ملی کھل گئی شیخی جھوٹی
سری ستقلیش کا اس ننگ سے جی چھوٹ گیا
ہمتین ٹوٹی ہوئی دیکھ کے دل ٹوٹ گیا

اب جو غصہ سے سلاطین زرہ پوش پہ تف
دست و بازو پہ ہزار و فا ورتن و توش پہ تف
مجمع زور و زر و تیغ و ہوش پہ تف
ہمت و حوصلہ و عزم پہ تف جوش پہ تف
منھ دکھانیکی کسی کو کوئی صورت نہ رہی
چوڑیان ٹوٹ گئین مونچھ کی غیرت نہ رہی

تاب اِن باتون کی آئی نہ سری لچھمن کو
تمتماہٹ نے کیا سرخ رخ روشن کو
بشن کا چکر بنا۔ قہر بھری چتون کو
نہ رکا جوش اُٹھے چھوڑ کے سنگھاسن کو
بولے ستقلیش کا یہ منھ ہے کہ یون آگے منھ
میری طاقت ابھی دیکھے تو اُتر جائے منھ

دم وہ ہے کوہ اُلٹ جائین جو ٹکر دو نین
ٹھیک کچھ دیر نہو۔ ہوش جنگ کردو نین
تہ و بالا طبقِ خاک و فلک کردون مین
ملے برہمانڈ مین اس قوس کے چکر دو مین
رام نے غیظ گر کرکے اشارہ روکا

نہ دکھانے دیا محشر کا نظارہ روکا

خود کہو شیو کے اشارے سے سری رام اُٹھے
کہ کے مرشد کو لبِ عجز سے یہ نام اُٹھے
بہرِ تعظیم مہاراجہ عظام اُٹھے
دستِ محلات دعا و گل لبِ بام اُٹھے

رام کے زور سے شہزور دھنک جی چھوٹ گیا
دستِ نازک سے اُٹھاتے ہی دھنک ٹوٹ گیا

آنکھ نیچی ہوئی راجوں کو سری گھبر سے
[illegible] شمس سہم گئے کانپ اُٹھے بھاگے ڈر سے
آئین بجے بجے کی صدائین لبِ ہفت اختر سے
دند بھی بجنے لگی پھول فلک سے برسے

جانکی جی کی عیان خوبیِ اقبال ہوئی
رام کے زیبِ گلو ہاتھ کی جیمال ہوئی

سن کے یہ حال سرِ بزم پرسرام آئے
آ گئے یون موت کا جسطور سے پیغام آئے
سب پہ غُراتے ہوئے صورتِ ضرغام آئے
مثلِ شامت صفتِ گردشِ ایام آئے

بولے دل آج مرا تو نے جنک توڑ دیا
سچ بتا کس نے سداشیو کا دھنک توڑ دیا

شعلے چہرہ پہ حرارت سے بھڑک اُٹھتے تھے
چشمِ پُر قہر مین انگارے دہک اُٹھتے تھے
ساعتے ہاتھ کے پرتے مین چمک اُٹھتے تھے
منھ مین جو آتا تھا بیساختہ بک اُٹھتے تھے

خوف ہر ایک کی گم نبض کیے دیتا تھا
غلغلہ روح جنک قبض کیے دیتا تھا

جرأت و زور مین جو فرد تھا یا یکتا تھا
خوف سے گھا کے ذرا سانس نہ لے سکتا تھا
تھرتھری جسم مین تھی جان نہ تھی سکتا تھا
سب کے رخ ڈھیلے تھے ایک ایک کا منھ تکتا تھا

بولتا تھا نہ کوئی بزم میں خاموشی تھی
چشم پوشی تھی۔ نظر پوشی تھی۔ روپوشی تھی

غیظ پھیرا تھا جسے صرف لکھن نے ٹوکا
بولے جڑ نیکا نہیں ٹوٹا دھنک اب شیو کا

چھتری جوش غضب کے سبب گورو کا
سامنا خوب ہوا یونہی غرض ان دو کا

بات میں بات نکل آتی تھی تکراریں تھیں
میان سے نکلی ہوئیں دونو کی تلواریں تھیں

میٹھی باتوں میں لکھن زہر اُگل دیتے تھے
اور بھی اینٹھی ہوئی رسی کو بل دیتے تھے

بات کرتے ہی جگر چٹکی سے مل دیتے تھے
رنگ تقریر ظرافت سے بدل دیتے تھے

ہوئے معترض سخن منھ کو جو کھلتے دیکھا
ترسے میان میں پرسے کو جو تلتے دیکھا

آتش قہر سے واں ہر رگ و پے جلتی تھی
لاکھ دال اپنی گلاتے تھے نہیں گلتی تھی

بس نہ تھا بات بنانے کو انی ملتی تھی
تیج لچھمن کا تھا ایسا کہ نہ کچھ چلتی تھی

دل میں کانٹے کی طرح بول کھٹک جاتا تھا
جسم میں زہر تبسم سے چھٹک جاتا تھا

رنگ بگڑا ہوا رگھبر نے جو دیکھا بھالا
آنے والی جو بلا سر پہ تھی۔ اُس کو ٹالا

آتش قہر کے گل کرنے کو پانی ڈالا
یوں پرسرام سے بولے کہ جناب والا

اب دھنک ٹوٹ چکا۔ عفو خطا ہو کہ نہ ہو
سر تسلیم ہے خم حکم سزا ہو کہ نہ ہو

دل پہ اس فقرۂ تہذیب نے جادو ڈالا
حلم نے چشم حقیقت کا مٹایا جالا

بولے یون دیکھے دھنک قوس قزح سے اعلیٰ
یہ جو چڑھ جائے تو ہون قائل قدرت والا

رام نے چلہ چڑھاتے ہی دھنک تان لیا
بشن کا روپ پرسرام نے پہچان لیا

تب نظارۂ انوار نہ دم بھر آئی
راجہ دسرت کی پھر اُمید دلی بر آئی

لگئے جنگل مین صفت رام کی لب پر آئی
رام بیاہے گئے چھوٹی سی بہو گھر آئی

پھیر ساگر کا اجدھیا مین سمان دیکھ لیا
گھر مین نور قدم بشن ورمان دیکھ لیا

بعد چرخ ستمگر نے ستمگاری کی
ٹھہری جب رام کے اعزاز جہانداری کی

سری رگھناتھ نے بن باس کی تیاری کی
دفعتہ چھائی دل کیکئی پر تاریکی

روئی بیٹھی کہ سری بھرت کو کل راج ملے
رام بن باس کرین اور انھین تاج ملے

طیب خاطر سے سری رام کو تھا دھرم کا پاس
نہ ہوا رنج نہ کچھ فکر نہ کچھ ڈر نہ ہراس

کیکئی کا کیا شکوہ کے عوض شکر و سپاس
دل سے منظور کیا چودہ برس کا بن باس

مستعد دشت نوردی کے جو رگھناتھ ہوے
جانکی جی ہمہ تن ہمرہ لچھمن ساتھ ہوے

رنگ دکھلا گیا مہاراجہ دسرت کو شرپ
جب ہوے روز عمر ختم ہوا بھرت ملاپ

طائر جان غم فرقت سے اڑا آپ سے آپ
رانیان ملتی تھین رگھناتھ سے کر کر کے بلاپ

نشتین سن کے گھر بن سے نہ رگھبر پلٹے
بھرت بھائی کی کھڑاؤن کو لیے گھر پلٹے

جا بجا رام نے کی سیر پھرے جنگل مین
بھگت کا پایا مزہ سیوری کے جھوٹے پھل مین

جنم کھوٹ کا کیا جل کے سپھل اک پل مین
میزبان بن گئے رگھومن گئے جس استھل مین

بعدہ پنچ وٹی جا کے اقامت رکھی
صید و گلگشت کی تفریح سے رغبت رکھی

سپ نکھا بھیس بدل کر پے شادی آئی
فعل گستاخ سے ناراض ہوے رگھورائی

دیکھا زہرہ نے تو چار آنکھ نہ کی شرمائی
کاٹ لی ناک لکھمن نے نہ ذرا تاب آئی

رن مین لے آئی اجل گھیر کے کھر دوکھن کو
رام نے قتل کیا تیر سے ہر دشمن کو

حال راون نے سنا جب تو چڑھا جن سر پر
ہاتھ ڈالا نہ گیا تیغِ ظفر پیکر پر

بل پڑے صورتِ گیسوے حسین تیور پر
آکے وارد ہوا ماریچ دیت کے در پر

لا کے فقرے سے بیابان مین چرایا اُس کو
سحر و افسون سے کپٹ مرگ بنایا اُس کو

کی جو پیشِ نظر آہوے صبا کی رفتار
دور بھاگا جو ہرن۔ موت ہوئی سر پہ سوار

رام خود تیر و کمان لے کے اُٹھے بہرِ شکار
چیخ اُٹھا یون۔ جگر ایسا ہوا ناوک سے فگار

آؤ لچھمن کہ روان روح ہوئی جاتی ہے
صلب جانِ تنِ مجروح ہوئی جاتی ہے

سری لچھمن نے بہت جانے سے انکار کیا
گئے لچھمن تو فلک نے جگر افگار کیا

جانکی جی نے نہ مانا مگر اصرار کیا
بے منڈھے بیل دشانن کی چڑھی وار کیا

یعنے راون ۱۲

نہ ڈرا کچھ سری لچھمن کو نہ گھبرائی کو

لے اُڑا فقرے سے چکمے سے سیا مائی کو

لیکے جب آئے لچھمن رام تو روئے مل کے
چور کی فکر مین ارمان نکلے دل کے
جان اُڑی رہ گیا سینہ مین کلیجہ ہل کے
ہر طرف آنکھ نے دوڑائے کٹورے تل کے

عزت دشت فزون برہنہ پائی سے ہوئی
بڑھے آگے تو ملاقات جٹائی سے ہوئی

رام کا بھگت جٹا دل سے یہ مشتاق بڑا تھا
جب گئے رام تو بیتاب تھا یہ مضطر تھا
دل رمان پہ تھا فدا ایشن کا دلمین گھر تھا
جسم سے جان نکلنے کو تھی حال ابتر تھا

رام سے بولا کہ قدمون پہ فدا ہوتا ہون
بے سیتا ہدف تیر قضا ہوتا ہون

لے کے لنکیش جو سیتا کو ادھر سے گذرا
بڑھا اس درجہ مین شک کہ سر سے گذرا
وہ ہوا غم نہ جو اس سن مین نظر سے گذرا
مین لڑا خوب مگر تیر جگر سے گذرا

یہ کہا ہی تھا کہ پل مارتے دم ٹوٹ گیا
روح سرپرمین گئی جسم یہین چھوٹ گیا

کر کے کرپا کرم آگے بڑھے رگھبر رنجور
بال کے خوف سے سگریو یہان تھا مستور
ہوا افزون شرف بادیۂ مینپا لور
زیر فرمان تھے کرورون سے زیادہ لنگور

دیکھ کر رام کو بالو بس مہابیر ہوے
داخل برج شرف اختر تقدیر ہوے

روبرو رام کے جب نامۂ اعمال ہوا
شاد سگریو کے قبضے مین زر و مال ہوا
ہدف تیر اجل بال قوی بال ہوا
چودھوین رات کا چاند اختر اقبال ہوا

حسنِ خدمت سے مہابیر سرافراز ہوے
فیضِ طاعت سے مشرف ہوے ممتاز ہوے

خدمتِ رام جو بجرنگ نے کی۔ موزون کی
فوجِ راون کی جو منگی۔ جو اچھے نے چُون کی
گئے سیتا کی خبر لینے تو لنکا پھونکی
مار کر سب کو ندی رن مین بہا دی خون کی

رام کے پاس سیتا جی کی نشانی لائے
سندھ کو پھاند کے پیغام زبانی لائے

دل ببھیکن کا ہوا بھائی سے جل کر گولا
شہرِ لنکا پہ سریرام نے دھاوا بولا
رام سے مل کے سنبھل کر لیا اپنا چولا
قلزمِ شور کا پُل باندھ کے رستہ کھولا

فوج پار اُتری تو انگد گئے فہمائش کو
آگ مین جھونکا عدو نے مگر آسائش کو

اب لڑائی چھڑی دن سور ہوے مار ہوئی
گرز پر گرز چلے۔ تیرون کی بوچھار ہوئی
مورچے بندھ گئے۔ حملے ہوے پیکار ہوئی
بارشِ آبِ دمِ خنجرِ خونخوار ہوئی

چولین ڈھیلی ہوئین میدان مین لنکا بھر کی
جب ہوا رام کے لشکر نے لڑائی سر کی

ایک دن تاک کے راون نے جو شکتی ماری
رام کی آنکھ سے غم مین ہوے آنسو جاری
سری لچھمن کے لگا زخم۔ ہوا غش طاری
فوج تھی جو الم مائلِ آہ و زاری

اُٹھے بجرنگ سکھینا کو اُسی دم لائے
بید کو لائے نہین۔ زخم کا مرہم لائے

بید کو لائے سجیون بھی دمِ شب لائے
مرضِ غم کے لیے دارو ئے مطلب لائے

سبکو حیرت تھی کب آئے گئے کب کب لائے | غرض اچھا ہوا بیمار دوا جب لائے

سر پہ مینہ کلپ لتا مینھ کا برسنے لگی
اندر کے لوک سے جے جے کی صدا آنے لگی

بھڑے شیر دنسے غرض تین مہینے جب شیر | لڑے جی توڑ کے منہ جوڑ کے مردان دلیر
طبق خاک جوانون کے لہو سے ہوا سیر | جو زبردست تھے وہ رام لچھمن سے ہوئے زیر

کمھ کرن قتل ہوا۔ سر پہ قیامت آئی
جان دی رن مین۔ جو میگھ ناد کی شامت آئی

آخری رنگ مین شامت جو گھری راون کی | قسمت اُلٹی ہوئی۔ کوڑی نہ پھری راون کی
گر کر بری ہو گئی تلوار کری راون کی | رام کا تیر لگا۔ لاش گری راون کی

اندر جی پھول کلپ برکش سے برسانے لگے
دیوگندھرب سری رام کا جش گانے لگے

شہر لنکا کی بھبھیکن نے حکومت پائی | رام سیتا سے ملے فتح نے شہرت پائی
سری وکرم نے سرفرازی خدمت پائی | خیر مقدم کی اودھ والون نے عزت پائی

راج گدی سے افق رام مہاراج ہوئے
تاجپوشی ہوئی۔ سرتاجونکے سرتاج ہوئے

سری رام استت

کمت جو بن لچھمن من رگھبر کے گن گاؤن
دھنت ہین مکھ کنٹھ کو سری بکرم ہنومان

دیت ہین دھو رکی رینکا سری سیتا کے پاؤن
رام کے چرنامرت سے جیبھ کرت اشنان

جے جے جے پربھو انتر جامی
سیتاپت کوشلیا نندن
بھرت شترہن لچھمن کے بھائی
پرمانند۔ بھگت بھے ہاری
رگھوکل کمل۔ جانکی بھو کھن
دیانند۔ دانی۔ گن ساگر
نرگن۔ سگن۔ دھرم برت دھاری
جن من رنجن سکھدائی
کریٹ مکٹ۔ شیش کنڈل سوہے
راجو نین۔ کمل دل پلکین
شش ملین مکھ چھب کے آگے
کمیل انوپ۔ چترا نو کھے
تیک سہاہ۔ تاڑکا ماری
شیو دھن توڑک کر دینو
لیلا کینی شمبھو جو بھالھی

جے جے سری رامچندر جی سوامی
دسرت کنور جگت پت ماما
نربھے اٹل۔ اچل بلدائی
شتر دہن۔ کل تیج۔ جگ پاون
پال من۔ راون دل دو کھن
دین بندھ۔ ایشر۔ سکھدایک
شبھ چنتک شبھ گن۔ شبھ کاری
شیام روپ بینکج لوچن
چندن تلک بھال من موہے
کومل گات منوہر بانی
جگ دیکھ ریب سیتل لاگے
راچھس ہنسے۔ نشاچر بھاگے
گوتم نارا اہلیا تاری
جنک کماری بیاہ گرہ لائے
دسرت مجن مات ہٹ راکھی

جے جے رگھبر دس کند نکندن
ستم درسی دیہ بید وند داتا
تربھون بدت جگت ہتکاری
سب گھٹ باسی جگ من بھاون
جگ لوچن۔ تھولوک ادجاگر
سرنایک گند ھرب سہایک
رگھنندن۔ رگھبر رگھو رائی
بھو بھے۔ شوک دو کھ دکھ موچن
کنچت کیش کنڈل دو واو پلکین
مرگ شاوک شم درشٹ سیانی
اودبھت لیلا۔ سب گن چوکھے
بسوامتر کے شتر بہائے
سیایت مات بچن رکھ لینو
سیتا رمن۔ رام کہلائے
بن بسائے بکرم کو چیکھا

لنکا نرپ ببھیکن کینھا
رُدر۔ برنچ۔ آمان۔ برھمانی
نربھگار۔ نرودش نربھن
رامائن سُکھ سبھن پالی
پھل بھنک جہان لیت لبسیرا
رام کتھا کیسر پھلواری
متھنت جاہ سُر مُن پُن دھارا
ملت سبے پھل رام بھجن کا
رامچندر کے درشن پاوے
افق آپ کا شبہ گن کایک

لیلا دیکھ سُرن من ہرکھا
موئی اک بچن کہت یہی بانی
رام نام سُکھ پنکج برداِ
کہت ہہڈے سیارام اوالی
رام بھگت سُکھ دیپک باتی
بھگتن چت ہنساون ہاری
رام کتھا سُندر کرتاری
ترگئی سُوا پڑھادت گنکا
جے جے رگھپت اودھ نواسی
کیجے دیا جگت سُکھ دایک
کیوٹ سم پد درشن دیجے

کبھئی سُر برکش سُمن کی برکھا
رام ہین و لکھمن من رنجن
لیت جا سورس من مدہ کر دا
رام پریم تروادھک گھنیرا
بھے بہو شوک پتنگ جراتی
رگھبر بھجن سمدر اُپارا
چت بال بھلاون ہاری
یہ استت جو جیت دھر گاوے
سیا من من جگت گھٹ باسی
جم جب اج ٹیر سن لیجے

ہو سری لچھمن گھاٹ گھٹ سیتا منڈل پن | دینھ ہوئے بجرنگ گڈھ کو ٹھا رام استھان

سری جانکی استت

بکرم گن جل مین ہو کش کھدیپ تپتنگ
رامچرن ب کمل ہوے سیا پد چند رچکور

لکھن پریم مدہ گشکا لو بھگت انج بھرنگ
گاون سیتا اگم گن سیس نائے کرجور

جے جے جے سری جنک کشوری
دیو نار پر یہ پرم سنیہی
رگھ کل من من جا ترک سواتی

رنج مکھ چندر چکور چکوری
جنک جیو تر سمن سوباسو
کوشلیش کل دیپک باتی

جنک بنس بھوشن سبد یہی
رامچندر مکھ چندر پرکاشو
پربھو بام انگ جنک کی جائی

کوشل مات جگت کی مائی
سب کے چندر بدن گج گامن
بھرت لچھمن رپ من اُرباسی
راجو مگر کمل مرگ نینی
رامچندر لوچن مرگ ہرنی
سیندور سوہے مانگ بیچ کیسے
سرسا بدن پون ست بیٹھے
بھوہن بیچ ناسکا سہائی
مرول سنو ہر مدھر سہاتی
الک شرون باریچ دل بھرنگا
لکھ ٹھور مین وہن کینان
جنک راج سکھ سمپت دینی
ہری سداشیو دہن کھٹائی
کوشلیش رنواس سہائین
رہین لرام پد بیچ ہست لاگی
ہیئین ہنومت آدکپ اُرباسی
کال بیش مار دمہرادن
سیا المہ اگنت گن دھاری
سیا چہت راماین ٹیکا

جنک سونبس سندیپک جوتی
رگھبر شیام روپ لچھمن دامن
بھان بنس درگ منجل انجن
رام پریم ساگر جل سینی
دیہہ دیت کومل ات گوری
کارن بیچ لال آنہ جیسے
للت للاٹ دیان چھپ دھاست
لیئے دھن کھنڈ ٹھاڑھ کھوائی
بینڈی بھال آہن من جوتی
پلک بلوچن دیپ پتنگا
کیسر تلک گور من موہے
لیلا اگم بید ہ بدھ کینی
پرگٹ کینہہ بدھ ہنا کرلیکھ
رامچندر جیون کہلائین
ہر بکمھن کنٹھ لائی چھینی
لنبھ کرن را دن کل ناسی
ہوئی اک جیبھ کہت کچ کنیان
برہما بشن شمبھو سبہ کاری
سیا بھگت سمندر کرتاری

رگھو بر چت سیپ کرموتی
لچھمن وپ رما چھپ راسی
رام بند جیت دشمن بھنجن
دکھ ہرنی شبھ کرنی کرنی
کوٹ کلھان شیو بھارس بوری
جیبھ نکار سیس جن بیٹھے
کہت چندرمان ویپک دامن
گوکل مرنگ سنکھ پک بانی
مدن ارن دشمن بھرسے ہوتی
کمل نین لیون لوچن تینان
شنکر چندر چوڑ جم سوہے
دیکھی رام پریم پر بھوتانی
شیو دہن رام ہاتھ بل دیکھا
پت برت دھرم کینہ بڑبھاگی
لنکا جائے باس ناکینی
کالی روپ دھر دجگ پادن
سرسوتی ۔ سارد ۔ گرنیان
سیا نام جیون سیا پی کا
رام لچھمن اور سنگت کاری

سیا بجن گت سُرچیت ہرنی
رام کرپا سُر ترُ پھل چاکھے
جے سری سیتا جنک کُماری
لچھمن چیت سیپ کر سواتی

اگھوت شرون ہرگ بس کرنی
سبہے دُکھ دُوکھ بھو بھے تیاگی
بیاگھ نکر بہنار ن ہاری
این توچ ناہرت کو بھوکھا

جو سیا پد پنکج اُر راکھے
نرسُر روپ ہوے بڑ بھاگی
رگھو کل کمل پریم مدھ ماتی
ترکھا دیت ہون دیہ پو کھا

کرو بسرام داس من ناہین
جا تو موہ لو کس کی ناہین

ہوے اجو دھیا اُفق من اور کو ٹھا کاس
نین چھپیر ساگ بے چیت رام رنواس

رام دُہائی

رام کی دہائی۔سری کرشن کی دہائی

لے اوتار تارے بہار۔ مہ جب گردائی
دھائے شمبھو دھنک توڑ۔ سیتا ہرکھائی
تاری گوتم کی نار۔ چرن رج اوڑائی
درشن دے ساکشات سری گھر جائی
برکھت جل برج بچایو۔ ہاتھ گر اُٹھائی
دروپدی کی لاج راکھی چیر ات بڑھائی
بہت سندھ جل اتھاہ گج لیو بچائی
کوبری کو روپ دیو پد کمل چھوائی
ماری بھرگ اور لات پگ دے دبائی
تارے بدا آو بھکت۔ مہما جن گائی

ہمرے نت کبھی کاہ ناتھ بہ بھوتائی
سوچ موہ ہرت ناہین کاہے رگھو رائی
ہم دُکھ نہین جات کاہے پدرج ہرنائی
مہندی کاہے ہری ہیر پد کمل لگائی
ہر دبھار ناہین اُٹھت دہن ہر کنہائی
ہری لاج جات دیکھ لاج نہین آئی
ہری شدھ پران ناتھ کاہے بسرائی
کاہے ہم سورت لین چرن چت لائی
ہم ابرادھ چھمانہ ہوت سیس پد نوائی
اُفق کرت گن بکھان کاہے دُکھ پائی

رامائن لاونی

من بھج لے سیاپت نام جگت سکھدائی
رگھونندن رگھو کل کیت رام رگھورائی

تارن سمت مین چیت ماس جب آیو
بھیو پنت پنر بس جوگ سوکرم سہایو
بھئی شبھ تتھ نومی شکل پکش من بھایو
لے اودھ جنم بیراٹ روپ درسایو

بھئے لکھن بھرت شترگھن پران پریہ بھائی

بن سے سری بشوامتر منیشر گیانی
سنیتھ کوشلیا دھیش جوڑ جگ پانی
دسرت گھر آئے رام جنم پہچانی
نج کتھا کہی رکھ چھی ادل ہانی

کیو گون بھون سے لکھن رام دو بھائی

رگھو رائے تپو بن جائے جگیہ کیو بھاری
مار بھیپکیوانت تاڑکا ماری
پربھو کینہی کرلے دھنش بان رکھواری
بینو سینا سہت سباہ اہلیا تاری

دیو جنک راج کو درس جنک پر جائی

دیکھے کوٹن مہیپال سو بنر ماہین
دھن لاکھ اٹھاوت اٹھت اٹھائے ناہین
پربھو اٹھے کیے نوکھنڈ ترن کے تائین
پھری جیالا دیو نارجس گائین

بہیئن راجبندر بام انگ جانکی بائی

جب راج دین کو پتا بھئے ابھلاکھی
بھئے کیکئی کے ہت پتا بچن کے ساکھی
پربھو لیلا کینہی بالمیک جو بھاکھی
تج بھون گون بن کیو مات ہٹ لاکھی

لے سنگ لکھن سیا سہت بسے بن جائی

پربھو کھائے بن بن کند مول پھل پرسن
دیو چیتر کوٹ سپے بجائے رکھن کو درسن
بہار دواج آدک نرکھ روپ بھئے پرسن
ملے آدر سہت بالمیک مسنو رسن

جب اندر سون گیو گر یہ تاڑنا پائی

جب پنچ بٹی مین جائے کینہ پربھو ڈیرا
سن پنچ بھاتی کی نیسر ملن دہی بیرا
گیو بناناسکا بدن سنپ نکھا کیرا
دوکھن کھر آئے دھائے رام کو گھیرا

پربھو سین بہت شر مارے نے دو ڈو بھائی

جب رام سنو یہ حال اگن تن لاگی
پربھو دھائے مارو کپٹ مرگ در بھاگی
دھا یور تھ پر چڑھ گئے روپ بیراگی
گئے لکھنہ سن مرگ بیڑ تراس بھئے تیاگی

ہر لیے بیدیہی اسر کپٹ بھرمائی

پربھو کہو جٹ سیا کو گدھ راج کو تارد
بھیو چرن کمل مین لین انجنی پیارو
سمری کے پھل مُلر جانے کھائے دکھ تارد
پربھو سگریوہ دیو راج بال کو مارد

درسن کو بانر ریچھ سین جڑ آئی

گئے بکرم سیا کی کھبر لین دش چاری
مل سیا سون باگ اجاڑ مار کلکاری
رکھبر بل پھاندے سندھ لنکنی ماری
بدھ سین اچھے کو مار لنک سب جاری

کہی کھبر سیا کی رام چرن سر نائی

گئے سندھ نکٹ مہاراج سندھ پر یہ دھارن سو جو جن باندھو سیت جندھ کے کارن
دے دو بھبھیکن راج لنکپت تارن چھانڈے دشکندھر دوت نام سکسارن

بھئی سندھ پار سب سین دھن پربھوتائی

بھئی تین ماس لت جنتھ بان لچھمن برسے برسے بلبھد ہاری تاگ چھون دس شر سے
لرلے اسر مہابل بسیر ریچھ بانر سے چلی نیکو چال نہ ایک لچھمن رگھو برسے

جب منتھ آئے رندھیر پیٹھ دکھلائی

راون سے بانر ریچھ جو تہ سے ہار سے بلرم نے لاکھن سل بسیر سنگھارے
سری لچھمن جی نے بہت نشاچر مارے پربھو نے راون سہت اشر بہ تارے

سر ہرسے برسے سمن بھوم کرد ائی

لے سیا کو پربھو گھر آئے ساج سب باجے چھون دس برسے سرسمن بدھائے باجے
سنگھاسن پے مہاراج سہت سیا راجے سری لچھمن مورچھل جھلت دھمک چھب چھاجے

پربھو کرداق پر دیا کتھا جن گائی
من نچ لے سیاپت نام جگت سکھدائی

رام نام مالا

دھیان

راجیت سنگاسن پر پربھو۔ لکھن جانکی سنگ
سیس مکٹ۔ کنڈل شرون تلک ماتھ ارمال
بھنور کیش۔ بھرکٹی کٹل۔ راجوشادک نین
تیل سرورہ۔ شیام تن۔ بھوشن بیشن سہائین
اُربسلسے نرگن اُفق۔ یسی بانک سری رام

کھڑے بھرت اور شترگھن چنور جھلت بجرنگ
اُودر تین رکھیار چر۔ کروہن بان بسال
شردچندر۔ نندک بدن۔ مرول منوہر بین
کوٹ کوٹ شت چندرمان۔ شوبھا دیکھ لجائین
جیت مال لے پریم کی۔ اشٹوتر ست نام

رام نام

رگھونایک۔ رگھوکل تلک۔ رگھونندن۔ رگھوبیر
رگھورائی۔ رگھونبس منی۔ رگھوپت۔ رگھوکل بھان
دسرت سُت۔ دسرت کنور۔ دسرت راج کشور
رب نندن۔ سیتاکر۔ سرت روپ ندہان
رگھوبر۔ رگھوکل کیت۔ بھر رگھوکل دیپک رام
کوشلیش کل چندرمان۔ سورج بنس دنیش

رگھونبسی۔ رگھوکل کمل۔ رگھوکل ساگر نیش
لچھمن پت سپدمارمن۔ ہارمن۔ سری پران[15]
سیا اُرچندن۔ سیاپت۔ سیامکھ چندر چکور[21]
سورج کل۔ دنکر نکر۔ اودھ کیت۔ سری مان[25]
سری پت۔ کوشلیا کنور۔ بھان بنس ابھرام[29]
اودھ بہاری۔ اودھ پت۔ اودھ سورج۔ اودھیش

لال دلن۔ راون من۔ دسرت کل اجیار
سیاپرت۔ سیتا رمن۔ سیا جیون سیا پران
سیاجو لکمن۔ سیا آبھرن۔ کوشل راج کشور
سیا کاس دسرت سون۔ بھرت پران آدھار
ربکل من۔ سب کل سمن۔ سیا مانگ سیندور
سیا سہاگ۔ سیا من رمن۔ کوشلیا پت نین
کوکش چت۔ سری ماپت۔ سریدھر۔ رکھ کل چند
سیتا مکھ سوج کمل سری مکھ دیپ پتنگ
دوکھن دوکھن۔ کھر دمن۔ راون پپ سری پال
گوتم تیہ دارن ہرن۔ رامچند ربھگونت

سدا چھبر ساگر شین۔ جنک ستا شرنگار
اودھ چند بیکنٹھ پت۔ سری اجودھیا بھان
سیابلبھ۔ سیا سیس من۔ بشو بوچن چکور
اودھ نواسی۔ سیاہر۔ سری اودھیش کمار
بیس باہو دس مکھ دمن۔ لکمن سیچون مور
جانکیش۔ سیا پران پریہ جنک ستا رشین
سری کوشلیا پت کنور۔ بھرت جیو۔ رگھونند
پدمامکھ چھب چند رمرگ۔ رمامکھ انبج بھرنگ
رماکنت دسرت تنے۔ سری سکھ دسرت لال
کملاپت۔ کملا رمن۔ سندھ ستا پریہ کنت

رما پریم ساگر شیس۔ سکل بشن گن کھان
سیا ناتھ۔ رگھوناتھ۔ پربھو۔ نارائن۔ بھگوان

سری رام پد استت

بندون ان سبھ چرن کو من لساون نت پاؤن
جن چرنن کی دھور سے مٹو سلا سندیہ
جو پد رب رنجن دھرے پدم پدم کو بھیس
جن پد پد مار من کو بلی سمدر کی تھاہ
جن چرنن پر سیس دھر تجے جٹایو پران

جن پد پنکج ردپ کی پوجی بھرت کھڑاؤن
جن پد ناپے بشن پد بھوم اور بلد ہیہ
پوجے جو کومل چرن جنک راج متھلیش
جن چرنن مہندی رچی جب بھیو سیا بواہ
پایو بھبھیکن راج پد جن پد کو کر دھیان

جن پد کو دھو وُن بھئین سری پد وت گنگ
جو پد پکھیوٹ دھوے کے پائے پدارتھ چار
کیوسرن جن چرن کے رام بھگت پہلاد
دلبے جو پد لکشمین نشن پریت جسل مین
جن چرنن کے چھون کو باڑ ھو جمنا نیر
جن چرنن سے کو بری بھئی روپ کی کھان
جن سند پد پدم کی شوبھا پدم بڑھائے
لڑکائین کی ہیں مین ٹھمک چلے جو پائون
وہی پدم ہر دے بسین مٹین دوکھ کلنک
پدسر وچ وے ہی اُفق سکھی رہے دن رین

رہے لکھن اور جانکی جن چرنن کے سنگ
بھئے سیوک جن چرن کے بکرم پون کمار
جن پد کی سیوا کری بھگت اومین نکھاد
جن پد سے ٹوٹو سکٹ جو پد ہج سکھ دین
جن پد درشن ستے مٹی اگرسین کی پیر
بھن پے کالی ناگ کے جو پد کین نشان
دھو ون جن شبھ چرن کو شیو کے سیس سُہائے
سکھ پایو جن چرن سے ادھو پری نند گائون
بنے بل من پدم کی ہر ید انگ ید انک
اُنھین پدم پد کو بتین پد پاکر دوا دین

جو ہر پد سیوک پڑھے یہ ہت نم کرت
چرن دھور سرکیر شن دین رگھو بر چرنامرت

رامائن سار

دسرت گھر لیو جنم۔ بدھ کینے سباہو آؤ شیو دہن سنگ کھنڈ کیے۔ جانکی کو بیاہو
پت بچن کو کر پرمان۔ بن بسائے دُکھ نسائے۔ جھپٹ ٹاما رکر پٹ مرگ۔ گمرہ جٹایو داہو
بکرم پد سرن آیو۔ پایو سکر یو راج۔ سندھ جانکی کی پائے راون بدھ چیاہو
جُدھ ہیت باندھ سیت۔ راون بدھ کل سمیت اُفق بھان نبس کیست۔ چرن نباہو

سیتا ہرن بارہ ماسہ

ارے دیکھو ری بن رام بلایت جنک کشوری

جیٹھ ماس ماریچ کو مار
سیا لچھمن جیسے جل بن بام
دیو سگرہ لچھمن راج
ردوت بیتے مہینے چار
لگمن سیا کو پاے نشان
گئے پربرکھن لنک جرا ے
بدی بارس کو بان چلائے
میگھ ناد سون باڑھو بیر
پھاگن جدھ مچی گھمسان
گھائے مرد لچھمن کو تیر
سیاپت کھویت رگھو کل کیت
پایو بھبھیکن لنک کو راج
برس گئے پر سیا کے ساتھ

گدھ جٹایو کیو ادھار
آیو اساڈھ سے ملے ہنومان
سیا سدھ مین بٹاپے مہراج
کیو لچھمن کے سنگ بسرام
بدرلے بھیٹے ہنومان
پوس ماس پل باندھو رام
راون کو دیو نکٹ گرلے
سین راون کی آئی کام
راچھس مارے رگھو کل بھان
چیت کین کرپا بھگوان
راون مار و سین سمیت
سیا سون بھینٹے لچھمن رام
گدی پر بیٹھے رگھناتھ

بھئے سمری گھر پاہن رام
بال کو رگھو پر مار د بان
ساون بھادون کانٹک کنوار
گر پر برکھن پر سریرام
لچھمن رگھوبر کی کھبر سنائے
جلے بسایو لنکا دھام
ماگھ جبنا کے انگد بیر
کمبھکرن کو تار و رام
میگھ ناد راجھس رندھیر
راچھس دل کو مٹو ابھان
نبنے سیا کو مین سارے کاج
پھر بسایو اجودھیا دھام
اُفق کی پوری ہوے گئی آس

گادت نو برس بارہ ماس

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

انمین ہے بوے حقیقی انمین گلچین چن لے | باغ جنت مین بھی یہ پھول نہ دیکھے ہونگے

مرجادا پرشوتم شری بشن بھگوان جی کا ہزار ہزار شکر کہ آج انکی رحمت ایزدی سے ہملوگون کا نخل آرزو پھولا اور شاخ امید بار آور ہوئی عرصہ سے ہم کارپردازان مطبع کی خواہش تھی کہ ملک کے سرمایۂ ناز اور مشہور سخن پرداز خلد آشیان ملک الشعرا منشی دوارکا پرشاد صاحب افق سابق مالک نظم اخبار لکھنؤ کے قلم سے نکلی ہوئی رامائن یکقافیہ (جو پیشتر ایکمرتبہ مصنف کے اہتمام سے شایع ہوچکی ہے) دوبارہ زیور طبع سے آراستہ کرین یہ رامائن کیا ہے سری گوشوامی تلسی داس او رمہرشی او ربالمیک جی کی رامائن سے چیدہ چیدہ وارید کی ایک مختصر لڑی ہے جسکو مصنف نے نہایت جانفشانی سے گوندھکر ہندو دنیا مین پیش کیا ہے یہ رامائن مرادیف اور قوافی کی پابندی۔ الفاظ کی شستگی۔ بندش محاورہ اور حسن شاعری کا ایک مجموعہ ہے خاصکر مصنف نے سری بھگوان رامچندر کے سراپے کو نہایت خوبی سے کھینچا ہے جسکے پڑھنے سے صفحۂ دل پر سچند آنند پرم برمھ پرماتما کا اصلی جلال وجمال پیش نظر ہوجاتا ہی غرضکہ یہ کتاب لاجواب ہے زیادہ تعریف فضول۔ خوبی کے لیے مشہور مصنف کا خود ہی نام شاہد ہے آج وہ روز عشرت اندوز آیا کہ یہ رامائن ہمارے مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع کے حسن انتظام سے بماہ نومبر ۱۹۱۴ء نئے ٹھاٹ باٹ سے شایع ہوکر ہدیہ شائقین ہوتی ہے اور ہم رام چرتر۔ رام پریمیون اور رام بھگتون کے لیے بطور مخزن اسرار حقیقی پیش کرتے ہین بقول لیکہ

بک جاتے ہین ہم آپ متاع سخن کے ساتھ | لیکن معیار طبع خریدار دیکھکر